UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226571
UNIVERSAL
LIBRARY

سخر لکم ما فی السموات وما فی الارض جمیعا

[illegible]

تاثیر القلوب

۱۲۸۸

[illegible]

مطبع احمدی [illegible] باہتمام میر محمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدا کی جسنے عالم اجسام کو مسخر ارواح کیا اور اونمین بعض کو بعض پر شرف دیا اور مہر و ماہ کو بلکہ
واسطے اونکی خدمت کے معین کیا الشمس والقمر حسبانا اور کلید غیب قدرت کے جیب مین رکھکر پیدا کیے
دلونمین اوسکی جستجو اور کہا عندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو الٰہی ترا راز خلق سی خلق خبر ہی نہ تر
امر کی ہر کو خبر ہے الٰہی یہ نظر بندی ہے کہ آنکھہ اندہی ہے کہ تو وہی کہا ہے کچھہ سکو دکھائی دیتا
کچھہ الٰہی چشم حقیقت بین دے کہ حقیقت نظر آئی اور سرمہ عین الیقین دے کہ غبار شک اوٹھہ جائے
سبحان اللہ وہ واقف اسرار خدا وہ دوستدار خدا وہ نور بے سایہ وہ جسکی جانیکے بعد جبرئیل
دنیا مین نہ آیا وہ گل جسکے بوسی جہان معطر ہے وہ ماہ جسکے نور سی مدینہ منور ہے وہ آیہ رحمت
سایہ یزدان وہ مہبط نزول قرآن وہ جسنی راہ کفر بند کرکے جاری کیا طریق اسلام وہ خدا کا
ہمنام وہ کریم وہ رحیم وہ موصوف صفت انک لعلی خلق عظیم وہ جسکے دیدار کا بندہ مشتاق ہے
وہ جسکا خدا عاشق ہے وہ باعث ایجاد عالم وہ بہتر و برتر اولاد آدم صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ
وسلم کس طرح اپنی نام سے ہمکو سکھاتا ہے دعا کہ اللھم ارنا حقایق الاشیاء کما ہی قطعہ

ای جزبہ احترام خدایت نبردہ نام * اے سلک انبیا زوجود تو با نظام * نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم
ما زدور * در دست ما ہمین صلوات ست و السلام * بالعد اسکی یہ کلمہ چند ہین سو د مند فن ہیمیا و سیمیا مین
کہ ہیچمدان حبیب الدین احمد سوزان ولد خواجہ معین الدین انصاری مصطفے آبادی ساکن سہارنپور
وارد دہلے نے باشارت بعض اصفیا و صدق اشتمل شیر بیشہ خدا طلبی مولوی شیر محمد خان
ابن مولوی غلام محمد خان باشندہ جہجر و شفیق دلی منشی تراب علی بن منشی ایزد بخش دہلوی سلمہم اللہ تعالی
تین فصلونپر مبنی کر کے حوالہ قلم کیئے ہین ہر چند کہ اسمین نفع کثیر متحقق ہین مگر کچھہ ضرر بہی محقق ہین
ڈرتا ہون کہ حسن عاقبت محمود اونپر خیال نکرین اور انپر نظر کر کے مجھپر بار الزام کفر دہرین
حالانکہ اگر مومن ازلی ہون کسیکے کہنے سی بے ایمان نہونگا اور اگر عیاذا باللہ کافر مسلمان نہونگا
اور یہی حال اسکے عامل کا ہے یعنی اگر ذرا سا ایمان رکہتا ہوگا جس عمل مین شرط ایمان فوت ہوتے
دیکہیگا یا اہلاک حیوان آلتدسی ڈریگا اوسکو ترک کریگا اور اگر بے ایمان ہوگا اوسکا کہنا کیا ہے
وہ ہر طرح مورد قہر خدا ہے مجکو اسجگہ قول صاحب مدارک پسند آیا ہے حضرت نے خوب فرمایا ہے
لِلسِّحْرِ حَقِیْقَۃٌ عِنْدَ اَہْلِ السُّنَّۃِ کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ وَعِنْدَ الْمُعْتَزِلَۃِ ہُوَ تَخْیِیْلٌ وَّتَمْوِیْہٌ قَالَ الشَّیْخُ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ اَلْقَوْلُ بِاَنَّ السِّحْرَ کُفْرٌ
عَلَی الْاِطْلَاقِ خَطَاءٌ بَلْ یَجِبُ الْبَحْثُ عَنْ حَقِیْقَتِہٖ فَاِنْ کَانَ فِیْ ذٰلِکَ رَدُّ مَا لَزِمَ فِیْ شَرْطِ الْاِیْمَانِ
فَہُوَ کُفْرٌ اِلَّا فَلَا ثُمَّ السِّحْرُ الَّذِیْ ہُوَ کُفْرٌ یُقْتَلُ عَلَیْہِ الذُّکُوْرُ لَا الْاِنَاثُ وَمَا لَیْسَ بِکُفْرٍ وَّفِیْہِ اِہْلَاکُ النَّفْسِ فَفِیْہِ حُکْمُ
قُطَّاعِ الطَّرِیْقِ وَیَسْتَوِیْ فِیْہِ الذُّکُوْرُ وَالْاِنَاثُ یُقْبَلُ التَّوْبَۃُ اِذَا تَابَ وَمَنْ قَالَ لَا یُقْبَلُ فَقَدْ غَلِطَ فقط
اور چونکہ اسمین ہر عمل حیرت انگیز ہے اور باعث اوسکا اثر نفسانی و قلب محل نفس ہے
اسلیے اسکا نام تاثیر القلوب کہتا ہون اگر چاہی حیرت کے عدد اس نام کے حروف پر زیادہ کیے جا سکتے
بسال تالیف نکل آئینگے تو اور تاریخ سوجہی مگر مین تو لکہہ چکا ہون آپ اس کلام کے خیر مند زیادہ طبیعت سے
لے لیجیے اور حوالہ قلم کر دیجیے قطعہ جب علم سحر مین ہم نثر لکہنے بیٹھے * جسکے عمل ہی ممکن ہین نظم

ملک عالم ؛ دل نے کہا حقیقت لکھ اسکے اوپر تاریخ ؛ کہنے لگے ملائک تاثیر قلب آدم قطعہ اس لفظ
پائدار کو چھوڑا ہے اسلئے ؛ پاتے ہین نقش لیست کو ناپائدار ہم ؛ ہر چیز کو ہر ایک فی چھوڑا ہے
یادگار ؛ اپنا اسکو چھوڑ چلے یادگار ہم ؛ اہل خیر ادہر بہی کبہی تو نظر کرین ؛ کب سے دعا ہی خیر
کے امیدوار ہیں ؛ واللہ ولی التوفیق و ہو خیر الرفیق **فصل اول** سیمیا اور سیمیا کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ یہہ دونون اقسام سحر مین سے ہین اور معجزہ اور کرامت اور سحر مادر جو کچھ از قسم
خرق عادات ہے سوای شعبدات و طلسمات کہ وہ اور بات ہے سب نفس کے کرامات ہے مگر فرق
یعنے دریدن ۱۲
اتنا ہے کہ انبیا و اولیا نے اون افعال کو خدا کیطرف منسوب کیا ہے اور ساحرون نے غیر خدا کو
دخل دیا ہے پس چونکہ بحث سحر طویل ہے ہم حقیقت اوسکے بطریق اجمال اہمال لکھتے ہین
اور اپنے کام سے کام رکھتے ہین الحاصل سحر حاصل کرنا قدرت کا ہے افعال خارقہ عادت پر بذریعہ
اسباب خفیہ اور چونکہ وہ تمام بہت ہین اسکے بہی اقسام بہت ہین مثل تاثیر روحانیات و تاثیر
جسمانیات اور روحانیات یا روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب و افلاک
و عناصر یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مثل روحانیات جن و شیاطین و نفوس مفارقہ آدم اور بہی
جنکو بعد از تسخیر بیر کہتے ہین اور جسمانیات یا بسبب ترکیب بطلہ کیفیات تاثیر عجیب پیدا کرتی
ہین یا بسبب خواص یعنی بمقتضای صور نوعیہ بے توسط کیفیات جیسا کہ مقناطیس کا لوہی کو کہینچنا
یا بطریق تحصیل مناسبت روحانیات کہ ذکر اوسکا کیا جائیگا انشاءاللہ تعالے پس معلوم ہین اقسام
سحر بہت معلوم ہوتے ہین لیکن جسقدر رائج ہین اونمین سی ایک سحر کلدانین و سحر بابل ہے
جنکے دفع کے لئے حضرت ابراہیم علیہ کو خدا تعالی نے پیدا کیا ہے ؛ تواریخ معتبر مین نظر سی گذرا
کہ حکما بابل نے عہد نمرود مین ایک طبل تانبی کی بنائی تہی جسوقت جاسوس یا چور بابل مین
آتا وہ آواز دیتی فوراً پکڑا جاتا تا دوسرا طبل تہا جسکے کوئی چیز کہوئی جاتی تہی اوسکے بجاتا

اوسمین سے آواز آتی تھی کہ وہ فلانی جگہہ ہے بعد تلاش وہین سی باقی تھی تیسرا آئینہ تہا جسوقت
کوئی حال غائب معلوم کرنے جاتا اوراوسمین دیکھتا جسجگہہ جس حالمین ہوتا نظر آتا چوتھا حوض تہا
جسکے کنارہ پر ہر سال ایکبار اعیان و اشراف جمع ہوکر شربت یا پانی ڈالتے تھے ساقی پلانیکے
لئے حاضر رہتی تھے ہر شخص کے واسطے جو اوسنی ڈالا نکال لیتے تھے پانچوان تالاب تہا کہ وہ سب سے
نایاب تہا جب دو شخص آپسمین لڑتے اور جھگڑتے اور اوسمین گرتے جو حق پر ہوتا پانی اوسکے
ناف سے نگذرتا اور جو ناحق پر ہوتا ڈوب مرتا یا دعوی ناحق سے توبہ کرتا چھٹا دریا نمرود پر
ایک درخت تہا جسقدر لوگ آتے سایہ اوسکا پہیلتا جاتا حتے کہ لاکہہ تک نوبت پہنچی جب اس
تعداد سے ایک بڑہ جاتا سایہ پری بنکر اوڑجاتا الحاصل کنہ اس صنعت کا اسطرح سمجھہ مین
آسکتا ہے کہ فلک سے لیکر تا عناصر و موالید ہر جسم روح رکہتا ہے اور تاثیرات اجسام تمام بطفیل
ارواح ہین جسوقت کسی نے ارواح عالم کو مسخر کرلیا گویا عالم کو قابو مین کیا چنانچہ اسطوسنے
حکیم برہماطوس ہنداغوس سے نقل کی ہے کہ ایکبار ہنداغوس نے برہماطوس سے یہہ بات کہی کہ تو
مجہسے دعوی برابری کیا کرتا ہے مجہسے مریخ فرحل ڈرتا ہے برہماطوس نے روح مریخ سی استعانت
کی فوراً اوسکے جسم مین آگ لگ گئی پس اہل بابل ہاروت و ماروت سے تسخیر کلیہ و جزئیہ روحانیات علویہ
و سفلیہ و فلکیہ و عنصریہ و بسیطہ و مرکبہ کا طریق حاصل کیا کرتے تھے اور اعمال عجیبہ کیا کرتے تھے
اور یونانیون نے طریق تسخیر روحانیات علویہ پر اکتفا کیا تہا اور سمجھہ لیا تہا کہ جب روحانیات
علویہ مسخر ہوئین حاجت تسخیر روحانیات سفلیہ نرہی کیونکہ انکو سوای قبول و تاثر کے منصب نہین
فاعلیت اور تاثیر مخصوص علویات ہے اور انفعال مخصوص سفلیات اور قدما ہندنی تمام
روحانیات کو تسخیر کیا ہے اور جو کام جس سے متعلق تہا لیا اور قسم دوسرے سحر کے تسخیر جن
و شیاطین ہے اور یہ سہل الوصول و کثیر الرواج ہے آئین کبرا جنہ مثل ہوا فی و شہ بان منتاہ

التجا کرنی لازم آتی ہے اور قسم تیسری پیدا کرنا بیر کا ہے اسمین انسان قوی القلب و جثہ
کا مردہ تلاش کرنا پڑتا ہے اور اوسکے روح کا کہینچنا بعض الفاظ پڑہ کر جنمین ذکر کبرے
شیاطین کا ہوتا ہے قسم چوتہی افساد وتخیل ہے اسمین جو کچھہ موجود نہین نظر آتا ہے
شاید اسی سے خدا تعالی قرآن شریف مین اشارہ فرماتا ہے کہ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ مِنْ سِحْرِھِمْ اَنَّھَا
تَسْعٰی قسم پانچوین تعلیق الوہم ہے اسمین واقعہ مطلوبہ کا تصور کرکے وہم کو اوسی متعلق
کیا کرتے ہین اور تقلیل غذا و اعتزال غیرہا سے کام لیا کرتے ہین قسم چہٹی نیرنج ہے
نیرنج ہے مثلا نورہ کا بلی سرکہ مین تر کرکے کف دریا اوسمین ملائین اور اونگلیون مین ملکر
اوسپر نال چہڑکین اور قریب آگ کے لیجائین اور مثل مشعل جلائین قسم ساتوین حیل یعنی
کہ بمعاونت آلات عجیبۃ الصنعۃ سے امور غریبہ حادث کرین مثل حیل بنی موسی و آلات ساعت
شناسی قوم عیسوی قسم اٹہوین شعبدہ بازی ہے یہہ ہاتہہ کی کارسازی ہے یہانتک
قول جامع علوم عقلی و نقلی صاحب تفسیر عزیزی کا ہے اور مقدمات معلومات راقم کا نتیجہ
یہی کہ فروع علم طبعی سے ہے خمسہ محتجبہ کہ حکمای آونا مونمین سحر کیا ہی کہ اونکی سر کا ایک ایک حرف لیا اور
ایسی نکتہ کلیہ پیدا کردیا ہی پہر نام سی حرف الیہ پہر فصیح ترین لغات مین اشارہ کیے کہ وہ دریا مشتمل اصداف
جواہر اور اسمین صدف ہے محتوی جواہر غرائب اوسمین اول علم کو کیمیا کہتے ہین اور وہ بدلنا ہی قوائے
اجرام معدنی کا تاکہ حاصل ہو چاندی اور سونا اس فن مین معتبر کتابین یہہ ہین سبعہ سبعہ
بحث جابری صدور الذہب مکتسب زرعۃ الذہب رسائل جلدا کی میزان اشعار خالد
طغرائی حضرت مولوی معنوی دوسرا علم لیمیا ہے اس سی معلوم ہوتی ہے کیفیت تمزیج
قوای فاعلہ عالیہ منفعلہ سافلہ سے تاکہ فعل غریب اوس سے صادر ہون اسمین بہی کتابین
بہت معلوم ہوتی ہین مثل مصحف ہرمس ہرامسہ طلسمات طمطم ہندی رسالہ ولیس اسکندری

تتیا کل تماثیل ابو بکر بن وحشیہ تیسرا علم سیمیا ہے اہین طریق دعوت سبعہ سیارہ ہے اونکی
حیثیت تصرفی سے کہ وہ فواعل علوی ہین تو ابل سفلی مین اور قریب اس علم کے ہے علم زبر
بینات اسمین جو کتابین نظر سے گزرین شاملین رسالہ جلال الدین دوانی سر مکتوم فخر رازی
رسالہ ہلالیہ جو تہا سیمیا ہے اسمین دخل کرتے ہین خیالات حالیہ مین اور پیدا کرتی
ہین اور اشکال خیالیہ کہ جنکے خارج مین وجود نہون یعنی بظاہر موجود نہون مثلاً خاطر
حاضرین سے اپنے حاضر ہونیکا خیال دفع کرکے بتصور غیبت جانا اور غائب ہوجانا
یا خیال اپنی بشریت کا اونکے دلسے کہوکر جانور نظر آنا اور اپنی روح کو قالب غیر مین
لیجانا اور تعلیق الوہم جسکو عمل مقناطیسہ حیوانی کہتے ہین اسی کتاب کے ایک فقرہ کا
مضمون ہے اسمین جو کتابین مشہور ہین نوامیس افلاطون مختصر جالینوس عشر مقالات
خلاصہ کتب بلیناس پانچوان علم ریمیا ہے اور وہ پہچاننا ہے قوای جواہر ارضیہ کا اور
اونکا آپسمین ملانا کہ اونسے قوت حاصل ہو اور قوت سے وہ افعال غریبہ صادر ہون کہ اہل نظر
متحیر ہون مثلاً مدت قلیل مین سفر کثیر کرجانا اور پہر آنا یا جیسا کہ زمانہ سرکار انگریزی مین
تاربرقی اس فن مین معتبر کتابین رسالہ شاہ سمای رسالہ ناصر خسرو حیل و کوک ابن عراقی
سحر العیون عبداللہ مغربی عیون الحقایق وایضاح الطرائف حکیم ابو القاسم احمد کیماوی
و سر العیون زبدۃ المتاخرین ملا حسین واعظ عیون والایضاح مین سیمیا و ریمیا کو شامل
کیا ہے اور صاحب سر العیون نے اندنون کتابونکے مشکلات کو حل کردیا بالجملہ
علم ریمیا اصول و فروع رکہتا ہے اصول وسکا تلبیس اور شعبدات ہی اور فروع حیل
و دکوک و ملاعبات ہیہات ہیہات کیا کہہ رہا تہا کیا کہنے لگا مصرع یارب چکنم دلم
بفرمانم نیست ؛ پہر طبیعت مدعا اصلی کیطرف آئی ہے انسان لطیفہ الٰہی ہے اور

سرچشمہ فیض نا متناہی اور مانند جوہر ملائکہ لطیف اور انتہا کا لطیف حتی کہ حق جلشانہ
مین اور اس جاہل جفا جو مین صرف حجاب تعلق حائل ہے وگرنہ یہ وصل ہے پس جسوقت ا
پردہ تعلقات دنیائی دنی وحجاب حواس ظاہری و باطنی درمیان سی اوٹھہ جاوی
پھر خواہ یہ ارواح کو اکیطرف رجوع کرے خواہ اور کسیطرف رجوع کرے ایک
اونمین سے ہوجاتا ہے اور جو کام کرتا ہے بن آتا ہے مگر یہ بات ذرا مشکل سی ہے
دفعتاً سمجھہ مین نہین آتی ہے کیفیت اسکی تین مقدمونکے بیان پر مبنی کیجاتی ہے
مقدمہ اوّل نفس کے بیان مین **مقدمہ دوم** حواس ظاہر یکے بیان مین ؛
مقدمہ سوم حواس باطنی کے بیان مین **مقدمہ اوّل** نفس کے بیان مین —
صاحب مقامات عالی امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ شناخت نفس کلید معرفت
حقتعالے ہے اسی لیئے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ
فرمایا ہے اور قرآن شریف مین سنریہم اٰیٰتنا فی الآفاق وفی انفسہم آیا ہے جاننا چاہیئے
کہ سب چیزون مین کوئی چیز تجھسے سوا تجھسے نزدیکتر نہین جب اپنی کو نہ پہچانیگا
اور کو کیا جانیگا اور اگر تو کہے کہ مین اپنے کو پہچانتا ہون غلط کہتا ہے کہین شناخت
شایان معرفت خدا ہے یون تو ہر جانور ظاہر مین اپنی سر وروی ودست و پا کو
پہچانتا ہے اور حال باطن مین اتنا جانتا ہے کہ جب بھوک لگتی ہے کھا لیتا ہے اور
غصہ آتا ہے کسیکو مار دیتا ہے پس اس سی حال غافل اپنے خبر لے جو کرنا ہے کرلی
کہ وقت گزران ہے اور مدار معرفت الٰہی منحصر اپنی شناخت پر ہے تیرا خیال کدہر ہے
مثنوی آنکہ خود را شناخت نتواند ؛ آفرینندہ را کجا داند ؛ تو کہ در کار خود زبون
باشی ؛ عارف کردگار چون باشی ؛ مقرر اطبا ہے کہ بخار لطیف جو اخلاط اربعہ سے

اوٹھتا ہے وہ باعث زندگانی کا ہے اور مرکب روح نفسانی کا ہے چنانچہ حقتعالی نے
بھی نکتے اختلاف سے خبر دی کہ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ اور
کتب حکمت سے ثابت ہے کہ نفس ناطقہ جسکو نفس انسانی کہتے ہین اور مین اور تو جس سے
عبارت ہے جوہر مجرد بسیط نورانی ہے نہ جسم ہے نہ جسمانی یعنی جسم مین نہین بلکہ اسکو
جسم سے علاقہ ایسا ہے جیساکہ عاشق کو معشوق سی ہوتا ہے اور دلیل اسپر کہ مجرد ہے
اور جسم و جسمانی نہین یہ ہے کہ صور معقولات جو قسمت پذیر نہین من کل الوجوہ اسمین لترم
ہو جاتی ہین اور یہ عاقل ہو جاتا ہے پس چاہئیے کہ یہ بہی منقسم نہو کیونکہ تقسیم محل سی انقسام
حال لازم آتا ہے دوسری یہ کہ تعقل اسکا آلات بدنی پر منحصر ہوتا تو چاہئیے تہا کہ جسوقت
کلال و ملال طبیعت پر آیا کرتا یہ بہی ضعیف ہو جایا کرتا مثلاً دماغ کہ آلہ ادراکات ہے جب
کثرت فکر سے ضعیف ہو جاتا لازم تہا کہ اسمین بہی ضعف آتا حالانکہ یہ تعقل مین بسبب
زیادتی کمالات قوی ہو جاتا ہے اور بعد مفارقت بدن باقی رہتا ہے جیساکہ ایک حکیم
کہتا ہے کہ اگر انسان فرض کرے کہ ایک عضو اوسکے عضا مین سی مثلاً اونگلی منعدم ہو
تو انانیت مین نقصان نپائی اور اسیطرح دوسری عضو کے انتفا مین تاوقتیکہ بتدریج انتفا
ہر عضو فرض کیا جائی بصورت وجدان صحیح ہر مرتبہ مین اپنی ذات کو محفوظ پائی یا کسکے
ہاتہ پانون مفلوج ہون تو وہ اپنی جگہہ پر ہوگا کیونکہ وہ دست و پا نہین اسیطرح نہ پشت ہے
نہ شکم نہ سر ہے نہ پا ہے بلکہ اگر تمام بدن مفلوج ہوگا روا ہی کہ وہ اپنی جگہہ ہوگا اور یہ
منشا افعال کثیر کا ہے مگر چونکہ بڑا فعل اسکا نطق سمجہا گیا ہے اسیواسطے اسکا نام نفس ناطقہ
رکہا گیا ہے بعض کہتی ہین کہ صورت نوعیہ بشر ہے سب سے خبر ہے اور اپنی سی بیخبر ہے
قطعہ درین بوستان خار زار نم آز ناروائی ؛ غریبم چو گل سر روستائی ؛ ز عکسم رخ خاک گوہر

زر شد پیمرا کیسہ خالی و من کیمیائی ۔ بالجملہ یہ وہ آئینہ ہے کہ اگر زنگ حواس مانع نہو تو صورتین
جزئیات کے اور زمانہ کے حادثات کے جو عالم مثال مین بروجہ اجمال منقوش ہین اسمین
نقش پذیر ہوجائین اور ازل سے ابد تک کے کیفیتین نظر آئین منع حواس کیا تدبیر ہے نہین
جو حواس ظاہری اپنے محسوسات کو پیشگاہ حواس باطنی پہچاتے ہین اور وہ اونکو خدمت
ملازمان جناب نفس ناطقہ مین عرض کرتی ہین اور جناب عالی تمیز نیک و بد اونمین حکم صادر
فرماتے ہین اسصورت مین ظاہر ہے کہ جسطرح قوائی ظاہری و باطنی کو کسیوقت ادراک
معروضات سے فرصت نہین ملتی اوسیطرح نفس کو سماعت معروضات اور اصدار احکامات
سے فرصت نہین ملتی منع نہ دریافت حقائق اشیا سے اور فیض انوار عالیہ سے اور ادراک
کلیات و مجردات سے اور طلب کمال و تعلق روحانیات سے بے نصیب رہتا ہے لیکن اگر
نفس بحسب فطرت قوی و قابل ہو تو ممکن ہے کہ خواب و بیداری مین اوسکو یہ کیفیت حاصل ہو
کہ عالم ظاہر و باطن سے برابر خبر رہے اور دونون طرف اوسکی نظر ہے جیساکہ نفوس انبیا
خصوصاً نفس قدسی خلاصہ کائنات محمد رسول اللہ علیہ افضل الصلوٰۃ کا ہے ۵ اور دوسرا کہ ہے
وصل دہر مخلوق کا شامل خواص اوسن زخ کبریٰ مین تہا حرف مشدد کا ۔ مثال اس
نفس کی ایسی ہے جیسے کسینی آن واحد مین کسیکی بات سنی اور کتابت کے اور اپنی دلکی کہی
سفر حکما ہے کہ ایسا شخص خواب بیداری مین حالات غیب پر مطلع ہوجاتا ہے مگر کبہی حالت یہ
ضعیف ہوتی ہے جیسا اوس مسیح دم نے خبر دی کہ اِنَّ رُوحَ القُدُسِ نَفَثَ فِی رُوعِی ۔
اور کبہی قوی یعنی جب نفس پر یہ آثار پیدا ہوتے ہین کچہہ صورتین میدان خیال مین آتی ہین اور
لوح حس مشترک پر منقش ہوجاتی ہین چنانچہ انبیا علے نبینا و علیہم السلام سے منقول ہے
کہ جبریل کو ہمنے دیکہا اور اوسکی بات اونکو سنا اور کبہی یہ حال متوسط ہوتا ہی یعنی اس حال کا

کچھہ اثر متخیلہ مین رہتا ہے اور زائل ہوجاتا ہے اور اسکی کئی صورتین ہین اول رویاے
صادقہ جیسا کہ گزرا یعنے جسوقت نفس کو حواس سے فراغ حاصل ہوا عالم عقول سے متصل
ہوا اور جسطرح عکس آئینہ آئینہ مقابل مین آئے صور اشیا اوسمین منطبع ہوئین اور حس
مشترک تک پہچین حافظہ نے محافظت کی متخیلہ کو اوسمین نوبت تصرف کی نہ پہنچی کہ اونکو
مشابہ یا اضداد کی باتین شروع کرتے دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ نفس سے آثار روحانیات
متصل ہوتے ہین اور صورت اونکی خیال مین اشراق کرتی ہے اور خیال سے حس مشترک
مین ٹھہرتی ہے اسکے بہی کئی صورتین ہین ایک محض مشاہدہ ہوتا ہے اور نفوس عقلا سے
علاقہ رکھتا ہے دوسرے آواز ہاتف کی ہے یہ کیفیت اون نفوس سے نسبت رکھتی ہے کہ جنہون نے
دنیا ترک کی اور حرص و ہوا وغیرہ رزائل کو دلمین جگہہ نہ دی **سعدی** ترا تا دہن باشد
از حرص باز ۂ نیاید بگوش تو از غیب راز ۂ تیسری یہ کہ کسی وقت خاص مین صورت روحانی
آئینہ حس مشترک مین جلوہ گر ہو اور کلام کرے اور اوسمین نظم و ترتیب بیشتر ہو وہ حال
ہے کہ جس سے تعبیر دیدار خدا اور استماع کلام کبریا بلا واسطہ کیجاتی ہے شریعت مین
یہ بات حدیث قدسی کہلاتی ہے اور یہ اوس نفس سے مخصوص ہے کہ کمال دانش و بینش رکہتا
ہو اور حجاب بشریت منقطع ہوگئی ہون اور کمالات مین یکتا ہو چنانچہ حدیث لی مع اللہ
وقتٌ لا یسعنی فیہ ملکٌ مقربٌ اس حالت پر دلالت کرتی ہے چوتہی یہ کہ نقش اوس صورت کا
جو آثار روحانی سے حس مشترک مین پایا جاتا ہے کسی ہیئت شخص معین سے صورت ملتا ہے
جیسا کہ رسول مقبول نے فرمایا ہے کہ مینے جبرئیل کو بصورت دحیہ کلبی دیکہا ہے اس سے
جو کلام مرتب و مربوط سنا جاتا ہے ذاکرہ مین مضبوط رہتا ہے اگر خواب تہا حاجت تعبیر
نہین اور اگر بیداری تہی تو کلام اللہ ہی حتیاج تقریر نہین پس جسوقت نفس مین حالت وحی

والہام ورویاے صادقہ پیدا ہوا اسکو نبوت کہتے ہین اور صاحب نفس کو
نبی اور جب نفس کو طریقہ وحی بشیتر ہوا اور وہ کلام جمع کیا جاے او مشتمل امر و نہی پر ہو
یہ شخص نا قصان عہد کو اپنی فرمانبرداری کیطرف دعوت کرتا ہے او حق کیطرف داعی حق
رسالت کرتا ہے ؛ افلاطون ان حضرت کی شان مین بیان کرتا ہے کہ ہم اصحاب القوی
العظیمۃ الفائقۃ یعنی وہ قوت علمی و عملی مین اورونسی ممتاز ہین کیونکہ دقایق مغیبات بے
الہام سے اطلاع پاتے ہین اور عالم کون و فساد مین تصرف کرجاتے ہین اور ارسطو سرگرم
گفتگو ہے کہ ہم الذین عنایۃ اللہ بہم اکثر یعنے وہ وہ ہین کہ عنایت الہی ونپر زیادہ ہی اور
یاد رہے کہ وہ شق نبوت کہ خواب یا الہام مین ہو اکثر ہوتی ہے اور یہ دو شق یعنی وحی
و کلام کمتر اور مقرر حکما ہے کہ تاویل نسبت وحی کیجاتے ہے اور تعبیر نسبت خواب واللہ اعلم
بالصواب دانای رازنہانی غیاث الدین صفہانی لکھتا ہے کہ باوجودیکہ جوہر نفس مبائن
اور غیر بدن ہے کبھی اعتقاد باطنی جو اوس سے پیدا ہوتا ہے ہیئت اوسکی بدن سے متعلق
ہوتی ہے اور مزاج صاحب توہم کو متغیر کرتی ہے یعنی کبھی اوس سے فرحناک ہوتا ہی اور کبھی
اندوہگین و حزنناک ہوتا ہے اور دلیل اسپر یہہ ہے کہ جسوقت نفس مین صورت پیدا ہوتی ہے یعنے
کہ حریف پر غالب آونگا مزاج مین حرارت آجاتی ہے اور چہرہ سرخ ہوجاتا ہے اور جسدم نفس
مین صورت مکروہ و مغلوبیت پیدا ہوتی ہے رگون مین رطوبت آتی ہے اور رنگ زرد ہو
ہوجاتا ہے اور جب نفس صورت محبوب کو پاتا ہے مزمنی مین حرارت پیدا ہوتی ہے
اور اوس سے تبخیر و ہوا ہوتی ہے اور تمام رگین مردی کی بہر جاتی ہین اور نغوظ ہوجاتا ہی
ظاہر ہے کہ یہ حرارت و رطوبت کہ باعث اسحالت کی ہوئی اوس صورت سے ہوئی کہ نفس سے
پیدا ہوئی تہی نہ کیفیات عنصریہ سے وگرنہ لازم تہا کہ ہر وقت ہوتی کیونکہ وہ تو ہسم بدنی روح میں

ہردم ہین واللہ اعلم پس جسوقت سمجہہ مین آگیا کہ تصور نفسانی سبب ان حالات کا ہوتا ہے
تو ہوسکتا ہے کہ بعض نفوس کو وہ قدرت حاصل ہو کہ اونکے جسم سے اثر اور اجسام پربہی پہونچ جاوے
ہیولای عالم مین تاثیر کرجاوی اور جسم ہوا ابر ہوا اور مینہ برس جاوے اور شیخ الرئیس فرماتی مین
کہ نفس مین جو یہ حالت ہوتی ہے تین وجہ سی خالی نہین ہوتی یا تو بحسب جبلت نفس قوی ہے
یا مزاج پر حالت غیر طاری ہے یا بسبب کسب عمل نفس مین قوت پیدا ہوئی ہے
مثل اصحاب ہیمیا و سیمیا و طلسمات وغیرہ پس اگر نفس بحسب جبلت باعث آثار غریبہ ہے
اور نیکوکردار اور پاکیزہ نفس اور دعوی نبوت کرتا ہے اوسکو نبی کہتے ہین وگرنہ ولی
اور اگر مزاج پر حالت غیر طاری ہے یعنی غلبہ حرارت یا یبوست ہے اوسکو مجنون کہتی ہین
ایسے شخص کو غلبہ سودا مواد حواس سے بازرکہتا ہے یہ جواہر روحانی و عالم عقول سے
متصل ہوسکتا ہے اور اگر بدکردار و بدنفس ہے ساحر کہلاتا ہے اور قول امام المتکلمین کا ہی کہ
سحر مین اعتقاد باطنی و تعلیق وہم و تزکیہ نفس سے کام نکلتا ہے بغیر انکی کام نہین چلتا ہی
چنانچہ جبتک تیرانداز کو جمعیت قلبی حاصل نہو اور نشانہ پر تیر کے پہونچنے کا یقین کامل نہو
ممکن نہین کہ تیر نشانہ پر پہونچ جاوی کیا بش جلبیہ کوہ بلند سی نیچے گرے اور اپنی سلامتی کی

(نام جانوری)

فکر صحیح نکرے اور زندہ رہ جاوی اسیطرح اور وجہین مین جیسا کہ تاثیر نظر اور وہم کا
اثر تیسری وجہہ ہے کہ ہر رگ و پی مین قوت جدا جدا ہے اور فعل ہر اک کا علیحدہ علیحدہ
ہے مثلاً بعض شخص اگر کسی قوت کا کوئی فعل جمیل سمجہتے مین اختیار کر لیتے ہین اور
اگر فعل قبیح و مولم دیکہتے ہین چہوڑ دیتی ہین جب قوتون مین یہ آثار ہین کہ جنکے فعل بالفعل
موجود نہین بلکہ بالقوہ ہین اور اونکے کرنے اور نہ کرنیکے مختار ہین تو کیا بعید ہے کہ نفس
مین یہ آثار ہون اور ہم اونکے کرنے اور نکرنے مین مختار ہون چوتہی وجہ یہ ہے کہ تصورات کو

تغیرات ہیئت بدنمین دخل بہت ہی جیسا کہ منقول ہے کہ منصور بن نوح والی خراسان بلا مرجع مفاصل مین گرفتار تہا جسوقت تمام طبیب علاج سے عاجز آئی اور تقصیر تدبیر کا اقرار کیا ارکان دولت نے مشورہ کیا اور حکیم محمد زکریا رازی کو پیغام طلب بہیجا وہ چلا اور کنار قلزم پر پہنچکر کشتے پر سوار ہونیسی انکار کیا ملازمان شاہی نے ہاتہہ پانون باندہ کر کشتی مین ڈالدیا جسوقت دریا سے عبور کرکے خدمت بادشاہ مین حاضر ہوا جسقدر تدبیرین عمل مین لایا تقدیر کو موافق نہ پایا ازقضا شیر کنگبین صفرا فزود روغن بادام خشکی مے نمود آخر کہنے لگا کہ معالجات جسمانی سے تو فائدہ نہوا اب ایک تدبیر نفسانی باقی ہے اگر چلگئی چلگئی وگرنہ یاس کلی ہوگی یہ کہا اور بادشاہ کو حمام مین لیگیا جسوقت بادشاہ کے بدنمین حرارت کا اثر پہنچا تلوار ننگی کہنچکر پہنچا اور گالیان دیکر کہنے لگا کہ تو نی جو میری ہاتہہ پانون بندہوا کر کشتی مین ڈلوایا تہا اور مجکو فضیحت کروایا تہا مین اب بدلا لونگا تجہے مار ڈالونگا بادشاہ کو ان باتون کے سننے کی تاب کہان تہی آگ ہوگیا اور مثل شیر کودا محمد زکریا باہر آیا وزیر کہڑا تہا اوسکو کاغذ دیا اور حکم کیا کہ جو سمین لکہا ہے عمل کرنا اور کسیطرح نہ ڈرنا اور آپ اسپ صبا رفتار پر سوار ہوا اور حد خراسان سے نکلگیا وزیر نے اوسی طریق سے تدبیر کے بادشاہ کو صحت کلی حاصل ہوئی سبب اسکا یہ ہوا کہ مواد بلغمی کہ باعث مرض تہا باعث حرارت غضبی وحرارت حمام تحلیل ہوگیا کہتے ہین کہ پہر بادشاہ نے ہرچند خردمند کو بلایا اور اشتیاق ملاقات کا اظہار کیا اوسنی انکار کیا کہ مبادا اوس امر کا کہ جو مصلحتاً واقع ہوا بادشاہ ذکر کری اور خاطر نازک پر گران گزری اور میرے قتل کے فکر کرے پانچوین وجہ یہ ہے کہ حکما با اتفاق نظارۂ قبہ لامعہ سی مانع ہین کیونکہ نفس مطیع وہم ہے فافہم چہٹے وجہ یہ ہین شیخ الرئیس

معلم اول سے نا قل ہے کہ جب مرغی مرغ کیطرح بولنی لگتے ہے او سکے پانون پر خار
نمودار ہوجاتا ہے اس سے سمجھہ مین یہ اتا ہے کہ جہانتک احوال جسمانیہ ہین تابع حالات
نفسانیہ مین بلکہ ہر صفت نفسانیہ کے ساتہہ صورت جسمانیہ بدل جاتی ہے چنانچہ صورت
آدمی حالت غضب مین اور عالم خوشی مین اَور اور وقت غم اَور نظر آتی ہے پس جبکہ دلائل
ماسبق سے تصورات نفسانیہ کا اثر متحقق ہوا اب جاننی اختلاف تاثیرات کے باعتبار
قوت وضعف جاننا چاہیے کہ نفس مین قوت فعل خرق عادت کبھی فطری ہوتی
ہے اور کبھی کسبی فطری وہ ہے جسکا ذکر ہم لکھہ آئے یا بعض اغراض نفسانی مخصوصہ
ایسے ہون کہ جنکے باعث سی نفس کو افعال خارق پر تقویت ہوجائی یعنی نفس پر نور
عالم غیب سے تجلی ہوجای اور قوتین اور نفوس سے ہزارون درجہ سوا ہوجائی جیسا کہ
اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب نی فرمایا کہ مینی باب خیبر کو زور جسمانی
سے جدا نہین کیا بلکہ قوت الہیہ سے توڑ دیا واہ واہ سبحان اللہ ہ کس لطف سے توڑا ہے
در قلعہ خیبر بمولا علی ای قوت بازوی محمد ﷺ قوت کسبی دو حالتو پر مبنی ہے حالت اولے
معلوم کرنا حال دلالت طالع کا کہ یہ فعل اوس سے سرزد ہوگا یا معاون ہوگا یا معاوق
ہوگا یا نہوگا اور برج انتہا او طالع تحویل موافق ہوگا یا نہوگا اور نیز رعایت قرب
مقابلہ طوالع پر نظر کرنا یعنی یقین راجح پر کرنا چنانچہ ہم بچشم خود دیکھتے ہین کہ جن شخصون نے
شرائط کے ساتہ عمل کیا ہے مقصود حاصل کرلیا ہے ابو بکر بن وحشیہ کتاب السحر مین
لکھتا ہے کہ تفکر و توہم سے وہ شخص صلاحیت سحر رکہتا ہے کہ جسکا طالع جدی یا دلو
یا سنبلہ یا اسد ہوا اور احد نحسین طالع یا عاشر مین ہو اور یہ دونون نحوست سے بری
ہون یا نحسین عاشر مین ہو اور اگر طالع سنبلہ و دلو ہو اور نحسان جمع ہون اور عطارد ہمراہ ہو

یا مقابلہ مین اور دونون مشرقین ہون سب سے بہتر ہے اور اگر بعض اوصاف سے متصف
ہے اور اکثر سے نہین تب بھی خیر اور اگر قمر احد النحسین یا دونون کے متصل ہو یا مریخ
ہمراہ ہے تو واہ ہے اور اگر خویش طالع سے صفائے نفس شامل ہے تو اوس سے امور
عظیم سرزد ہونگے وہ کامل ہے **تنبیہ** اگر طالع ولادت صفات مذکورہ سے
موصوف ہے تو بشرط مزاولت اس عمل مین کامل ہو جائیگا اور اگر طالع ولادت ایسا نہو
ناچاری ہے وقت تعلم بلحاظ طالع کریگا تو بھی کچھہ حاصل ہو جائیگا اور اگر دونون مین سے
ایک ہی نہین خیال خام پکائیگا کچھہ ہاتھہ نہ آئیگا حالت ثانیہ ترک دنیا کرنا اور تقلیل غذا کرنا
تقویت وتصفیہ نفس کے لیے اور مکان بسیط و روشن و سفید و پاکیزہ و سادہ مین رہنا
کیونکہ اگر در و دیوار پر نقش و نگار ہونگے نفس اوسطرف مائل ہوگا عمل باطل ہوگا اور
بسیط و روشن و ابیض کے قید اسواسطے ہے کہ طبیعت کو ان سی رغبت ہے اور تنگی
وظلمت سی نفرت ہے اسی لیئے اوس حکیم روحانے محرم راز نہانی نے خیر ثیابکم البیض
فرمایا ہے اور مریات کا دلکش نہونا اسلیئے کہ خوبصورتونکے دیکھنے سے شہوت متحرک
ہوتی ہے مطلب کہوتی ہے اب ایک اور بات کہتا ہون کان لگا کر سنو نفس ناطقہ کا
یہ حال ہے کہ دم بھر بیکار نہین رہتا ہے اور قوت نظری کی یہ صورت ہے کہ کسی نہ کسی فکر
وتخیل مین لگی رہتی ہے کبھی ترکیب مفردات کی کرتی ہے کبھی تحلیل مرکبات کی کرتی
ہے چنانچہ ایسا کوئی انسان نہین نظر آتا کہ کسی فعل یا حرکت کا مدت مدیدہ تک مباشر نہو
کیونکہ اگر خیالات باطنی سے جان بچائیگا اور امر اہم پیش نہ آئیگا تو کسی عضو ہی کو حرکت
دیگا یا داڑھی کو نوچیگا پس غور کرو کہ اگر نفس سب کام چھوڑ کر امر واحد کیطرف توجہ فرمائیگا
تو کس خوبی سے جلد اوسکا سرانجام کر دکہائیگا الغرض چلہ مین بیٹھنا اور ارواح ذکیہ سی علاقہ

پیدا کرنا اور تصاویر شمس و عطارد کو ہر دم پیش نظر رکہنا اور اونکی نمازین پڑہنا اور جو چیز
اونکے لایق ہین مہیا رکہنی اور اونکے آگے عاجزی کرنے اور تحصیل مقصود مین مدد مانگنی
اور جو عاجس ستارہ سی علاقہ رکہتا ہے اوسکی روح سے بذریعہ فکر و وہم علاقہ رکہنا
ضروریات سی ہے اسواسطے کہ اوہام کے انفاس مطیع ہین اور اوہام اکثر امور مین حواس
مطیع ہین اگر تصاویر کواکب پیش نظر رہینگے باصرہ کے سبب واہمہ و متخیلہ ونسے علاقہ
قوی پیدا کرینگے یہی سبب تہا کہ قدما رعاملین محبت و عداوت کے لیئے اور مرض و صحت کے
لیی ہر ستارہ کے تصویر علیحدہ علیحدہ رکہتے تہے اور اونکی عبادت کرتے تہے نظر کو اونکے
دیدار سے منور کرتے تہے اور زبان کو اوصاف سے رطب اللسان رکہتے تہے کہ
ستارہ کی صورت ہر کلمہ کے کہنے سے نفس تک دوبارہ پہنچتے تہے کسواسطے کہ ممکن نہین کہ انسان
زبان سے کچہہ بیان کرے اور مطلب اوسکا دلمین نہ گزرے پس جب زبان سی وس
وصف کو تعبیر کیا کانمین آواز پہنچی نفس نے معنی سمجہے موصوف کو دوبارہ ادراک کیا ؛
طمطم الہندی کہتا ہے کہ جسپر نظر ہوا اوسکی فکر ہوا اوسیکا زبان پر ذکر ہو بو سونگہی تو اوسکی
فکر بات سنی تو اوسکی فکر کسی چیز کو ہاتہہ لگائے تو اوسیکا خیال آئی راحت ہی تو اوسکی
فکر رنج و محنت ہے تو اوسکی فکر کہائی تو وجہ اشیا جن سی فکر مین خلل آئی پس جب مرکز
فکر پر پہنچ جاویگا آنکہ کرکے ہری دیکہا ہوگا اسطرف قصاب ریش کیا اوسطرف بجلی چمکنی
لگی بادل گرجنے لگا مینہہ برسنی لگا جسم گہر ہو جائیگا ارادہ سے اسمین آویگا اور جائیگا
خزاین و دفاین پیش نظر ہونگے روحانیات کے گزر ہونگے دل مرکز فکر پر مرنی لگا
قطع علائق غیر کرنے لگے گا اور یاد رہے کہ جسطرح اسمین تمام مدرکات کو ارواح فلکیہ
سے متعلق کیا کرتے ہین اوسیطرح واہمہ کو مقصود پر لگادیا کرتے ہین یعنی اگر تم بغرض

منظور ہے تصویر اوسکے نام کے بنا کر اوسپر تصور مرض کرنا اور وہم کو اوسپر جمانا اور اگر
بیماری عضو خاص مطلوب ہے علےٰ ہذا القیاس اور اگر قتل مد نظر ہے تو اعضاء تصویر مین
سوئیان چبھو کر کفن کے کپڑے مین لپیٹ کر قبر کہنہ مین رکھنا اور اوسکو مفلوج کرنا ہے تو
ادویات باردہ اوسپر ملکر نہر مین بہانا یا گندی جگہہ مین ڈالنا یا دبانا اور وجہ اثر
اوس شخص پر اسمین یہ ہوتی ہے کہ جب وہ کوکب جنکے متعلق یہ افعال ہین اپنی آثار مخصوص
کیواسطے مواد قابلہ مہیا پاتے ہین اور عامل وہم و قلب اوسپر جماتے ہین آثار اونکی
رجوع ہو جاتے ہین اور کسانی کہتے ہین کہ ارواح کواکب آدمیون کے پاس آتے ہین
اور آثار اشیا بتاتے ہین اور اہل طلسمات متفق ہین کہ جو صورت سطحہ خاک پر ہے
مثال اوسکی افلاک پر ہے مثلاً سانپ کی تنین ہے بچھو کی عقرب درندون کے اسد غضب
اور براہین منطقیہ سے ثابت ہے کہ جو صورتین متخیل ہوتے ہین یا تو معدوم ہین یا موجود
معدوم ہونا تو معلوم کیونکہ ہمارا خیال اونکیطرف اشارہ کرتا ہے اور اونکی ہیئت کو
بتاتا ہے پس ثابت ہوا کہ موجود ہین اب یا تو ہمارے اندر ہین یا باہر ہین اول تو باطل اسلیے کہ
نفس جوہر مجرد ہے ایک جانب دوسری جانب سے متمیز نہین ہو سکتی اور دل و دماغ اوسکے
چھوٹے وہ کیونکر انمین حلول کرینگے معلوم ہوا کہ موجود فی الخارج ہین عالم اسفل مین ہونگے
یہہ بھی غلط اسلیے کہ اور کسیکو کیون نہین نظر آتے ہین اب جانا کہ عالم اعلےٰ مین ہین
جسد مجاب درمیان ہے اوٹھہ جاتا ہے خیال ادراک کر لیتا ہے والا لا اور اہل سحر کہتے
ہین کہ ہر چیز اس عالم کے تابع سبعہ سیارہ ہے یعنے شمس کے فلان ایام اور رنگ و
طعمہ اور بخورات تو اسکا ل و قمر کے فلان ادویات اور فلان اعمال کو چاہیے کہ جس وقت
قصد عمل کرے جس ستارہ سے جو فعل علاقہ رکہتا ہے واسطے او رنگ و طعمہ وغیرہ آدمی

جمع کرے اور صورتین ستارونکی موافق کبھی کاغذ پر کھینچی جائینگی اور کبھی تانبی وغیرہ کے
بنائی جائینگی اور اسمین منتر بھی ہوتے ہین کبھی اونکے معنے معلوم ہوتے ہین اور
کبھی نہین اور اونمین تاثیر ہے اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ بعض اعمال مین رقوم والفاظ کو
ارواح علویہ سے مناسبت ہے اور یہ مستبعد نہین کیونکہ تجربہ دلالت کرتا ہی مثلاً جب کوری
سکوری پر نقش مربع ثلثہ فی ثلثہ لکھکر دیا جاتا ہے وضع حمل مین سہولت پیدا کرتا ہی
اور یہ بھی ہے کہ بعضے منتر اللہ تعالی کے نامون سے اور بعضے فرشتون کے نامون سے متضمن
ہوتے ہین اور اونکو سخت قسمین دلاتے ہین اور اطاعت کراتے ہین اور یہ بھی
ہوسکتا ہے کہ جب ان منترونکو نفس سُنتا ہے اور کچھ سمجھ مین نہین آتا ہے علائق
جسمانی منقطع ہوجاتے ہین عالم غیب سے اتصال ہوجاتا ہے اور اونکو بھی اشیاء مناسب
دیئے جاتے ہین اور وہ کبھی تصاویر کواکب اور کبھی اون تصویرونکے سامنے جنپر عمل کرنا
منظور ہے اسوجہ سحر مین طبائع کواکب ورجال بروج اور منازل قمر اور طبائع درجات کا
جاننا اور اشیاء مناسبہ نجوم وطعمہ وغیرہ کو پہچاننا شرط ہے اگر کوئی تمام شرائط کی رعایت
کرے گا مطلب حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالی ۵ دادیم ترا ز گنج مقصود نشان ؛ گر ما نرسیدیم
تو شاید برسی ؛ اب جمعیت قلبی وتصفیہ نفس کا طریق بتاتا ہون کہ آسان ہے اور بہت
آسان وہ کیا ڈاکٹر قاسم علی لکھنوی صاحب بلسم سحر کا امتحان یعنی ہر شب وقت خواب آنکھین بند کرکے
نئی چیز کا از قسم جمادات تصور کرنا اور جب بندھنی لگے آہستہ آہستہ آنکھ کھول کر اوسپر
نظر کرنا پھر دو جوکے ایسے درخت پیدا کرنے کہ جنمین ایک بڑا ہو اور ایک چھوٹا ہو اور
چھوٹے پر نظر جاکر تصور کرنا کہ یہ بڑا ہے اور بڑے پر تصور کرنا کہ چھوٹا ہے پھر جب گھٹنے
بڑھنے لگین گلہری اور چوہی وغیرہ چھوٹے جانورون کے بچون کو سامنی رکھکر اونکو

اُسے چیز سے حرکت دیکر بہگانا اور نظر جما کر تصور سے گرانا اور ٹہرانا پہر جب وہ ٹہرنی لگے
اسیطرح بڑی جانوروںکو مثل گربہ و سگ دوڑانا اور ٹہرانا پہر اسیطرح کسیقدر فاصلہ سی لیمپ کو پتہر یا شتر کو بہگانا
اور گرانیکی کرنا پہر صرف تصور سے کام لینا اور جوانون تک نوبت پہنچا دینا یعنی سلانا
اور جگانا پہر تنہا بیٹہکر آنکہہ بند کر کے دیکہی ہوئی مکان کا تصور کرنا اور بچشم خیال وہانکا
حال دیکہنا پہر بعد تصدیق سمت صحیح معلوم کر کے ایک شہر سے دوسرے شہر کا تصور جمانا اور
وہانکا احوال دیکہنا پہر اپنی تصور سے زمین اور صندوق اور بند مکان کے اندر جانا پہر
شکم انسان کے اندر جانا پہر اگر روز جمعہ ہے تصور شنبہ قائم کر کے کسیجگہہ چلدینا اور وہانکی
حالات دیکہہ لینا پہر بعد تصدیق اسیطرح دنونکا بڑہانا اور مہینون و برسون تک پہنچ جانا
پہر اقلیم وجود مین قدم تصور دہرنا اور بچشم عبرت نظر کرنا کہ سپاہ حواس کس کس کام مین ہیں
اور وزراء قوتِ عملی و قوت نظری کس کس انتظام مین ہین اور مین کون ہون معنیِ نحن
اَقرَبُ اِلَیہِ مِن حَبلِ الوَرِید کیا ہے دیکہون اللہ تعالی نے یہ کیا کہا ہے ہ ہان بہین بدید
آن حسنی کہ میکردی طلبش مردمی باید کہ حالا تاب دیدار آورد ہ سوزان شبدیز قلم تیز
ہوگیا باگ کہینچ کہ کوچہ تنگ و کوتاہ ہے ما آن ہمارے نزدیک نفس بادشاہ ہے اور بدن
اوسکا ملک اور حواس سپاہ ہے اور عقل عملی و عقل نظری دو وزیر خوش تدبیر ایک
انمین سے عقول عالیات سے جنکو ملائکہ کہتے ہین اخذ علوم و معارف کرتا ہے اور دوسرا
بدنمین تدبیر رخارف کرتا ہے اور قوائی نباتی و حیوانی و ظاہری و باطنی عملہ و فعلہ ان
دونونکا ہے اور چونکہ ہر قوت کو ادراک خاص کیواسطے پیدا کیا ہے مثلاً بصر کو واسطے
ادراک مبصرات کے اور سمع کو واسطے ادراک مسموعات کے نہ سمع سے بصر کا کام ہوسکتا ہے
نہ بصر سے کار سمع کا سرانجام ہوسکتا ہے بیت نبود گوش را جہان بینی ہ نہ چشم شنود سخن

اسیطرح شناخت نفس کو ظہور نور ولایت پر موقوف کیا ہے اور تمام مدرکات کو اصلی
ادراک سے محروم کردیا اور کیونکر نہ کرتے اسمین وہ اوصاف ہین کہ اگر ہم حق آفریدگار
عالم مین اونکا اظہار کرین تو پابند عقل و فہم ناقص لکہا کرین اور سبب اسکا ظاہر ہے
کہ جو موجود خارج و داخل منفصل و متصل عالم نہین اوسکے سمجھنے سے فہم قاصر ہے

ای دوست حدیث عشق دیگر گونست ✽ وز کیل حروف این سخن بیرون ست
گر دیدۂ دل باز کشائی نفسی ✽ معلوم شود کہ این حکایت چون ست

مقدمہ دوم حواس ظاہری کے بیان مین اور یہ پانچ ہین

لامسہ ذائقہ شامہ سامعہ باصرہ لامسہ یہ قوت پوست اور گوشت اور تمام اعضا
بدن مین پہیلی ہوئی ہے اور گرمی و سردی خشکی و تری ہمواری و درشتی نرمی و سختی
سبکی و گرانی کو چہونیسے معلوم کرتی ہے اور ہاتہہ اور ہتیلی مین زیادہ ہے اور سبابہ
اور سر انگشت مین زیادہ تر حکمت اسکے پیدا کرنیمین یہ ہے کہ ہر حیوانکا مزاج حرارت
و برودت و رطوبت و یبوست مین متوسط ہے جسوقت انمین سے کوئی کیفیت حد اعتدال
سے گزر جاتی ہے مزاج بگڑ جاتا ہے اور زمانہ حیات کا منقطع ہوجاتا ہے اسلئے حیوانات
کے ظاہر بدنمین اس قوت کو پیدا کیا ہے کہ کیفیت اجسام سے جسوقت اوس سے ملاقی ہو
اگر مخالف مزاج ہے مثل آتش و زمہریر اوسکو دفع کرے یا اوس سے بہاگے اور اگر موافق
مزاج ہے مانند ہوائی خوش و آب ملائم اوسکو اپنی طرف لائی یا آپ اوسکیطرف جائے
اور اسمین فوائد اور بہی پائے جاتے ہین جیسا کہ اہل عمل ہتہالے سے سر سینہ کیطرف ہاتہ
اوتار کر آدمی کو بیہوش کر دیتے ہین اور اوس سے ماضی و مستقبل کا حال دریافت کرلیتے ہین
اور پانی پر ہاتہ کا اثر پہنچاتے ہین اور بیمار کو ہاتہ سے مین اور دم مین اوسکو اثر صحت کم و بیش

معلوم ہوجاتا ہے بلکہ اگر نازک مزاج ہوتا ہے سو جاتا ہے مفصل مذکور اسکا کسی جگہ کیا جائیگا
انشاء اللہ تعالیٰ غرض یہ قوت بیشتر اشیاء ضرر دہندہ کو معلوم کرکے نفس کو اونسے بچاتی ہے
اگر یہ نہوتی مثلاً کسیوقت آگ مین گرتی تو جل مرتے لطف اور یہ ہے کہ اسکے ساتھ حرکت
ارادی ہر حیوان کو عطا کی کہ جب ارادہ کرین الگ ہوجائین اب اس اعتبار سے کہ ادراک
اسکا حافظ بدن ہے یہ قوت تابع عقل عملی ہے اور اس سبب سے کہ اس سے احوال موجودات
معلوم ہوتا ہے متعلق عقل نظری ہے ذائقہ یہ قوت مدرک طعم ہے اور آلہ اسکا ایک پٹھا ہے
کہ دماغ سے زبان پر آیا ہوا ہے اور فعل اوسکا رطوبت سے تمام ہوتا ہے کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ رطوبت جو منہ مین ہے وہ کیفیت طعم کو پوست زبان پر پہنچا دیتی ہے وہان قوۃ ذائقہ ادراک
کرلیتی ہے اور یہ بھی کہتے ہین کہ خود مطعوم ریزہ ریزہ ہوکر رطوبت کے ساتھ زبان پر جاتا ہے
طعم یہ ہین شیرینی تلخی شوری ترشی چربی عفوصت بیمزگی حکمانے لکھا ہے
[کسیلا پن کیونکہ عفص مازو کو کہتے ہین ۱۲ ع]
کہ حرارت غریزی کی مثال بدن مین ایسی ہے جیسے گہر مین چراغ یعنی جیسے چراغ کبھی سبب
مخالف سے مثل آب ہوا اور کبھی سبب موافق سے مانند روغن گل ہوجاتا ہے اسطرح حرارت
غریزی باعث زندگی ہے اور غذائے ناملائم وکثرت ملائم سے تحلیل ہوجاتی ہے انسان کو
چاہیے کہ غذائے ناملائم سے کلیۃً احتراز کرے اور غذائے ملائم مین درجہ اعتدال سے نہ بڑھے کہ
بہت کہانا جسم و روح دونونکو ضرر پہنچاتا ہے اور بہت کہانا اسکو کہتے ہین کہ مثلاً ایک شخص
ایک قاب طعام کہا سکتا ہے اگر سب کہا لیا بہت کہا گیا اور اگر دو قاب کہا سکیگا ڈیڑھ کہا
کم کہایا بہرحال جو بیان کیا ہے عوام کے لیے ورنہ اسقدر کہانیکا خواص کو حکمت دیتا ہے
سرّ مکتوم مین آیا ہے کہ طالب تزکیہ نفس کو چاہیے کہ جب اس کوچہ مین قدم دہرے تو اول
ترک دنیا کرے کہ طبیعت سے غم والم دور ہو اور نفس مفرح و مسرور ہو قلب مین نور و صفا

قوت پیدا ہو خیال ماسوی فنا ہو اور بدولت فکر وہ باتین حاصل ہون کہ جو بسط لوحِ فوق
موصل ہون پہر جیسے قلب کا تنقیہ افکار ردیہ سے ہو گیا جسم کا پاک کرنا اخلاط ردیہ سے
ضرور ہوا اسلیئے کہ اگر غذا کا انتظام نکیا آخر اخلاط مین سے کسی خلط کا غلبہ ہوگا تخیلات
تفکرات مین فرق آئیگا مقصود مفقود ہو جائیگا پس باعتبار کیفیت و کمیت رعایت غذا
کرے کہ شغل غذا نفس کو اوطرف متوجہ ہونی نہین دیتا ہے کہ وقت زیادت حس
حرکت سے باز رکہتا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ اس سے ایک کام ہو سکتا ہے جب غذا ابہت
کہا گیا حس حرکت سے اعراض کر کے تدبیر ہضم مین لگ جائیگا جانی غور ہے کہ نفس کو
حس و حرکت سے کسقدر الفت و مؤانست ہے جب اس سے باز رہا تو توجہ عالم غیب سے تو نفرت
ہے اوسطرف کیونکر متوجہ ہوگا اور تقلیل غذا کے یہ سبیل ہے کہ جسقدر کہائے اوسکی برابر
گیلی لکڑی لے اور دونون وقت اوسکی برابر تول کر رکہوائی جب وہ خشک ہو جائی
اتنی اور لکڑی لائی اور اوسیطرح موزن کر کے کہائی اسیطرح سد رمق کی حد کو پہنچے
اسمین اگر چہ چنے کے مغز کی کہیر پیسہ بہر کہالیگا ہفتہ بہر کو فراغت پالیگا یا وگرنہ ترکاری
اور روغن زیت کہائی اور گوشت اور تمام منجر اشیا سے خصوصًا باقلہ سے کہ اسکو فساد
دماغ مین دخل نہایت ہے حذر کرے اور خیال تقویت دل و دماغ زیادہ کرے کیونکہ
جب غذا کم کہائیگا ضعف دماغ مین آ جائیگا پس دماغ کو عطر سے معطر رکہے اور مبصرات
بسیط و روشن مد نظر رکہے اس تدبیر سے چالیس دن مین نفس پاک صاف ہوگا اور غوامض
علوم ظاہر و باطن کا انکشاف ہوگا تمریض اجسام صحیحہ اور تصحیح اجسام مریضہ پر قدرت
ہو جائیگی اور وہ بات کر جایا کریگا کہ کسیکے سمجہہ مین نہ آئیگی **حافظ** سحر گہ رہرو
در سر زمینی ہ ہمیگفت این معما با قرینی ہ کہ ای صوفی شراب آنگہ شود صاف ہ کہ در شیشہ

بماندار یعنی وہ اور حکمت قوت ذائقہ مین یہ ہے کہ جیسا کہ لامسہ ظاہر بدن کو مخالف سے
بچاتی ہے یہ باطن کو مخالف سے بچاتے ہے گویا یہ معدہ کے گہر کے دربان ہے کوئی غذا
اسکے بے اجازت اندر نہ جا سکے جا کیا ہے اور تابعیت ذائقہ کے از وجہ خلقت متعلق عقل
نظری و عملی معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم باسرارہ **شامہ** ناک کے نتہنوں مین دو پہنی مین
جہان سے یہ قوت ادراک روائح کرتی ہے اور وہ بشکل سر پستان اول دماغ
مین ظاہر اجبتک کہ ہوا کے ساتہ بو دماغ مین نہ پہنچیگی شامہ ادراک نکر سکیگی بو کے
بہت قسمین ہین مگر دو قسمون سے زیادہ مشہور نہین رائحہ طیبہ رائحہ کریہہ اجتناب چاہیے کہ
شامہ بہی جاسوس نفس ناطقہ کے ہے اور حفظ بدن مین اسکو دخل کلی ہے کیلئے کہ رائحہ
کریہہ سے جو اوسکو مضر ہے بعد اطلاع بچاتی ہے اور رائحہ طیبہ سے راحت اور قوت پہنچاتی
ہے اور حکمت خلقت شامہ مین اون دونون قوتونکے قیاس سے معلوم ہوتی ہے اور
یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ تابع عقل عملی و نظری ہے **سامعہ** کان کے سوراخ کے سطح
مین ہے جسکے نیچے ایک پہٹا ہے اور اوسکے اوسطرف بخار لطیف سا ہے یہ قوت مدرک
صدا ہے اور صدا کے پیدا ہونیکا سبب قرع یا قلع ہوتا ہے کہ الضرور تو نہین ہوا شدت سے
آتے جاتی ہے اور وجہ سننی کی یہ سمجہہ مین آتی ہے کہ ہوا وقت جانے اور آنی کے تموج
پیدا کرتی ہے اور مثل چوب و مس عصب طبل نما پر لگتے ہے سامعہ اوسکو ادراک کر لیتی
ہے اور اگر احیانا آواز سخت عصب طبلی کو شدت سے بجاتی ہے شق ہو جاتا ہے اور
بخار جو اوسمین عبد ہے نکلجاتا ہے پہر ہوا کے تموج سے صدا نہین پہنچتا کہ سامعہ ادراک
کرے اور اگر شق نہوا اور بخار نکل جاوے اور عصب مین آثار فنا ظاہر ہون اور حیوانی
پہر وہان نہین جاتے ہر راہ بند ہو جاتی ہے موت نظر آتی ہے یا یہ کہ بسبب ضعف

وہان مادہ گرے اور قوت کو مغلوب کرے کہ احساس نکرسکے اور حکما مختلف ہین یہ
جہان سے متموج ہوا تہا آواز وہین سے حاصل ہوتی ہے یا ہوا ہی گوش مین
پہنچکر وجہ اول کو ترجیح دیتے ہین اور کہتے ہین کہ آواز متموج ہوا سے پیدا ہوتی
جب ایک گہر مین دو آدمی بولتے دو آوازین نہ سنتے کیونکہ ایک تموج دوسرے کو
خراب کرتا ہے حالانکہ ایک جگہہ دو شخص آپسمین آواز سے باتین کرتے ہین اور ہم
دونون کی سُنتے ہین جواب یہ ہے کہ کیونکر نہ سنو تالاب کو دیکہو کہ زور ہوا سے
موجین برابر چلی جاتی ہین اور خراب ہونے مین نہین آتی ہین اور دلیل تموج ہوا کی
ایک یہ ہے کہ اگر کسیقدر فاصلہ سے درخت پر گولی لگائی جاتی ہے اور دیکہتے
رہتے ہین اوسیوقت آواز نہین آتی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ شبکو قلت بخار کے
سبب ہوائے صاف تموج کو قبول اچہی طرح کرتی ہے آواز دور جاتی ہے بخلاف
روز کہ حرارت آفتاب کے سبب بخار زمین سے اوٹہتے رہتے ہین اور ہوامین
کثافت ہوتی ہے تموج کم قبول کرتی ہے اور یہہ فرق ہے روز ابر و باران کو اوس
روز سے کہ ہوا صاف اور گرمی آفتاب درخشان ہو اور حکمت خلقت سامعہ ظاہر ہے
سوا اسکے استماع یہان باعث جودت ذہن و لطافت و قوت نفس ہے بلکہ اسپر کبہی
فیضان وارد ہوتا ہے جیسا کہ راوی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایکروز سید انام کو
جبرئیل علیہ السلام نے بشارت دی کہ فقرا امت پانسو برس پہلے اغنیا امت سے
داخل جنت ہونگے حضرت نے خوش ہوکر صحابہ کیطرف اشارہ کیا ایک نے اونمین
سے باواز خوش پڑہ دیا **قطعہ** قد لسعت حیة الہوی کبدی ۞ فلیس لہا طبیب
ولا راقی ۞ الا الحبیب الذی شغفت بہ ۞ فان عندہ رقیتی و تریاقی ۞ یہ سنکر حضرت

پر کیفیت وجد ایسی طاری ہوئی کہ ردا دوش مبارک سے گر پڑے ۵ چہ خوش
باشد آواز نرم و حزین ۔ بگوش حریفان مست صبوح ۔ بہ از روی زیباست
آواز خوش ۔ کہ آن حظ نفس ست و این قوت روح ۔ باصرہ یہ قوت لون اور رنگ کو
ادراک کرکے شکل اور مقدار اور اطراف اور حرکت اور سکون اور حسن و قبح کو معلوم
کرتی ہے اور آلہ اسکا مرکب ہے تین رطوبتون سے اور سات طبقون سے جیسا کہ
طبیبون نے شرح و بسط کے ساتھ کتب طب مین درج فرمایا ہے اگر شوق ہو دیکھو
یہان تو قطع نظر اس سے کہ بیان کرنیکے فرصت نہین اوس سے چندان منفعت
نہین بلکہ ہر بحث مین اسیطرح اختصار پر نظر رکھتے ہین پھر ہم مطلب کیطرف آئے
اطبا لکھتے ہین کہ دو عصب اندر سے خالی دماغ کے دونون طرف سے پیدا ہوئی ہین
سیدہے طرف والا اوپٹہا بائین آنکھہ کیطرف گیا ہے اور بائین طرف والا سیدہے طرف
گیا ہے اور پیشانی مین ہڈیون کے برابر سے آکر ہر ایک اسطرح ملا ہے کہ سوراخ دونونکا
ایک ہوگیا ہے اس سوراخ کو مجمع النورین کہتے ہین ارسطو اور بوعلی اور طبعین
متفق ہین کہ صورت اوس چیز کے جسکو دیکھتے ہین روبرو ہونیکے سبب طبقہ جلیدیہ مین
آتی ہے اور مقابلہ جلیدیہ کے سبب مجمع النورین مین جاتی ہے وہان سے حس مشترک
مین پہنچتی ہے اور معلوم ہو جاتی ہے اور افلاطون اور تمام ریاضین کے رای یہ ہے
کہ بصر سے شعاع بصورت شکل مخروط نکلتے ہے اور مبصر پر پہنچکر معا حرکت کرتی ہے
مثال اس شعاع کے ایسی ہے جیسے ہاتھ بڑھا کر کسی چیز کی کیفیت معلوم کی اور ثبوت
اسکا یہ ہے کہ جب پانی مین عکس درخت وغیرہ کیطرف نظر کرتی ہین معکوس دکھائی
دیتی ہین اسواسطے کہ ہوا مین صفا اور لطافت بدرجہ غایت ہے شعاع سیدہے جاتی ہے

اور پانی مین جسمیت اور کدورت ہے شعاع ترچھی جاتی ہے یعنی سطح آب پر پہنچکر درخت
چوٹی کیطرف سے کہ نزدیکتر ہے اور جڑ کیطرف ہے کہ کسیقدر فاصلہ پر ہے شعاع منعکس
ہوتی ہے اور اوسیطرح قاعدہ معکوس شعاع کا ناقاعدہ درخت جاتا ہے اور آنا ہی
پس نفس کو عادت سیدہی شعاع کے دیکھنے کی ہے شعاع منعکس کا ادراک نہین کرسکتا
نیچے کو اوپر اور اوپر کو نیچے سمجھے جاتا ہے اپنا عیب سمجھہ مین نہین آتا اور شعاع
جو پانی مین ٹیڑہی نفوذ کرتی ہے اسلیے اوسمین چیز بڑی معلوم ہوتی ہے کیونکہ
زاویہ شعاع کجی کے سبب بڑا ہوجاتا ہے اور یہی سبب ہے کہ انسان دور سے چھوٹا
نظر آتا ہے یعنی ساق خط مخروطی جو بہت کھنچے زاویہ چھوٹا ہوگیا شخص مرئی چھوٹا
دکھائی دینے لگا یوسف قرا باغی اسجگہہ کہتا ہے کہ افلاطون کا مقولہ ہے کہ نہ صورت
آئینہ اور پانی مین منتقش ہوتی ہے اور نہ شعاع بصری ونیر سے پہرتے ہے بلکہ بسبب
مقابلہ آئینہ وہ چیز عالم مثال مین نظر آتی ہے اور عالم مثال واسطہ ہے جسمانیات کثیف
و مجردات لطیف مین کہ بحسب تہ صور اعراض و اجسام اوسمین معلق ہین ورنہ صورتین
سوائے مقابلہ جسم صیقلی اور جگہہ پائی نہین جاتے ہین ورنہ ہردم انمین بہی نظر آتین
ہین ہم کہتے ہین کہ یہ عزیز افلاطون کے کلام کا مضمون نسمجھا جو اسجگہہ لکھا وہ بات
اور ہے یہ اور ہے جا ہی غور ہے یہ تو وہ بات ہے جسکو صاحب طلسم فرنگ کہتا ہے کہ
کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب ایک شخص کے اولٹے ہاتہ مین چھوٹا سکہ جست کا محدب صاف
و شفاف جسکے بیچ مین تانبی کا چکر ہوتا ہے رکہہ دیتے ہین اور کہدیتے ہین کہ دس پندرہ
منٹ نظر جماکر خاموش بیٹہا اسکو دیکہتا رہ اور جب کسی قسم کا اثر ہونی لگے ہونی دینا
پس جسوقت وہ دیکہنے لگتا ہے تہوڑی دیر کے بعد اوسکے پیشانی پر اونگلی لگاتی ہین

اور کہتے ہین آنکہہ بند کرلو اور آنکہونکیطرف ہاتہ گزارتی ہین پہر اوسکی پلکونکی پاس ہاتہ لاکر تیز حرکت دیکر دباتے ہین آور فرماتے ہین کہ تم آنکہین کہول نہین سکتے ہو اگر اوسنے کہولدی تو اوسکا ہاتہ پکڑا کر کہتے ہین کہ ہماری آنکہون کیطرف دیکہو پہر نظر جماکر اوسکو دیکہتے ہین اور پہر وہی عمل کرتے ہین اگر نوبت دوم مین بہی آنکہہ کہولدے تو پہر اوسوقت عمل نہین کرتے ورگرنہ ہاتہو لسے اوسکے ہونٹونکو دباتی ہین آور گلی کے نیچے ذرا ہاتہہ کو حرکت دیکر کہتے ہین کہ تم منہ نہین کہول سکتے اکثر تو پہر منہ نہین کہول سکتا بعد اسکے اوسکے ہاتہ پہیلا دیتی ہین آور ہتیلیان ملا دیتی ہین اور اونکو دباکر کہتے ہین کہ تم جدا نہین کر سکتے چنانچہ پہر اوسکو جدا کرنیکا اختیار نہین ہوتا قس علی ہذا پہر جس کام سے منع کرتے ہین آوس سے نہین ہو سکتا جب خود کہتے ہین کہ تم بول سکتے ہو بولنی لگتا ہے جب کہتی ہین کہ منہ کہول سکتے ہو منہ کہولنے لگتا ہے لاکہ بیکار ہو جاتی ہے چٹکے لو سوئی چبہو خبر نہین ہوتا ہے ذرا اثر نہین ہوتا ہے اگر وہ پانی کو شراب کہکر پلا دین وہ اپنی کو نشے مین سرشار سمجہنے لگے شرابیون کیطرح ہاتہ پانونکو بیکار سمجہنے لگے آور اگر عالم ہو اور کہدین کہ تو جاہل ہے پہر الف و بی مین امتیاز مشکل ہے غیب شہود ہو جاتا ہے سیکڑون کوس سے انسان نظر آتا ہے یہی حال آئینہ اور نئی روپلی و بیضوی بلور کا ہے اللہ اللہ کیا کہہ رہا کیا کہہ گیا مطلب رہ گیا ؛

فارابی کہتا ہے کہ نہ مراد افلاطون مخصوص شعاع ہے اور نہ مقصود ارسطو محض ارتسام بلکہ دیکہنا عبارت ہے نسبت کشفی سے درمیان رائی و مرئی کی پس غرض افلاطون کی شعاع کہنے سے نفی خصوص ارتسام صورت مبصر جلیدیہ مین ہے یا مجمع النورین مین اور مدعا ارسطو کا ارتسام سے نفی مخصوص شعاع ہے **تنبیہ** جو انطباع کے قائل ہین اور ارسطو

انطباع کرتے ہین وہ ابطال خروج شعاع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر خروج شعاع سے
دیکہا کرتے تو جب ہوا چلا کرتی کچہہ نظر نہ آیا کرتا کیونکہ شعاع متحرک کو ہوا اور طرف
لیجایا کرتی جس چیز کو دیکہتے وہ نظر نہ آیا کرتی اور لازم ہے کہ افلاک ٹکڑے ہو ہوکر
گرین اور خرق والتیام قبول کرین کسلیے کہ شعاع کو متحرک کہا تو جسم ہوگا اور تداخل
اجسام محال ہے دوسرے اور خرابے پر دال ہے حرکت شعاع تمام حرکتون سے تیزتر
ہوگی حالانکہ وہ حرکت سے فلک اعظم کے اور جو قائل خروج شعاع کے ہین وہ مبطل
انطباع کے ہین اسطورسے کہ لازم آتا ہے کہ پہاڑ اتنا بڑا اتنی سی رطوبت جلیدیہ مین
سماجاتا ہے علٰے ہذا القیاس طرفین مین گفتگو بہت واقع ہوئی ہے تفصیل بہ تطویل
سبب ملالت ہے حکمانے رویت مین کئی چیزونکی شرط کے ہے اول یہ کہ رائی و مرئی
مین قرب و بعد زیادہ تر نہو اور جسم کثیف وسطہ نہو اور مرئی شفاف نہو کہ نور بصر نفوذ
کریگا اور مقابل ہو اور بڑی نہو بدرجہ انتہا اور حکمت خلقت باصرہ مین وہی ہے
جو حواس اربعہ کی نسبت کہی مگر اسمین اثر اور بہی پائی جاتے ہین جیسا کہ امام المتکلمین
فخر الدین رازی سر مکتوم مین فرماتے ہین کہ کچہہ اعمال ہین کہ صور مختلفہ کیطرف
نظر کرنیسے تمام ہوتی ہین اور اوس پر کئی وجوہ دال ہین ایک یہ کہ جسوقت
ہم کسی حیوان کیطرف نظر کرتے ہین اوسکے حالات بدنیہ ونفسانیہ مین تغیر
پاتی ہین اور یہ بہی مشہور ہے کہ بعضے سانپ ایسے ہین کہ انسان انکیطرف دیکہنے سے
فوراً مرجاتے ہین دوسرے یہ کہ بعض اشیا ایسی ہین جنکی طرف نظر کرنیسے رغبت زیادہ
ہوتی ہے اور بعضے ایسی کہ جنکی طرف نظر کرنیسے نفرت زیادہ ہوتی ہے اور
بدن حرارت سے برودت کیطرف مائل ہوتا ہے اور برودت سے حرارت کیطرف

مائل ہوتا ہے تیسرے یہ کہ بعض حیوان جو بعض حیوان کو دیکھتا ہے حال عجیب دیکھنے
آتا ہے چنانچہ گہوڑے اور خچر ہاتھی اور اونٹ سے جو نظر ملاتے ہین بہاگ جاتے
ہین بلکہ کبہی شدت جزع سے مر بہی جاتے ہین اور جسوقت شیر سفید یا ابلق مرغ
دیکھہ پاتا ہے پریشان ہوجاتا ہے اور بڑے نقارہ اور چہوٹی طشت کی آواز سے
ہرن بہاگتا ہے اور شکل انسان سیاہ اور آگ کو دیکھکر یون جاتا ہے جیسے ہرن
جاتا ہے پس یہ امور دلالت کرتے ہین کہ صور مختلفہ کیطرف دیکھنے سے تاثیرات
مختلف پیدا ہوتی ہین حکیم تنکوشانی اس باب مین کتاب لکھی ہے اور صور مختلف
کے بیان کیے ہین اور ہر نوع کے لیے اعمال کثیرہ مقرر کر دیے ہین اور مفسرین ان
یکاد الذین لیزلقونک بابصارہم کی شان نزول مین یہ روایت کرتے ہین کہ
جب آنحضرت نے اظہار نبوت کے لیے معجزات دکہائی اور کفار قریش عاجز آئے
تو قبیلہ بنی اسد کیطرف کہ چشم زخم پہنچانے مین مشہور تہا رجوع کی اور ایکشخص کو منتخب
کرکے طمع دی کہ نظر سے اوس جان جہان منظور خالق انس و جان کو ہلاک کر
اوس کو رباطن نے منظور کیا اور تین روز کہانا نہ کہایا چوتہی روز آیا وہ تلاوت
کلام اللہ مین مصروف تہے اسنے گہور گہور کر دیکہا اور کہا مینے کسیکو اتنا خوش لہجہ
نہین دیکہا ہے مینے کسیکو ایسا خوش ادا نہین دیکہا ہے حضرت نے فرمایا کہ ماشاء اللہ
لا قوۃ الا باللہ حافظ حقیقی نے اوسکے شر سے خیر البشر کو محفوظ رکہا اور حکما نے
لکہا ہے کہ تاثیر غیر جو جسم غیر مین پہنچتی ہے تین وجہ سے خالی نہین اول یہ کہ دو قوی
چیزین باہم ملجاتین جیسا کہ گرم کرنا آگ سے دیگ وغیرہ کو دوسرے یہ کہ بعض اجزا
اثر کنندہ اوس چیز کے اجزا و منافذ مین پہنچین جیسے کہ ٹہنڈا کرنا پانی سے زمین کو تیسرے

تیسرے یہ کہ اثر جسم جسم پر پہنچے یعنے وہ کیفیت جو صاحب اثر مین ہے اول اوس جسم
پر پہنچے کہ وہ واسطہ ہو کہ اوسکو دوسرے جسم پر پہنچائے جیسا کہ گرم کرنا پانیکو جو دیگ مین
ہے کہ آگ پہلے حرارت دیگمین پہنچائے پہر پانی پر جب یہ سمجھہ لیا سمجھنا چاہیے
کہ اثر نظر اسی قسم سے ہے اور امام ہمام حجۃ الاسلام لکھتے ہین کہ نفوس انسانی
خاصیت ملائکہ رکھتے ہین یعنے جسطرح حکم خدا سے عالم اجسام مسخر ملائکہ ہین کہ جیسا
خلق کو محتاج پاتے ہین مینہ برساتی ہین اور ہوا چلاتے ہین اور تصویر حیوانات کے
رحم مین اور نبات کی زمین مین بناتے ہین اسیطرح اونکو بہی مقدور دیا ہے
اور بعض اجسام عالم کو اونکا مسخر کیا ہے وہ ہر شخص کا عالم خاص اوسکا بدن ہے اور وہ مسخر دل
روشن ہے اور معلوم ہے کہ دل اونگلے مین نہین اور علم وارادت اونگلی مین نہین
اور جب دل حکم کرتا ہے اونگلی ہلتی ہے اور جب ارادہ کہانیکا کرتا ہے وہ رطوبت
جو زیر زبان ہے مثل فوارہ اوچہلتی ہے کہ کہانا تر ہو جائے اور حلق مین اوسکا
گزر ہو جائے پس حکم دل تنمین روان ہے اور تن مسخر دل ہے اب جاننا چاہیے کہ روا ہے
کہ بعضے دل جو مانند جوہر ملائکہ شریف وقوی تر ہون اجسام خارج اونکے مسخر ہون
یعنے وہ اگر شیر پر نظر کرین فرمانبردار ہو یا صرف ہمت بیمار پر کرین تندرست ہو یا تندرست
پر کرین بیمار ہو یا اگر کسیکے بلانیکا ارادہ کرین اوسکے باطنمین حرکت پیدا ہو اور فوراً
کہڑا ہو آیا ہمت کرین کہ مینہ برسے جائے زمین سے بخار اوٹھکر فلک پر جائین صورت
ابر پیدا ہو ویسی زمین سطح دریا ہو یہ سب ممکن ہین اور برہان عقلی اور تجربہ سے
ثابت اور جسکو نظر اور سحر کہتے ہین وہ یہی ہے اور مولانا جلال الدین دوانی نے
یہہ بات کہی ہے کہ جمیع ذرات کائنات نے مشرع وحدت حقیقی سے فیض وجود

پایا ہے استفاضہ تربیت مین اکمر تبہ سبکا ہے اور افراد انسانی مین تو موجب نص
قرانی علاقہ اتحاد محکم ہے اور رابطہ ایتلاف جانی ستاکد و مستحکم **مثنوی**

بنی آدم اعضای یکدیگر اند ٭ کہ در آفرینش ز یک جوہر اند ٭
چو عضوی بدرد آورد روزگار ٭ دگر عضوہا را نماند قرار ٭
تو کز محنت دیگران بیغمی ٭ نشاید کہ نامت نہند آدمی ٭

اور اس مقام کے مراتب مختلف ہین اور مدارج متفاوت چنانچہ منقول ہے کہ کسینے گہوڑے کے کوڑی مارے شیخ شبلی قدس سرہ کہڑے تہے گر پڑے ایکشخص نے سبب دریافت کیا حضرت نے پیراہن اوتار کر دکہادیا اثر ضرب جسم پر ظاہر تہا ناوان اس مزے سے بیخبر ہین اور دانا اس سے خبر ہین کہ وہم امور طبعی مین فعال ہے چنانچہ تخیل حموضیت سے پانی منہ مین بہر آتا ہے اور تردد دیوار بلند گراتا ہے اور سوا اسکے وجہ اور ناگفتنی ہے اور نہفتنی ٭

بالاتر ازین زبان زبان دگرست ٭ سر غم عشق را بیان دگرست
درین مشہد کہ انوار تجلی ہست ٭ سخن دارم ولی ناگفتہ اولیست

اور تجربہ عمل مقناطیسے سی بہی معلوم ہوتا ہے اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ العین حق ولو کان شیئ سابق القدر لسبقتہ العین اور العین تدخل الرجل القبر کما تدخل الجمل اور ظاہر ہے کہ وہم کو تصور وجود اشیا مین دخل عظیم ہے چنانچہ مقولہ حکمار قدیم ہے کہ اگر ایسی لکڑے زمین پر پڑے ہو کہ سب وسیر با سانی چل سکین جب وسکو دو بلند دیوارو نپر رکہدین اور تصور گرنیکا کرین ممکن نہین کہ نہ گرین جیساکہ گرزا فعی ہی مشکل

یہ توہم کا کارخانہ ہے ٭ یہان وہی جو کہ اعتبار کیا

مقدمہ سوم حواس باطنی کے بیان مین یہ بہی پانچ ہین حس مشترک خیال
واہمہ حافظہ حس مشترک بطن اول دماغ مین یہ قوت ہے اور بطن تین مین جنکی
یہ صورت ہے —— مقرر حکما ہی کہ حواس باطن مین سے حس مشترک اور وہم مدرک ہین اور
باقی تین انکے ممد و معین تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خیال معین حس مشترک کے
مدرکات کا اور حافظہ معین وہم کے مدرکات کا ہے اور متصرفہ معاون تمام ادراکات
کا ہے اور حس مشترک مدرک صور ہے اور وہم مدرک معانی صور وہ چیزین کہ حواس
ظاہر سے مدرک ہون اور معانی وہ کہ حواس ظاہر سے اصلا مدرک نہون ہمارے
دانست مین حس مشترک مین جو صور خارجی مرتسم ہوتی ہین یہ خارج سے نزدیکتر ہین
اور یہان وہ غضب ہین کہ جو حواس ظاہر سے متعلق ہین جنکا ذکر پیشتر گزرا اور دلیل
وجود حس مشترک پر یہ ہے کہ قطرات باران جو اوپر سے گرتے ہین جب ہم نظر کرتی
ہین دراز معلوم ہوتی ہین پس ظاہر ہے کہ نہ قطرہ مین درازی ہے نہ بصر کی اسمین
کارسازی وجہ اسکی یہ ہے کہ کسی قوت مین اول صورت قطرہ مرتسم ہوئی تہی اور ہنوز
ارتسام سے برطرف نہوئی کہ خارج مین دوسری جگہہ آکر ٹہرے اور وہ بہی پیش از زوال
صورت مرتسم ہوئی اوسیطرح وہ قوت پیش از زوال صورت سابق متوجہ حفظ
اور ہر جگہہ اوسیکو گمان کرنے لگے اور یہی حال ہے شعلہ آتش کا جب اوسکو کوئی پہراتا ہے
اور وہ بشکل دائرہ نظر آتا ہے اور وجہ اور یہ ہے کہ کبہی خواب مین وہ چیزین نظر آتی ہین کہ
خارج مین نہین کہ اوسے بہی دیکہین اور حس ظاہر مین نہین کہ وہ معطل ہین پس معلوم ہوا کہ قوت
اوسے ہی جائے غور ہے اور وجوہ بہت لکہے ہین طوالت سبب ٹالی ہے خیال یہ قوت آخر بطن
اول مین ہے اور فعل اسکا یہ ہی کہ حواس ظاہری جو صور محسوسات حس مشترک مین پہنچتے ہین اونکو اپنی حفظ

رکہتے ہے دلیل اسکی وجود پر یہ ہے کہ کبہے بعض شخص جو نظر سے گزرے ہوئی ہین اگر نظر آتے ہین ہم حکم لگاتے ہین کہ انکو کبہے نہین دیکہا ہے اور کبہی دیکہتے ہین اور حکم دیتے ہین کہ یہ وہ ہین جنکو کہین دیکہا ہے ظاہر اسبب یہی ہوگا کہ صورت اول مین نسیان ہوا یعنی خزینہ خیال سے جاتی رہے اور صورت دوم مین خزینہ مین تو رہے لیکن ہمکو ذہول ہوا یعنے حس مشترک سے جاتی رہی تہی جب دیکہا خاطر مین گزرا اور فرق نسیان و ذہول مین یہ ہے کہ ذہول مین اگرچہ مشاہدہ نہین لیکن خزینہ مین ہے اور نسیان مین نہ مشاہدہ ہے نہ اختلال حفظ صورے خزینہ مین **متخیلہ** اسکو متصرفہ اور متفکرہ بہی کہتے ہین یہ قوت بطن اوسط مین ہے اور صور مدرکہ حس مشترک جو خزانہ خیال مین محفوظ ہین اور معانی مدرکات واہمہ جو خزینہ حافظہ مین مضبوط و ملحوظ ہین ترکیب و تفصیل اونکی کرتی رہتی ہے کبہی مدرک عقل کو لباس صورت پہنا کر خانہ خیال مین لیجاتی ہے اور کبہی مدرکات واہمہ و حافظہ مین تصرف کو کام فرماتی ہے کسے وقت کیفیت مزاج جو گرمے و سرد و رطوبت و یبوست سے متغیر ہوجاتی ہے باعتبار اختلاف نفس اوس سے باتین بناتی ہے اسی خیال سے معبرون نے تعبیر خواب واحد کو باعتبار اشخاص مختلف بیان کیا ہے اور مقرر حکما ہے کہ مدرکات وہم کہ معانی خزینہ ہونگے جب عقل کے سامنے کیے جاتے ہین وہ بعضے اونمین سے سچ سمجہتے ہے اور بعضے جہوٹ سو ہذا جسوقت متصرفہ معانی وہمیہ مین جسکو عقل نے صادق سمجہا تصرف کرتی ہے اوسکو متفکرہ کہتے ہین اور جب متصرفہ معانی وہمیہ مین جسکو عقل کاذب جانتا ہے تصرف کرتی ہے اوسکو متخیلہ کہتے ہین **واہمہ** اسکو تمام قوتونکا بادشاہ کہتے ہین اور موخر بطن کو اسکا تختگاہ کہتے ہین یہ ان مین معقول سمجہاتے

اور یہ مدرک معانی جزئیہ ہے مثل دوستی و دشمنی و موافقت و مخالفت جیسا کہ بچہ مان کی محبت
کو پہچانتا ہے جو بلی کی عداوت کو پہچانتا ہے اور دلیل اسپر کہ قوت واہمہ غیر حس مشترک
ہے یہ ہے کہ مدرکات واہمہ معانی ہین اور مدرکات حس مشترک صور اور دلیل اسپر کہ
واہمہ غیر عقل ہے یہ ہے کہ طبیعت انسان بعض ایسی چیز سے ڈرتی ہے جہان عقل
حکم کرتی ہے کہ ڈرنا بیجا ہے مثل مردہ کہ حکم جماد رکھتا ہے اوس سے نفع و ضرر نہین
پہنچ سکتا انسان ڈرجاتا ہے سبب اسکا یہ سمجھہ مین آتا ہے کہ عقل مدرکات متخیلا
کو بے دلیل نہین مانتی ہے اور واہمہ دلیل کو لغو جانتی ہے بیت

برہمن از تو سخن بے دلیل میخواہم	کہ اعتبار نباشد دلیل و برہان را

خواجہ درد

بند احکام عقل مین رہنا	یہ بھی ایک نوع کی حماقت ہے

شیخ الرئیس معنے قل اعوذ برب الناس مین کہتا ہے کہ وسواس خناس مراد قوت متخیلہ سے
ہے کہ نفس متوجہ حقیقت کو عالم مجاز کیطرف رجوع کرتی ہے اور وجہ وسواس کے سینہ مین
یہ ہے کہ علاقہ نفس ناطقہ کا دل کے ساتھہ ہے جب نفس مین وسوسہ پیدا کرتی ہے
نسبت اور متعلقات کے اول اول نفس مین گرگئی اور مقصود جن سے باطنیہ حواس اور
ناس سے ظاہرے حواس ہے یوسف قرہ باغی کہتا ہے کہ اکثر عوام اقدام امور مین تصدیق
وہمی تخیلی کے تبعیت کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ تصدیق تحقیقی و علمے ہے یہان سے
مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک پس انسان کو چاہیے رب الناس و ملک الناس سے
ظاہراً و باطناً ڈرے اور اپنے معلومات پر اعتماد نکرے **حافظہ** یہ قوت مقدم
بطن موخر مین ہے جسطرح خیال خزانہ حس مشترک کا ہے حافظہ خزانہ واہمہ ہے اور جگہ

معانی واہمہ کو ادراک کرتی ہے اور محفوظ رکھتی ہے اسلیئے اسکو حافظہ کہتے ہین اور دلیل جو دو غیرت ہر قوت پر اختلال فعل ہر ایک کا ساتھہ اختلال اون مقامات کے ہے جو اونکے واسطے مقرر کیے ہین بعضے کہتے ہین کہ موضع قوت ہے لیکن قوت مخصوص موضع نہین تمام ہوا بیان حواس عشرہ کا سمجھا اس فکر سے مقصد کیا تھا یعنی اس حیثیت سے حواس جاسوس نفس ناطقہ کے ہین اور اسطرح اوسکو توجہ عالم مجردات سے کہ وہ کمال اوسکا ہے باز رکھتے ہین کمال کیا تمام معقولات اور مراتب وجود کو جیسے کہ ہین جاننا اور حقیقت ہر چیز کو اول ازل سے تا آخر ابد پہچاننا اور مبدا و اصلے مین پہنچ جانا اور اوسکے لطف اوٹھانا نہ محسوسات پر فریفتہ ہونا اور رنج و غم مین جان کہونا

عارف نامی عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی

زہ سحر طا قدسم ز سر سدرہ صفیر		کہ درین دامگہ حادثہ آرام مگیر
قدسیان بہر تو آراستہ عشرتگہ انس		تو درین غمکدہ چون غمزدگان ماندہ اسیر

فصل دوم سیمیا کی بیان مین

اسمین طریق دعوت سبع سیارہ ہے اونکی حیثیت تصرف سے کہ وہ فواعل علوی ہین قوابل سفلے مین جسنے انکو مسخر کیا گویا قبض و دخل عالم پر کیا اور وہ یہ ہین قمر عطارد زہرہ شمس مریخ مشتری زحل امام فخر رازی نے سر مکتوم مین اونکو رسالہ ابو معشر سے بہ براہین عقلی ثابت کر دیا ہے راقم نے بخوف طوالت اونکو ترک کیا اور حاصل اوسکا لیلیا وہ کہتے ہین کہ اول قمر کو تسخیر کرے جب اوس سے مقصد حاصل ہو تو زہرہ کیطرف مائل ہو جسوقت اسے بھی تسخیر کرلے فکر مین رہے جب عطارد احتراق مین شمس کے خبر لے پہر شمس و قمر کے وسیلہ سے مریخ کو مسخر کرے اور زہرہ سے حذر کرے کہ وہ

مخالف تھی جیسے مشتری زحل کا پھر مشتری کو تسخیر کرے پھر زحل کے تدبیر کرے کہ جمیع
مطالب مین نہایت کام آتا ہے تا آن اس فن کا طالب صلاحیت چاہتا ہے اور اوسکی
دو قسمین ہین مکتسب و غیر مکتسب مکتسب یہ کہ علوم نجوم حلو ہون تا کہ ان امور مین جسکی
ضرورت پڑے کام مین لائے اور غیر مکتسب یہ کہ اوسکا طالع مریخ ہو اور وہ شرف مین ہو
یا بیت مین اور اگر یہ نہین تو اوسکے طالع مین قوی الجلال ہو خصوصاً جبکہ جدی
مین ہو اور اگر ان صورتون مین سی ایک بھی نہین تو چاہیے کہ مریخ جدی مین ہو کیونکہ
جب یہ جدی مین آجاتا ہے اختیار سے کا ان امور مین ترقی پاتا ہے فقط جب یہ سمجھ لیا
اور قصد تسخیر قمر کیا تو سمجھنا چاہیے کہ آغاز عمل مین اختیار طالع رکن اعظم ہے پس لازم
بلکہ الزم ہے کہ ساعت زہرہ ہو اور برج مستقیمۃ الطلوع مین سے کسیکو برج طالع بناے
اور امر مریخ کو قوی تر کرے اسطرح پر کہ وتد مین مقبول ہو اور نظر عطارد اور تربیع شمس
اوسکی مقابلہ اور نظر زحل سے خالی ہو اور وہ مشتری کیطرف ناظر ہو جو وقت وہ
تثلیث یا تسدیس مین ہو اور چاہیے کہ سعد طالع طالع سعد مشتری و زہرہ کیطرف ناظر ہو
اور جہانتک ہو سکے سابع کو نظر نحس سے بچاوی اور اوسکو اور رابع کے رب کو قوت پہنچاے
اور بہتر ہے کہ رابع راجع ہو اور اگر متفق ہو تو سابع اور عاشر اور رابع کیطرف نظر نکری
مگر مریخ کو اگر بیت مین یا شرف مین ہو عاشر مین کرے وگرنہ حادی عشر مین سہی
اور واجب ہے کہ مشتری و زہرہ درجہ طالع یا رابع یا سابع مین ہو اور قوی مقبول ہو
اور احتراز کرے اس سے کہ مریخ و عطارد ہم منظر یا متصل یا مقبول یا غیر مقبول ہون
اور چاہیے کہ قمر اوتاد و منحوس سے ساقط ہو اور شمس تاسع یا خامس یا حادی عشر اور مریخ
حادی عشر مین ہو اور کرے تو زحل کہ سادس یا ثانی عشر مین اور بابت قابل یاد رکھنی کے ہے

کہ سادس مین ہونا قوی ہے اور عطارد تاثیمین ہو اور اوسکو مریخ کے اتصال سے
بچا اور ثالث مین لا اور حذر کر اس سے کہ درجہ طالع مین تاریکی ہو اور ثوابت مین سے
کوئی ستارہ نحوست پر ہو اور درجہ مؤنثہ ہو اور اختیار طالع برج انتہا یا طالع اصل سے
سال مریخ کا ہو اور واجب ہے کہ قمر سعادت سے خالی مطلق ہو اور اسباب نحوسات سے
ملصق اور سرطان و ثور مین نہو بلکہ ذلہت یا مقارنت شمس کیطرف ہو اسطرح کہ شمس
و قمر مین بارہ دقیقہ ہون یا تحسین مین محصور ہو یا درمیان قمر و ذنب کے بارہ درجہ
سی کم واللہ اعلم غرض ہر حال مین حتی الامکان ردیہ مین مبالغہ کرے ابو معشر کا قول
ہے کہ ابتدا عمل مین لباس سفید اور آخر مین سرخ پہنے اور تین روز پہلے روزہ رکھے
اور غذا اسطرح کم کرے کہ صفائی حاصل ہوجاے اور تغیر مزاج مین نہ آئی اور گوشت
سینہ کا اور اون اعضا کا کہ جو قمر سے منسوب ہین کہائی اور حسب مقدور اوسمین سے
صدقہ دے اور مقتول و مردار کو نہ دیکھے اور سفر ہو یا نہو اکثر حیوان اپنی جاندار کو نہ دیکھے
اور اپنے اعضا کو اشیا نجس سے بچائی بائین آنکھہ سے بری چیزونکو نہ دیکھے سر کے
بال منڈا لے حار رطوبہ غذائین کہائے اور علوم علویہ مین فکر کیا کرے اور
مجالس سلاطین یا شرفا یا علما مین تہوڑی سی دیر جلسہ قرار دیا کرے اور قریب چشمہ
مرغزار مین تکیہ سا بنائی عنبر کی دہونی رمائی اور دنکی نسبت راتکو ان شرائط کی
رعایت زیادہ تر کرے گلیمین چاندیکی یا سرخ سفید یو ہاتہونکی مالا ہو جنمین اسمای
پاک حق تعالے ہو اب ایکساعت کامل چپ چاپ نیچی سر کئے چاند کے مقابل
بائین جانب پہر کر کہڑا ہو اور داہنی آنکھہ کو اوس سے بچا اور سر اوٹہا اور بائین
آنکھہ سے اوسکو تین بار دیکھے اور تین بار کہے جاکہ ای نیر اعظم اور ای قمر عالم تمام وجود خوف

خبر لینے والے پہولونکے رنگ دینی والے تو سعد اکبر ہے تو کو کسب انور ہے
تجھی سے زمین و آسمان مین اوجالا ہے جمیلون مین تیرے جمالکا درجہ اعلی ہے
تجہی سے سعودین کی سعادت بلیات کا نزول نظر آتا ہے توہی نحوس سے دفع
نحوست کرتا ہے تجہی سے ہر کہی ترقی پاتا ہے تجھے کوئی کثافت ضرر نہین پہنچاتی
تجہمین حدود مریخ و زہرہ و زحل کے اتصال دھصار سے گئے ہین آتی تیرا رجوع بیت
ہے اور تیرا ہبوط شرف تو بادشاہ ہے اور سیارے تیرا لشکر اور ثوابت تیری
سپاہ ہے وہ اللہ ہے جسنی مجہے اور تجہے پیدا کیا تجھے عزت بخشی مجھے ذلیل کردیا
مین تجہے اور تیرے دوست کو دوست رکہتا ہون تیرے خالق کی تجہے قسم
دیتا ہون کہ اپنی خدمت مین مجہی قبول کر کیونکہ تیرے ملنے کا شائق ہون تو
تیری جدائی سے مغموم ہون مین تیرا عاشق ہون یہ میرا لباس وغذا نظر و سکر
گوشت و پوست تیرے حسب دلخواہ ہے اور میری صدق محبت پر گواہ ہی فقط
پہر ماہ اول مین ضعف ماہ کے موقع دیکہکر اس محامد کے ساتہ مخالطت کرے
اور مثل سابق خدمت کرے دوسرے مہینے مین اوسکے اوسط درجہ کے حالات طلب
کرے اور تیسرے مین موضحات عزت و شرف او مقبولہ اتصالات طلب کرے اور مراد
عزت وغیرہ سے نور و حدود زہرہ ہے کسلیے کہ یہ قوت قمر ملکہ شرف ہے اور اسی
وہ قوی ہے جب تین مہینے اسیطرح گزرینگے باہم محبت ہوجائیگی پانچوین چہٹی
مہینے مین اوسکا ظہور ہوگا آدمی جلکو کیطرح عاشق ماہ ہوگا اگر نہ دیکہیگا اسکا دودی
سرگرم آہ ہوگا اور خبرین کثیر المنافع سنیگا زمانہ کیطرف سے خوشوقت و خوش دل
رہیگا مزاج معتدل ہیگا ساتوین مہینے سے سایہ بڑہنا شروع ہوتا ہے اور عشر

کہتا ہے کہ مینے اپنا سایہ ہزار گز کا دیکھا ہے اور یہ سایہ کی درازی علامت ہے
قبولیت و محبت کی نوین اور دسوین مہینے مین نور قمر نور شمس سے زیادہ تر نظر آنے لگیگا
ایسے کہ سورج کیطرف نظر نکیا کریگا اب چاہیے کہ ہرچند فراق ماہ دلبر شاق گزرے
ہر شب ایکبار سے زیادہ اوسکیطرف نظر نکرے کیونکہ کثرت نظر خیرگی پیدا کریگی
گیارہوین اور بارہوین مہینے مین آسمان و مہر و ماہ ہر شب خوابین دکھائی دینگے
ستارے سیارے اوسکو پیش کرینگے بادشاہ خلعت بہیجین امرا نذرین دین اخبار صحیح
خواب و بیداری مین سُنے فلکہ صحیح ہوگا دور دست مین جو حادثہ واقع ہو سُنا کرے
یا خواب و بیداری مین دیکھا کرے جب یہ علامات معاینہ کرین اور سال شمسی گزر لیا
مقصود حاصل ہوا قمر کو مسخر کر لیا تیرہوین مہینے کے شروع مین قمر کی نہایت درجہ
کی قوت اور غایت درجہ کی سعادت کا انتظار کرے اور اسباب سے ڈرے کہ وہ
کسی ستارہ زائل عن اوتاد اور ہابط اور محترق کے متصل نہو اور چاہیے کہ وہ تثلیث مین
حد زہرہ پر ناظر الی المشتری ہو پس اگر اتفاق سے یہی ہو اور شکل فوق الارض ہے
تو نہایت مناسب ہے آب داہنی آنکھہ سے مشتری کیطرف اور بائین سے قمر کیطرف
نظر کرے اور اگر مشتری کے ساتھ اتصال نہو اور زہرہ یا مریخ کے ساتھ ہو یعنی اگر مریخ
یا زہرہ حد مین ہو یا زحل حدبی یا دلو مین ہو تو اس سے بہتر کیا ہے یہ تو حصول علم
کی خبر دیتا ہے اسواسطے کہ شرف مریخ ہے مگر عطارد کے متصل نہو کہ پھر ممکن نہین کہ
عمل باطل نہو بلکہ عطارد راجع اور محترق نہو اور قوی الحال ہو اور متصل نہو اور اگر
ایسا اتفاق ہو اور زحل کے ساتھ ہی اتصال ہو تو نصف جانب مقابل دیبا یا سیاہ
یا سبز لباس زحل کا ہو اور اوسی جانب کے ہاتھ مین مٹی اوسی کا کنگن پڑا ہوا ہو

اور اگر مشتری کے ساتھ اتصال ہو تو لباس رنگین مائل بسبزی ہو اور ہاتھ مین دو کنگن
سونیکے اور انگوٹھی سونیکی ہو اور اوس کے ہاتھ مین کتاب جسمین دین کی باتین ہون خصوصا
اللہ تعالی کا نام اور کلام اور اگر مریخ متصل ہو تو لباس اوسکے قابل ہو یعنی کچھہ خون سے رنگا
ہوا ہو اور انگوٹھی پیتل کے اور کنگن پیتل یا رانگ کا ہو اور اوس کے ہاتھ مین کوئی چیز چمکتی
ہوئی خوبصورتی سے لے اور اگر اتصال زہرہ کے ساتھ ہے تو لباس کا ایک ٹکرہ سرخ
دوسرا سفید تیسرا زرد ہو یعنے سفید سرخ و زرد کے بیچ مین رہے اور اوسکو چاندی اور
موتیون سے مرصع کرے اور چاندی کے کنگن و انگوٹھیان پہنے اور ہر انگوٹھی مین ایک
موتی ہو اور کنگن مین دو اور جانب قمر سفید و صاف ہو سپید سا نگ بہر کر قمر کے
جانب سیدہا کہڑا ہو اور بائین آنکھہ سے جو بہر کے دیکھے اور داہنی سے اوس کا نگ
ذرا ترچھی نظر سے دیکھے پہر قمر سے امور اعلی مین سعادت بادشاہون اور امیرونکے
صحبت معاش مین وسعت فہم دین علوم علوی حساب ہندسہ بارش کثرت زراعت
اولاد کی تربیت کاذب نمام کا دفع شر نسیان و جبن کا دفع خطر متانت رای
تحبب الی الناس و فہم علل طلب کرے اور اوسکو تابع اسباب کرے کہ جسکی طرف
چاہے سعادت پہنچا اور جس سے چاہے باز رکھے اور صورت اسکی یہ ہے کہ ان
کواکب ثابتہ سے معانت کیا کرے یعنے وقت اتصال قمر و کواکب ثوابت سعد کا
منتظر رہا کرے اور اگر اپنے نفس کے لیئے سعادت مطلوب ہے تو اتصال قمر کا کوکب سعد
کے ساتھ ہونا خوب ہے اور اسمین صلاحیت تعریف ہے ہو جائیگی اسطرح پر مثلا اگر
قمر ثوابت اور زحل کے ساتھ ہے تو داہنی کان اور لب اور تلی اور شکم کے
بیماریون پر قادر ہونا ہا یا ہے اور اگر مشتری کے ساتھ ہوگا تو فخذین مین ساقین

اور افساد جگر پر اور اگر شمس کے ساتہ ہوگا تو داہنی انکہہ اور دل و دماغ اور بائین
پانونکے امراض پر اور اگر زہرہ کے ساتہ ہو تو حلقوم کی بیماریون پر مع ذکر اور اگر
عطارد کے ساتہ ہو تو دونون ہاتہون اور اونگلیون اور زبان اور لہاۃ پر
اور اگر سحابات کے ساتہ ہوا اور زہرہ کے ساتہ نہو تو ایڑیون پر اور اگر قصد
قتل دشمن چاہتا ہے تو یہ مطلب برج ثامن او شمس سے حاصل ہے لیکن چاہیے کہ
وہ منحوس ہو اور تربیع نحس اوسکے مقابلہ مین ہو اسواسطے کہ اگر یہ منحوس اور راجع
اور محترق نہوگا تو آدمیونمین سلامتی رہیگی دشمن بہی سلامت رہیگا اور اگر اس
برج مین منحوس راجع یا محترق غالب ہے یا ہبوط تو کیوان ڈرتا ہے یہ دشمن کی بری
موت پر دلالت کرتا ہے اور اگر قمر غالب ہے اور ذنب ساتہہ اوسکے ہے تو دشمن کے ہلاکت
او وبیہ مسہلہ اور زہر سے معلوم ہوتی ہے اور اگر عطارد غالب و منحوس ہو تو یا خصومت و
جدال ہو یا درد امعا یا یرقان سے اوسکا زوال ہو اور اگر لیے زہرہ منحوس اور
غالب ہین تو یا درد امعا یا وجع القلب مین مر یا جای کریہ ہین کیونکہ اوس کا
دشمن بادشاہ یا خود اوسکے اقارب ہین اور مریخ صرف غالب ہے تو درد جاہ
سے مرگ مفاجات نصیب دشمن ہے اور اگر منحوس بہی ہے تو بسبب آگ آتش یا آہن ہے
اور اگر زحل غالب ہو تو درد مثانہ مین برودت و رطوبت سے مرے اور اگر منحوس
بہی ہو تو برف یا دریا مین گرے اور اگر درازی عمر چاہتا ہے تو قمر او مشتری اور
کواکب ثابتہ سعد کیطرف رجوع کر خصوصاً بعد تسخیر مشتری جب طالع برج ثامن مین
ہو یا ثامن قمر مسعود سے اور کواکب ثابتہ مزاج مشتری پر ہون اور دقیقہ برج
ثامن سے ابت حاجت قمر اور مشتری سے طلب کرا ایسا ہے کہ ہر واحد غایت المراد

عطا کریگا اور اعتدال مزاج حاصل ہوگا

التسبيح قمر

ايها الملك الكريم والسيد الرحيم منزل الرحمة ومبدئ النعمة فاتح السعادات
محصل المرادات ياحليم مصالح البلاد معطي مناهج العباد المتحرك
بالحركة السرمدية المتنقل الابدية تنتقي باسرع الحركات لاجل استيفاء
الاجناس واستيفاء الانواع المفيض على الكل انواع الاصطناع
جامع انوار الكواكب بزاقلها والمعطي للاتصالات العلوية وقابلها المتقود
بنفسه فالمنازل قد جعل حلوله في كل واحد منها مبدأ النوازل تناظر
كل ثابت وسيار وينتقل من اطوار الى اطوار يمازج الكواكب
بطبايعها رعاية للسافلات وعناية بالكائنات فمن المستهل الى
التربيع الاول يعطي طبيعة الماء ومنه الى الابتداء طبيعة الهواء
ومنه الى التربيع الثاني طبيعة النار ومنه الى النصف طبيعة الارض
ومنزل الامطار ومكون الفضة في معادن الاحجار ومقنن الازهار
بنفس النبات والحبوب من بدء الحسبان المؤيد من عند العليم القدير
اللطيف الخبير جلت عظمته وعلت كلمته بنفس المواد العنصرية
بالنفوس الروحانية ويسمو النطق الانسانية بالصور النورانية وواهب
الانسان الهي الاشكال واحمد الخصال وفائح العلم والسيماء واللطائف
الى متقوي بكمالك الضياء الاكبر ومقصر عن ملاحظة جمالك
خليفة الاكبر الاعظم وواسطة النير في افاضة الانوار على العالمين

المبدئ الاقرب فی عالم الکون والفساد فاسئلک یا واهب الکل وفاتح العقل وبالذی نورک وفی الافلاک سیرک ان تسعدنی بعطایاک الجزیلة وسنائحک الجمیلة فانت المخصوص بالرافت والمتعین لدفع الآفت

منسوبات قمر

کیفیات اربعہ مین سے سرد و تر ہے اور حالت تربیع مین نحس اور تثلیث و تسدیس مین سعد اور مونث لیلی الذات مین ترش و نمکین و بی مزہ رنگو نمین نیلا اور سفید مائل بسرخے و زردی و کدورت کیفیات ملموسہ مین اخلط الاشیا و اکثف الاشیا اور مقدار مین غلظت و رطوبت مکانات مین حوض و شرابخانہ دریا و چاہ و گلزار اور نہر و سرزمین بلند و ہموار اور بلاد مین موصل و ازبیجان اور وہ شہر جہان درختونکی کثرت ہو اور سیرابی نہایت ہو اشیا معدنی مین الات شیشہ اور موتی بلور سنگ سفید اور فلزات مین چاندی اور میوہ اور غلہ مین گیہون جو تربز خربزہ نباتات مین اشجار صغیر الساق و انار شیرین انگور و درخت کتان وغیرہ اور دوا اور غذا مین وہ جسکی رطوبت برودت بدرجہ مساوی ہو اور کبھی وہ نفع اور کبھی ضرر پہنچاتی ہو اور قوی مین قوت طبیعت اور جانورونمین اونٹ گاے بکرے اور جو آدمی سے مانوس ہو فقط پرندونمین چڑیا شتر لط اعضا مین سے دونو ہاتہ اور جسم چپ حواس مین سے چشم چپ آدمیو نمین سی بڑی بہن خالہ اور مان اور بخورات مین سی صندل سرخ و سفید و لوبان روزہی انکی شنبہ سی تا دوشنبہ اور گوشت بہیڑ کے جگر کا مذاہب مین مذہب غالب صورتو نمین بعض جمیل اللون صبیح الجسم بہری ڈاہری زلف خوشرنگ گول چہرہ اور صاف طبقات الیا

بادشاہ وخوانین واشراف افعال ظاہر مین طیب النفس کثیر الکلام زندہ دل ہو کہ کبھی دوستی اور کبھی دشمنی کیطرف مائل ہو اخلاق باطنے سلیم القلب مردم امیز اور کثیر الانبساط کریم النفس قوی العقل خیر خواہ نہ شر انگیز افعال وطبایع مین کذاب ونمام وتجرد دوست وطیب النفس مگر اپنے حال سے بیخبر ہو اور صورت قمر اوس آدمی کیسے جسکے داہنی ہاتھہ مین حربہ اور بائین مین تسبیح اور تاج سر پر ہو اور چار گہوڑونکی گاڑی پر سوار

تسخیر عطارد کے بیان مین

جب تسخیر قمر سے فراغ پائی اور مقصد عطارد دلمین ٹہرای تو قمر سے وہ چیزین مانگے جو اوسکے قبضہ اختیار سے باہر ہون جیسے عقل تمام لطافت کلام کتابت فلسفہ کہانت نجوم مفیدہ تجارت علوم غامضہ اطلاع اشیاء غیب جب تین بار مانگے اور وہ ندے سکے شرمندہ رہے یہ کہی کہ اے نیر اعظم جو خیر مجھے حاصل ہو تیرے سبب سے جو شر مجھسے دفع ہوا تیرے سبب سے اب مجھی یہ چیز درکار ہے اور عطارد کو اسکے دینی ندینی کا اختیار ہے ارادہ یون ہے کہ اوس سے طلب کرون ابو معشر کہتا ہے کہ تین روزہ رکھے اور بکریکے دست کا گوشت کہای اور اوسمین سی صدقہ دی ڈالی اور حفاظت کرتے تثلیث او عطارد اور قمر کی جسدم عطارد جوزا مین ہو یا تسدیس مین جانب عطارد زنگاری و کحلی لباس ہو اور اوسکے ہاتھہ مین قصیب زرین اور اسمین پارینہ رصاص ہو اور اوسکو درجہ شرف حاصل ہو اب شوق سی مدعای واحد کا سائل ہو پہر اوقات مسعود یا مقترن بسعود دیکہکر تا وقتیکہ وہ جوزا مین رہی تین حاجتو نسی

زیادہ کے واسطے لکھے یہانتک کہ پہر اوسکو درجہ شرف حاصل ہوا اب جو
حاجتین اوس سے منسوب ہین سائل ہو ؛

تسبیح عطارد

ایہا السید الفاضل الشدید الناطق لفہیم المناظر المعالم فی الحساب
والعلوم باخبار السماء والارض صاحب الجدال والمناظرات صاحب
الفکرة البدیہة وایہا الصبور الصادق اللطیف بلطفك خفیت
فثم اظہر العین واسترت فلم تعرف بالحسن انت مع السعد سعد ومع
النحس نحس ومع الذکر ذکر ومع الانثی انثی ومع النہاریة نہاری ومع اللیلیة
لیلی لدقة ذکرك ودرجات فضلك طارحتہم وشاکلتہم باشکالہم اسئلك
ان تعطینی بہذہ المواد وتملیك بہذہ المناقب تفیض علی قوة من قواك وتعطنی کذا وکذا

متعلقات عطارد

کیفیات اربعہ مین سرد وخشک اور خاصیت اسکی سعد کے ساتھ سعد اور
نحس کے ساتھ نحس اور مذکر ضعیف الباہ لیلی ونہاری لذائذ مین مرکب اللذتین
اور الوان مین مرکب اللونین کیفیات ملموسہ اسکے ممتزج الکیفیتین مکان ریگستان
یا بازار دیوانخانہ ونگارستان وبہارستان بلاد مین عراق وبلخ وجیلان
مکہ مدینہ اشیاء معدنی مین نورہ ہرتال کہربا فیروزہ تانبا میوہ اور غلہ مین باقلا
ماش گاجر اشجار ونباتات مین نیشکر اور ہر شجر قوی الرائحہ اغذیہ وادویہ
وہ جنکی یبوست برودت پر کچہ غالب ہو اور جن سے نہ پہنچے ضرر کسیکو اور جو
مین قوت فکر جانوروں مین شکاری کتے خچر لومڑی خرگوش اور ہر چھوٹا جانور

صحرائی و آبی پرند ونمین کبوتر چرطا یا باز مرغابی اعضا البسیط و مرکب مین عروق
وزبان حواس مین غروق وزبان آدمیونمین سی لڑکی و بہائی بخورات مین
سنبل الطیب گلاب مصطگے روزی اسکے جمعرات سی ہدیتک گوشتونمین سفید
وسیاہ دو مرغ کے جگر کا مذاہب مین ہر مذہب صورتون مین خوشقد گندم گون
مائل بسبزے فراخ دہن دراز یا باریک مو طبقات الناس مین سوداگر ؛
کتاب فروش صحابہ دیوان افعال ظاہری مین صابر تلون طبع اسرار دوست
مخلص راست مکار ریا کار اخلاق باطنی مین زکاوت حلم وقار عقل وفراست
شوق حرص لذت صاحب الرعایت آفعال و طبایع مین حسن التعلیم حفظ اخبار
شہر مین کلامی سرعت بیان خوف تہمت حرص تکبر صورت اسکی گویا ایک جوان
سوار ہے اور اوسکے دائین ہاتہہ مین مار خونخوار اور بائین مین تختی لیے پڑہتا ہے
یا کرسی پر کوئی تاجدار سبز پوشاک پہنے بیٹہا ہے اور قرآن پڑہ رہا ہے ؛

تسخیر زہرہ کے بیان مین

جسوقت قمر عطارد کے متصل ہوے اور دقیقہ واحد مین اپنے گہر بارہ درجہ سے
بلکہ سات سے کم تک پہنچ جاوی اور ہر ایک زیر پر ہو دونو ناظر ہو او اوسنی
تین دفعہ طلب کرلو ہری خوبصورت رنڈیان پری طلعت راگ رنگ ہنسی
ٹہٹہا زرزیور شراب سنکر حلاوت نظر جب وہ نہ سکین ہر ایک سے گزارش
کرے کہ وہ اسمین زہرہ سی سفارش کرے حسب وزلعد الفصال عطارد قمر و زہرہ
متصل ہون ایکمکان مکلف مین سبز فرش بچہوا کر در و دیوار سبز پردی در سبز چلمنین
ڈلوائی اور بزم طرب اسی رنگ سے جماوی کہ جدہر نظر جاوی سبزہ زار نظر آوی لیکن

تمام مکان سبز ہو اور سب سامان سبز ہو شراب لعل فام کا ہر گلاس سبز ہو اہل محفل
کا لباس سبز ہو اور لونڈی رنڈیاں بہت ہوں اور گانی بجانی کی نوبت یہانتک
پہنچے کہ آواز تا فلک پہنچے اب گلیمیں سبز انگرکھہ یا کرتہ ہو پائونمیں سبز ازار سر پر
سبز ٹوپی زرنگار یا سبز دستار کلی کلی میں ٹکی ہوئی در شہوار و جواہر آبدار کسی کہر کو
میں جہان عالم سبز ہزار ہو انتہا کی بہار ہو سبز تکیہ لگا کر منتظر طلوع زہرہ بیٹھے جب
طلوع کرے ایکساعت اظہار عشق کرکے عربی یا فارسی یا ہندی میں عاشقانہ شعر
پڑہے اور عجز و نیاز ظاہر کرے اور اسیطرح تین راتدن داد فسق و فجور دی با
مقبول ہوگا اور علامت قبولیت کی یہ ہے کہ ہر طرف سے رنڈیاں اور لونڈی
اور بہڑوی بن بلائے آئیں اور باہم گائیں بجائیں اور ساز و سامان لہو ولعب
روز و شب ترقی پر رہے آخر جو اشیا اس سے متعلق ہیں اول ومیں سے ایک
مانگے جب وہ ملے دوسرا طلبگار ہو مطلب یہ ہے کہ ایکبار نہ مانگے کہ مبادا بیزار ہو اور
دشمنوں کا کہنا صحیح ہو اور حال سقیم استغفر اللہ العظیم

تسخیر زہرہ

ایتہا السیدۃ العالیۃ الکریمۃ السعیدۃ الضاحکۃ الحلوۃ العاشقۃ الجمیلۃ
اللینۃ الملیحۃ ذات احسن صفات الرفیقۃ المحل اینقلۃ اللون لحسن العجیبۃ
والمضا ذات المحبۃ والصاحبۃ والمیرۃ الموسوقۃ بوجاھتہا العقل المذکورۃ بفوط
المبالغۃ ذات الاحوال اللطیفۃ والحال الذینۃ والموسیقۃ المطربۃ المترددۃ
برداء الجمال والبہجۃ صاحبۃ الرای لھیوۃ الفھم منک طلب اعتدال المزاج
بامتزاج الھواء وصحۃ الطبیعۃ ومعدن الفرح وقطۃ السرور ومکمنۃ اللذات

واصل السموات اسئلک بنورک الذی لا یزول والجمال الذی لا یحول و
العزۃ الذی لیس فوقہا عزۃ بالاسم المنحل المنحلات تعطنی کذا وکذا

منسوبات زہرہ

کیفیات اربعہ مین سی سرد و تر اور خاصیت سعد اصغر مونث لیلی ہے لذات مین چرب
و شیرین رنگ گندمین سبزی مائل و سفید اور روشن کیفیات ملموسہ مین عمدہ
لذیذ مقدار مین ملائم مکانات مین بلند و سیراب بلاد مین عرب حجاز دیلم جیلان طبرستان
معادنمین مروارید زبرجد جزع زیور مرصع فلزات مین نقرہ طلا رانگ تانبا میوون
اور غلو نمین انجیر انگور چھوہارہ جو میتہی درختونمین سیب بہی اور وہ درخت جنمین
دو شاخین ہون اور جسکا پہل تیز بو اور چرب و شیرین ہو اور نگمین غذا اور دوا وہ جسکی برودت
و رطوبت برابر ہو اور نافع اور لذیذ تر ہو قوی مین قوت شہوت چوپایونمین جنکی
سم چرے ہون اور رنگ سفید یا زرد ہون اور چھوٹی ہون پرندونمین فاختہ
بلبل وغیرہ ماکول اللحم اعضا بسیط ہو مرکب مین شحم و لحم و آلہ تناسل و رحم حواس
مین داہنی آنکہہ یا بائین طرف کا نتہنا آل ڈ النسا نونمین جور و مان بخورات مین
کافور مشک زعفران روز سے پیر سے ہفتہ تک گوشت جگر کبوتر مذاہب مین
مذہب اسلام صورتون مین صبیح مائل بسرخے اور سیاہ چشم مائل بسفیدے
چھوٹی چھوٹی دانت چھوٹی چھوٹی اونگلیان بہاری پنڈلیان طبقات الناس
مین عورات اغنیا افعال ظاہر میین سخاوت حرمت رافت عجب قوت جسم لفس
ضعف اخلاق باطنی مین حسن الخلق غنا دوست ہر امر مین تحمل و عدل و طمانیت
افعال و طبایع مین ہنسی ٹہٹہا گانا بجانا شعر اخواری شطرنج بازی چھوٹی قسمین

اور برجمین صورت اسکی جیسے کوئی عورت بال کہولی بیٹھی ہو اور اور عورت سبز
یا زرد کپڑے پہنے اوسکو دیکھہ رہی ہو یا عورت ناقہ پر سوار ہو اور ہاتہ مین
اوسکے بربط فقط

تسخیر شمس کے بیانمین

اب اگر قصد تسخیر شمس ہے وقت دقیقہ شرف کے تلاش مین رہ اگر اتفاق سے
اس برج مین کوئی ستارہ قوی تر ہے تو سمجھہ کہ طالع یاور ہے اور بہتر ہے کہ
طالع اسد ہو اور زحل دلو مین اور بیت مقصود سابع مین وگرنہ مقبول تو ہو اور
حتے الامکان طالع اور سابع حاصل ہو اور نہین تو کسی حد پر سہی اور وہان ابتدا
عمل کیجیو جہان ریگستان اور خشکی ہو اور شدت آفتاب سے گہاس نہ اوگتی ہو
خصوصاً بلاد ترک و سعد و نیشاپور و طوس و اسفور مین اور اگر متعذر ہو تو فارس
اور بابل یا آذربایجان مین کسی محلسرا شاہی کو جسکے در و دیوار زرین
ہون مسکن بنائی اور لباس حریر سنہرے رنگ کا جواہر یا قوتی سے آراستہ
کرکے پہنے اور سر پر تاج مرصع شاہانہ رکہے ہاتہون مین کنگن سونیکے پڑے
ہون اونگلیون مین انگوٹہیان سونیکی جنمین نگینہ سرخ یاقوت کے جڑی
ہوئی ہون پس آفتاب کے اول دقیقہ حمل مین آنیسے پیشتر دو روزہ رکہہ
اور غذا کم کر اور دل یا پہلو و پشت کا گوشت کہا اور اوسمین سے بطور صدقہ
شیر و پلنگ کو کہلا اور وقت چاشت موضع شرف مین مودب اوسکی سامنے
بلندی پر کہڑا ہو اور دس بار رخسار زمین پر رکہہ اور پہر کہڑا ہو اور کہہ
کہ تو وہ شہنشاہ ہے کہ شاہ و شہریار ونکو ملک بانٹتا ہے اور ماہ اور اوس

اور سیارونکو نور وضیا بخشتا ہے اسیطرح ایکسال شمس سے ہر روز خدمت کیا کر
اور ونکو روزی ورات کو نوفل پڑہا کر اور صدقہ دیا کر بان تاخیر حصول
مطلب سے ہرگز لب تشنا ہی حرف گلہ نہولی ائین جب چہ مہینی گزر جائین
گے جسم مین ہر روز قوت آنے لگے گی اور عقل ترقی پانے لگے گی
بادشاہ کا بلکہ تمام خلق اللہ کا دل زیارت کو ترسا کریگا مکان مین سونے
جا نہ یگا بادل برسا کریگا چاہیئے کہ اس سال خدمت مین تقصیر نکرے فی زمانہ
خالی از خطر نہین اور صرف زمین تاخیر نکرے کہ ہمین اسراف کا ونہین
جب سال گزر جائے اور نیر اعظم درجہ شرف پائے جمیع شرائط ادا کرکے اوسیطرح
اوسیوقت مقابل ہو اور تو عقل ملک و زر و دفائن و خزائن کا سائل ہو اور
پرستش ہر روزہ ترک کرکے ایکسال مین چار بار شروع فصل خدمت
کر دیا کر اور گہر بیٹھے دولت دنیا لیا کر صاحب سر مکتوم لکھتا ہے کہ آفتاب
دفع نحوست مین حکم اکسیر رکھتا ہے وقت حاجت وس سے اسکے دفعہ کا سوال
کیا کرے اور گوہر سعادت سے دامن مراد بہر لیا کرے ۰

تسبیح شمس

ایہا السلطان المتعالی والملک المستولی والسید القادر والکوکب الذاہر الظاہر
الذی خضعت لاشراقہ اعناق الوجود واستعر سلطنۃ صباح الوجود المنفرد
یا قطب العزۃ والعلا وقصارے الرفعۃ والثنا والسمہ من العالم العلوی من امداد
الفیض کلہا و من اسباب القوۃ فی الجلالۃ تجلیہا الذی ارتدی بردا الضیاء واقمص قمیص
النور فی الابد فسری فی کل مظلم ضوء فاصبح متزقا وانبسط علی کل کثیف شعاع

نوره فامسى لفا قد تجلى من الاشكال بافضلها وتحلى من الالوان باجملها واحتوى من الخصال الكريمة على احدها ويتولى من الافعال العظيمة على امجدها انت طلسم الكواكب وتبرها وقائد الدوائر ومدبرها فكفيلها ومعرفها ووكيلها في اسعادها ونحسها ومقويها ومحرفها انت الملك وهم الخدام انت الامير وهم الاعوان اذا طلعت انوارك وبسطت راحات اسرارك خائفين وجلين خاضعين خاشعين لعلو رتبتك وسمو درجتك فاذا سرت ارواحك من حبائل المقدس الى عالم الكون والفساد ونقلت العناصر عن حولها وغيرت الاركان عن حالاتها باعث الرياح الواقع من اماكنها ومنزل الامطار السوائح من مواطنها ومؤلف القطرات بعد تفرق اجزائها في اماكنها ومعطي + + القوى المناسبة لها ومفيد التركيب لا عدل في العالم العنصري النفوس الانسية والمفيض عليها انواع الكمالات القدسية بادي المحبة من لمحات جلالة واسرع اللحظ من لحظات كمالاته انت الذي تمنع المنسك بحبلك من حضيض الذل والسفال واوج العز والفلاح يرتقي المعتصم بذلك من سفح المهانة والاستكانة الى قلة العظمة والكبريائى ينقاد له النفوس المستولية على معشر البشر ويدعي له الجبابرة من الاسود والاحمر وينتظم نصرة الاولياء ويتسب اليها قهر الاعداء ويسلم لها سياسة الخلق على طريق حق المتعالي عن معارضة الاضداد ومشاكلة الانداد والمتنزه عن التغيرات العنصرية والتاثيرات السفلية المتعالي ... ان يستى صفح وجوده القدم الرباني لا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك ... المشهد

المنزهة المکرمة وکیف لا اعجز وقد حارت العقول فی اکتناه عظمتك
وطارت الالباب فی ادراك همتك وقفت محة الاوهام عن ان
تحوم حولك حما + + + فنسئلك بحق عزتك وعلائك ونعمتك
وعلو شرفك ونهایة کرمك وبالاله الاعظم الذی خصك بهذه
المحاسن وجلالك بهذه المکارم ان تعطنی سئولی وتفیض علی
مامولی وکنوز الحکم کالاستعلاء علی جنس الانس ومعشر
البشر انك اهل الکرم والجود فیا اساس القوة وبهجة الحیوة وعماد
المعالی واصل الجزو شیا قد عرضت الیك من تصور حالی فبحق من خیرك وایادك
وفضلك وبحق مالك من التناذ بطاعة واجب الوجود لا زالت همی وغمی وفرحت
کربی وقد عرضت قطعة من جنا هذا العالم افضت علی شیا من جلالك وجمالك

منسوبات شمس

گرم وخشک در حالت تربیع مین نحس اور تثلیث و تسدیس مین سعد مذکر نہاری
لذت تلخ رنگ روشن کیفیات ملموسہ مین اشرف الاشیا مقدار مین مستدیر
و مستنیر مکانات مین کوہستان ومعادن و دولت سرائی سلاطین بلاد مین
حجاز و بیت المقدس و جبل لبنان و دیلم و خراسان و چین فلزات مین
زر معادن مین یاقوت ولاجورد و رخام و کبریت و آبگینہ و سندرس میوہ مین
نیشکر نباتات مین گلاب اور سرو درخت بلند اور حسین و سومت ہو اور
دافع یبوست ہو قوی مین قوت حیوانی چارپایون مین گھوڑا اور بکری
پرندون مین عقاب اور سیاہ کوا اور باز و قمری و مرغا اعضا رئیسہ مین

دماغ و عصاب مین حواس مین بصر انسانون مین آبا و اجداد اور بہای اور
غلام بخورات مین عود و گلاب اور گہوڑونکے ناخن ایام صیام دوشنبہ سی
تا شنبہ گوشت جگر گوسالہ مذاہب مین مذہب شاہ صورتون مین گورے
البدن سفید مائل بزردی موئی بال آنکہہ مین زردی طبقات الناس مین
ملوک و عظا رؤسا و صحاب رائے زن اور راہزن افعال ظاہری مین
صاحب لطافت قوی و غالب سریع الرجوع و شہرت دوست افعال باطنی مین
عقل و کیاست و معرفت و زہد و عظمت و زود رنجی و اطاعت افعال و طباع
مین حریص الریاست و صاحب مال اسو معاد مین متہم اشراق تا درصورت ایسے
جیسے کوئی آدمی بشکل قوس لکڑی تکیہ کے واسطے داہنی ہاتہ مین کہتا ہو
اور کارڑی پر بیٹہا ہو

تسخیر مریخ کے بیانمین

ابو معشر کہتا ہے کہ جاہل تسخیر مریخ کا انکار کرتے ہین اور اوسکی سخت گیری سے
ڈرتے ہین مگر یقینا سہل ہے جبکہ وہ جدی یا بیت جدی مین ہو اور اوسکی
تربیعات نافع ہون کیونکہ اگر مضر ہونگے ضعیف ہوگا قوت و قدرت اعطا
نرکہیگا اور اوسکی ساتہ زحل منحوس نہو کہ وہ ہنوز مسخر نہین اور زہرہ کو اتصال
نہو کہ وہ دشمن ہی کسی طرح یار و یاور نہین مبادا غضبناک ہو جای اور غضب
آئے پس جب یہ شرطین حاصل ہون تو ذرا دیر اعظم سے استعانت کر اور
سرخ صوف کی قبا اور پاجامہ اور خون کے رنگی ٹوپی پہن اور اونگلیون مین
تانبی اور پیتل کی انگوٹہیان اور داہنی ہاتہ مین ننگی تلوار یا خنجر خون آلود

اور بائین مین کٹا ہوا سر خون آلود کہانا جو اوس سے متعلق ہے کہا اور اوسی چیز
صدقہ دی اور اوسکی برابر کہڑا ہو جب مضطرب ہو پیشانی زمین پر رکہہ اور
پہر کہڑا ہو اور اختصار کے طور پر اوسکے قوت و شجاعت کی تعریف کر پہر جس وقت
دلمین اضطراب پیدا ہو اوسیطرح سجدہ کرکے کہڑا ہو اسیطرح دس بار سجدہ کر
بس اب سال بہر کم و بیش یہ نماز پڑہے اس عرصہ مین بڑی بڑی چیزین
حاصل ہونگے جبدم حاجت پڑے اگر اہل ملک ہے اول شمس سے دفعہ شر مریخ
کرکے ملک کا طلبگار ہو و گرنہ قوت طلب کرکہ بادشاہ فرمانبردار ہو اور یاد رہے
کہ اسکے عطیات مین خیر سے شر سوا ہے یہ قتل اعدا اور ویرانی قلاع و حصار کے
بقاع کے لیے کام آتا ہے جبوقت اسکو مسخر کیا گویا دنیا کو لے لیا ابو معشر
کہتا ہے کہ بعد تسخیر مریخ واجب ہے کہ مشتری کو تسخیر کرے کہ اسکی قوت سے خلق
ہلاک ہو اور شہر خراب واللہ اعلم بالصواب ۔

تسبیح مریخ

يا نار الحمية والوقدة الردية مزيل الملوك عن كراسيها وجو الجبابرين ومسبب دماء
المتسلطين والاصل في القتل والقتال والجدل والجدال واراقة الدماء و
لقاء الشر في لرهما ويا ايها الجندي الجابر الشجاع الاوحد البطل الفرد القوي القلب
الشديد الغضب الحار اليابس الطايش في العزم والفكر المنقلب الجابر الغالب القهار
الهادم المكابر ذو السبق الرافع والحديد القاطع صاحب السطوة والقاهر
غالب الجيوش وهادم الفروس مكمل العداوة ومربي لضرب الكبير
الكذب والنميمة عظيم القوة والعزة دليل اللصوصية مقوي الشر وملاقاة

رئیس الخصوم قلیل المبالات کثیر المہارۃ الناہی فی القتال لشدید الی الجدال
نسئلک بحق من وہب لک قوتک وصفاتک ان تعطنی کذا وکذا

منسوبات مریخ

گرم خشک ونحس اصغر مذکر لیلی مزہ تلخ رنگ سرخ کثیف ملموسہ اشیا سخت و تیز مقدار مین درازے مکانات مین جہان گائے بیل رہین بلاد شام وروم وملک میانہ مغرب وشمال فلزات مین لوہا پیتل مقناطیس میوہ اور غلہ مین بادام تلخ اور حبوب سبز نباتات مین ہر درخت تلخ و تیز و خاردار او سیلہ جرجیر و بادنجان غذا اور دوا مین درجہ چہارم کے گرم حمیات قوی مین قوت غضبیہ چوپایو مین شیر و پلنگ و خوک بری و سگ و افعی پرندو مین سرخ و زنبور اعضا بسیط و مرکب مین رودہ و ساق و زہرہ حواس مین شم انسانو مین منجھلا بھائی اور عہد جوانی بخورات مین تخم تربز و سندرس و ساذج ہندی روزہ چہارشنبہ سے تا سہ شنبہ گوشت جگر لط سیاہ مذہب بت پرستی و می پرستی و آلات صد مین طویل القامت عظیم الجثہ تنگ چشم تنگ پیشانی طبقات الناس مین اہل جدال و قتال فعال ظاہری مین زبان درازی و حیلہ سازی و سفاہت و تملق قباحت و خساست اخلاق باطنی مین حزن و حمق و جہل و خفت و عجلت و مروت و کثرت جفا و قلت حیا و تقوی افعال و طبایع مین غربت و خصومت و شر و فساد و اضطراب رای و قلت ثبات و کذب و شہوت و قتل و غضب و قسم صورت جوان اور سوار و شمشیر برہنہ داہنی ہاتھ مین تیغ دوسرے بائین مین جانور یا سوار شہسب سر پر بیضہ داہنی ہاتہ مین سر آدمی بائین میں

سبزہ پوشاک سرخ سے ؛

تسخیر مشتری کے بیان مین ؛

جب مشتری بیت یا شرف کے کسی خط مین پہنچے اور زحل کے ساتھ نحوس
نہو مریخ سے پردے اور انگوٹھی اور کنگن سونیکے اور جو لباس اوس سے
مخصوص ہے پہنے اور تسبیح ہاتہ مین اور اسماء حسنی یا قرآن شریف بغل مین لیے
او مشغول دعوت ہو اور چاہئے ترک ملاہی و مناہی کرے پہر تماشا قدرت
الہی کرے یعنے بعد گزرنے مہینے کے جب سائل ہو گا مال کثیر و اعتدال عناصر
حاصل ہو گا مع سخاوت و عدالت و ریاست و صدق مودت و وفاء عہد
و کراست شر و حب خیر تمت بالخیر ؛

تسبیح مشتری

ایها السید الطاهر التقی النظیف المجید القادر الطویل الروح
الکثیر العطف الصادق الکثیر الشریف رئیس العلماء والاولیاء
الناسک العبید من الحزن والحقد الکریم الامین الشیخ العلیم
السید الاول ببسیط العلم جمیل الفعل صفی الفهم مفید الحلم ذو
الطهارة واصل النسک وقدس القدس ورئیس النفیس الملک
الاجل القادرین سئلک بحق آلائک لبهجة واخلاقک الشریفة
ومسکنک الاعلی وکرمک الجلیل الملیء وکمال المنزلت وجلال
مکانک ورفعة موطنک واشراق نورک وعزة وجهک وطهارة
طینک ان تعطینی مطلوبی وتجیبی دعوتی وتحصل غرضی

یا سید الکواکب سعد السعداء و قاضی الحاجات اسئلک بالله الواجب الوجود بالذات
والذی لا یصل النظر الی شرح جلاله و بالذی لا یدرکه الحواس و الافکار
اسئلک بمن العقل قاصر عن ادراکه و من تعالی عن الاسم و الرسم اسئلک بالدائم
احتجابه عن کل علم و عقل اسئلک بالمنزه عن مشابهة کل جوهر و عرض
اسئلک بحق الذی مال العقول و الاذهان الیه بالقدرة و العزة و الفردانیت
ا و صلتنی الی ما سئلتک یا حسن المنظرة یا بهی الوجه یا نور الفلک یا صاحب الناموس اجب دعوتی

منسوبات مشتری

معتدل حرارت مائل و رسعد اکبر مذکر نہاری لذت شیرین اور تلخ مانند شکر
رنجی یاران خوش مذاق رنگ سفید براق زردی مائل کیفیت ملموسہ حسن
الطیب اور اعمال مقادیر مین معتدل مکانات مین زمین ملائم اور رودبار
اور منازل اشراف و مساجد و معابد بلاد مین بابل و خراسان و ترکستان
معادن و فلزات مین رانگ اور گندہک اور ہڑتال و ہیرہ اور توتیا میوہ
اور غلہ مین گندم جو برنج نخود سیب و انار شیرین اشجار مین انجیر شفتالو
زردالو اور جو درخت پہل پہول شیرین رکہتا ہو اور غذا و دوا وہ جسمین حرارت
و رطوبت معتدل ہو اور نفع سوا ہو قوی مین قوت غاذیہ و نامیہ چوپایون مین
بہائم اہلی اور جنکا گوشت اچہا ہو پرندون مین کبوتر تیتر مور مرغ اور جو
سیدہی چونچ سے دانا کہاتا ہو اعضاء بسیط و مرکب مین شرائین و رحم و معا
و حلق و ران حواس مین لامسہ اور بایان کان انسانون مین اولاد کی اولاد
بخورات مین حب الغار روز جمعہ سے جمعرات تک گوشت جگر خروس

مذہب مین مذہب نصرانیہ و صابیہ صورتو نمین خوش قامت بڑی کان
چھوٹی آنکھہ چھوٹی ڈاڑھی طبقات الناس مین ملوک و وزرا و عظما و علما
و فقہا و اغنیا افعال ظاہر مین فہم درست و صداقت و عاشق مزاجی
اخلاق باطنی مین حسن خلق و عقل و الوالعزمی و اتقا و عدل و ریاست
و حرص عمارت افعال طبائع مین خیر و صلاح و امر معروف نہی منکر صدق
رویا ظرافت حرص نکاح صورت جیسے کوئی جوان ہو اور اوسکے داہنی
ہاتہہ مین تلوار اور بائین مین کمان ہو یا نوجوان کئی رنگ کے کپڑے پہنے
کرسی نشین ہو اور چہرہ رنگ گل تازہ رنگین ہو ؛

تسخیر زحل کے بیان مین

وقت تسخیر زحل اوسکے حدی مین یا بیت یا شرف مین اور نظر کواکب کو تربیع
یا تثلیث اوسکے طرف دیکھکر سیاہ دیبا کا پیراہن اور سبز دیبا کی ٹوپی اور
لوہے کی انگوٹھیان اور کنگن پہنے اور اونٹ لونے کا گوشت صدقہ مین دے
اور عطارد سے استعانت کرے اور ڈھائی برس اسیطرح خدمت کرے اگر
گدا ہو گا مالک ملک کا ہو گا ؛

تسبیح زحل

ایہا السید الاعظم الاجل القاہر القادر العفریت العظیم الشان العالی المکان
الشامخ الرفیع المنیع العقل الصافی والفہم الوافی سابح النظر کثیر الخطر الملک السیّا
ن الحظ الامیر المولم المظلم زحل النجم البارد الیابس الصادق المودۃ القریب
المحبۃ کثیر الخفۃ طویل الکبد عظیم الغضب قوی الجسد

ذو فضل الکافل متمم الوعید والبعث والعب والی الشفا معطی الغم و
معدن الحزن المعطب المحتال المکار الغدار الخداع الشیخ القدیم الساکن
المبین وبلاء لمن ابغضہ اسئلک ایہا الاب الاول بحق ما کل العظام واصحابک
الکرام وبحق خالقک مدبر الکل ومنشی العلویات والسفلیات وما فی کلہا الا لی الخوکد

منسوبات زحل

سرد وخشک نحس اکبر مذکر خصی مخنث نہاری مزہ تلخ کریہ رنگ سیاہ وزرد رصاصی
خشک وسخت وکرخت مکانات مین کوہستان خشک وشورستان بلاد مین
ہند وسند وحبش وقبط وما بین جنوب ومغرب یمین غرب ومعادن فلزات مین
سولگا لوہا سنگ خارا میوہ غلہ مین کالی مرچ شاہ بلوط زیتون انار ترش نک
کتان شہدانہ نباتات مین مازو ہلیلہ جوز بادام اور ہر درخت پوست سخت غذا
ودوا بارد یابس ورجہ چہارم قوی مین قوت ماسکہ چوپایون مین بیل بھیڑ اونٹ
اژدہا بچھو چوہا بلے پرندونمین مرغابی کوا کالی مکھی اعضا بسیط ومرکب مین
بال ناخن ہڈی دُبر بول زانو حواس مین داہنا کان آدمیون مین بڈھا غلام
بخور مین کندر روزہ شنبہ سے تا یکشنبہ گوشت کوی ور کلیجا کالی کُتی کا
مذاہب مین یہودی سیہ لباس صورت سیاہ فسطر عظیم الراس تنگ چشم فراخ
طویل القامت خرد انگشت متغیر اللون مو طبقات الناس مین کناس اہل حرفہ
پاجی چور منہ زور افعال ظاہر سے صادق القول غضبناک بی باک فعل باطن
مکر جبر وہم افعال وطبایع مین کثیر الفکر حیران عزلت گزین فاسق حیلہ جو بد خو
قلاش بد معاش بد خواہ روسیاہ صورت اسکی انسان ضعیف کیسی اسنی نا

آدمی کا سر بائین مین ہات بہیڑی پر سوار یا گھوڑے پر اور سر پر بیضہ داہنی
ہاتہ مین تلوار بائین ہین سپر یہ لکھکر امام المتکلمین فخر رازی قدس سرہ نی لکھا ہے
کہ قد علمنا وجہہ تنبیہ جو چیز جس ستارہ سے متعلق ہے محل و موقع پر ہر ایک کا
استعمال کرے اور جب سوال کرے حضور دلسی بصد خشوع و خضوع تسبیح پڑھے
اور جسقدر تاثیرات کواکب روز بروز معلوم ہوتی جائین اونکی موافق تسبیحات
مین عبارتین بڑہائی جائین باقی حال مقدمہ اول مین لکھا گیا ہے تکرار بیفائدہ
ہے اور پرستش سے مقصود ہے اونکا رضامند کردینا نہ معبود سمجھہ لینا اور
فخر الملۃ والدین امام فخر الدین فرماتی ہین کہ کبھی کواکب دشمن ہوجاتی ہین
اور جانکو آتی ہین اور سبب اسکا یا معمولی خدمتین تقصیر ہے یا سوال قبل از تسخیر
یا بیوقت ایسی چیز مانگنی جسکو وہ ندی سکین یا وہ کام چاہنا جو اونکے طبیعت
کے مخالف ہے سو ان باتون سی حذر کرنا چاہیئے اور بہت ڈرنا چاہیئے اور
اور خیال رہے کہ وجود ذرہ اس کارستان بی وجود مین بیکار بلکہ خالی از اسرار
نہین چہ جای آسمان و کواکب و زمین جیساکہ خدا خود فرماتا ہے کہ مَا خَلَقْنَا
السَّموٰاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا لَاعِبِیْنَ پس ہر ثابت و سیارہ اور ستارہ مین راز
ہزار در ہزار ہین اور اسرار بیشمار فاعتبروا یا اولی الابصار **مثنوی**

خبر داری کہ سیاحان افلاک	چرا گردند گرد کعبہ خاک
درین محرابگہ معبودشان کیست	وزین آمد شدن مقصودشان چیست
چہ میخواہند ازین محمل کشیدن	چہ میجویند زین منزل بریدن
چرا این ثابت است آن منقلب نام	کہ گفت این را بجنب آن را بیارام

مرا حیرت بر آن آورد صد بار — که بندم و چنین بتخانه زنار

ولی چون کرد حیرت تیز گامی — عنایت بانگ بر زد کای نظامی

مشو فتنه برین بتہا که ہستند — کہ این بتہا نه خود را می پرستند

همه ہستند سرگردان چو پرکار — پدید آرندهٔ خود را طلبگار

نمودار یکه از مه تا بماہی ست — طلسم بر سر گنج الٰہی ست

طلسم بسته را بارنج یابی — چو بشکستی بزیرش گنج یابی

مبین نقش گردون کاین خیال ست — کشادن بند این مشکل محال ست

ترا بر سر گردون رہبری نیست — جز این کاین نقش دائم سرسری نیست

اگر دانستنے بودی خود این راز — یکے زین نقشہا در دادی آواز

نظامی چند این گفتار خاموش — چه گوئی با جهان پنبه در گوش

حکایتہا ازین گنبد تنگ — همه در شیشه کن بر شیشه زن سنگ

فصل سوم سیمیا کے بیان مین

تعریف اسکے گزری اس زمانه لیکن مقصود اصل سے کیا ہے سلب حواس کرکے ادراک نفس ناطقه کا تماشا لیس جو حواس سلب کرتا ہے اوسکو عامل اور جسکے سلب کیے جاتی ہین اوسکو معمول کہتے ہین اور اسمین فوائد بہت سے ہین ذکر اونکا کیا جائیگا انشاء الله تعالی طریق اوسکا یہ ہے کہ جب ترک دنیا و تقلیل غذا سے یا تسخیر کواکب سے یا مشق تصور سے یا کسے اور سبب سے نفس مین قوت و صفا پیدا ہو گئے اور ملکه افعال خارقه عادت پر حاصل ہونے لگا اور افساد تخیل کیا که قالب غیر مین داخل ہونے لگا تو کسی صحیح المزاج آدمیونکو بٹھا کر اوسنمے کہے کہ تا اسطرح پھیلا کر

کہ اونگلیان نیچے رہین اور ہتیلی اوپر رہے اور اپنا سیدہا ہاتہ کشادہ کرکے اونگلیان
سرونکو اونمین سے ایک کے پہنچے کے برابر لیجاکر اوسکے اونگلیونکیطرف لائی و پہر
پہنچے پر لیجاکر اوسیطرح علی التواتر کبہی اوپر لیجائے اور کبہی نیچے لائی اور ہاتہ
سے ہاتہ کو لگنے ندے ورگرنہ عمل باطل ہوگا اور انگلیان نچانا لاحاصل ہوگا
تہوڑیسی دیر کے بعد اگر اوسکی ہاتہہ مین گدگدی یا سنسنے معلوم ہوئی یا گرمی یا سردی
معلوم ہوئی یا سُن ہوگیا تو کام بن گیا کیونکہ اوسکی روح حیوانی نی ایک امر
عجیب جسکو اس ہیئت خاص سے کبہی ندیکہا تہا دیکہکر اندر کیطرف میل کیا ہے
اثر مان لیا سردی یا گدگدی معلوم ہوئے یا سنسنے آنی لگی جیسا کہ خوف کے
حالت مین یا اگر قوی ہے انتقام کو باہر آئی گرمی لگے جیسا کہ غضب کیصورت مین
اور اگر ان آثار مین سی ایک نہین دوسرے پر آزمای ایک وتجربہ اور یاد
آئے عامل اپنے ہاتہ کو اپنی پیشانی سے اپنے سینہ تک اوسیطرح حرکت دیتی
جائی اور جسپر عمل کرتا ہے اوس سے کہدے کہ دیکہتا رہے اگر وہ کہی کہ تمہارے
چہرہ پر اوسیسی روشنی نظر آئے تو غائب بین ہی بڑے کام کا آدمین ہے
اور اگر کسی آدمیونکو برابر بٹہاکر عامل دس گیارہ منٹ سلادینی کے ارادہ سے
وقتاً فوقتاً ہر ایک کے آنکہہ مین آنکہہ ملاکر دیکہے اور اونکی آنکہون مین نیند
کے آثار پیدا ہوجائین یا وہ دیکہہ نسکین یا پلکین جہکائین تو وہ بہی عمل کے
کام کے مین آدمی اچہے ہین اور اگر کوئی ضعیف المزاج یا نازک طبیعت ہے
یا خوبصورت سالونڈا سیدہا سادا سا یا اچہی سی عورت ہے تو بہت غنیمت ہیلے
اور صفراوی تیز مزاج کا دموی مزاج والے بلغم پر سبب اثر جلد ہوتا ہے اور جو

سوتا ہوا باتین کرتا ہے وہ بھی سمین جلد مرتا ہے اور اگر کوئی خوشی سے اثر
عمل قبول کرلے یعنی اپنی مرضی سے کرا دے تو کیسا ہی ہو اوس پر عمل
ہو جائیگا وس پندرہ منٹ مین سو جائیگا مگر دریافت حال ماضی و مستقبال و
غائب بینی و پیشین گوئی معلوم تان اگر حواس عشرہ معطل کردی تو پھر کیسا ہی
ہو ہر چیز کو اپنی جگہہ پر اور وقت پر دیکھیگا ہرگز خطا نکریگا کسلیے کہ نفس زمانی
و مکانی نہین ہر وقت ہر جگہہ برابر ہے مثال اسکی اسطرح پر ہے مثلاً شرق سے
تا غرب ایک ڈور کھینچے ہوئی ہے اور اوسمین رنگ برنگ کے دانی ہین اور ہم
اپنے گھر مین بیٹھے ہین اونکو نہین دیکھہ سکتے جب باہر آئی جسقدر دانی سامنے
ہین ہمکو نظر آئے اور اگر اونچے سے کوٹھے پر چلدیں سب دانی دیکھہ لیے پس
یہان شرق سے ہمارے مراد زمانہ مستقبل سے ہے اور غرب سے زمانہ ماضی اور
باہر سے زمانہ حال اور دانو لسنے حادثات دنیا اور گھر سے بدن سمجھا گیا کہا
یعنے تا وقتیکہ توجہ نفس کیطرف بدن کی ہے اسکو حال زمانہ و حوادث زمانہ سے
بیخبر ہے جبدم بسبب تعطل حواس اس عالم سے غفلت کسیقدر آگئی کوئی چیز
اوس عالم کے نظر آگئی اور اگر اجیانا اس سے کلیہ فراغ حاصل ہو گیا عالم مجردات
سے وصل ہو گیا تمام حالات ازلی و ابدی پیش نظر ہوی سب سے خبر ہوی
با بحملہ جسمین علامات مذکورہ کا اثر پایا جائی اوسکو کسی ایسی جگہہ لیجاکر جہان
کوئی ہوا اور آواز کسی کے نہ آنی پائی اسطرح فرا اپنی سے نیچے لٹائی یا بٹھائے
کہ قطب شمالی کیطرف اوسکا سر رہے اور قطب جنوبی کی جانب پانون اور اوس سے
کہے کہ دلکو خیالات سے خالی کرکے ہماری آنکھہ کی پتلی کو دیکھہ اور سب بندانی لگ

سوجانا ۳

ازخود برآ و پا بره جستجو گزار | آنگهه به بین که همت مردان چه میکند

اور خود اوسکے دونون ہاتھ اپنے ہاتھون مین سلے اور انگوٹھون سے اوسکو
انگوٹھے آہستہ آہستہ دبائی اور اوسکی آنکھہ کے پتلے کیطرف دیکھی اور
دلکو مع تمام مدرکات اوسکے سلاوینی پر متوجہ کرے بعضے کے پندرہ اور بعضے
کے بیس منٹ مین اور بعضے کی تیس منٹ مین آنکھہ بند ہونی لگتی ہے جب
آنکھہ بند ہونی لگے اپنے ہاتھون کو اوسکے سر سے اوسکے سینہ تک لیجائے
اور سینہ سے پہر سر تک لائی یہی عمل مکرر کئی جائی اور ہاتہ کو اوسکے بدن سے
بچائی حتی کہ تمام حواس ظاہر و باطن بیکار ہون اور حضرت النفس ناطقہ خواب
غفلت سے بیدار ہون فائدہ آواز کے نہ آنی مین یہ ہے کہ نفس اوسکیطرف
توجہ نکر جائے اور خلوت سے یہ ہے کہ ہر شخص مین اثر اوسکے موافق سے
چنانچہ حکم رسول ناطق ہے اور تجربہ اوسکے صداقت پر گواہی دے رہا ہے ہمارے
حافظ شیرازی کیا خوب کہا ہے ؛

نخست موعظت پیر مجلس این سخن است | که از مصاحب ناجنس احتراز کنید

واقف اسرار عبدالله انصاری **رباعی**

صد سال اگر در آتشم مهل بود | آن آتش سوزنده مرا سهل بود
با مردم نااهل مبادم صحبت | کز مرگ بتر صحبت نااهل بود

ا، اسلیے بہی ہے کہ وہ وقت غلبہ روح کا ہے اوسکا دل لوگونکے خیالات و خطرات سے
جاتا ہے عمل مین خلل آتا ہے ظاہر ایک صاف باطن ہمنشین کا ڈہونڈہنا ضرور ہے اور سر کو

جانب قطب شمالی رکہنے سے یہ فائدہ ہے کہ سرخیل دانایان فرنگ مستر
ریش نبک صاحب نے ایک نور سیال قطبین مین معلوم کیا ہے اور اوسکا نام
اوڈایل رکہا ہے اور لکہا ہے کہ وہ مثل روشنی آفتاب تمام عالم مین پہیلا
ہوا ہے اوسیکے سبب سی قطب نما جانب قطب پہر جاتی ہے اوسیکی تاثیر
مقناطیس مین لوہی کو کہینچ لاتی ہے وہی جسم انسان مین ایکطرف اثر
اور اور دوسری طرف اور رکہتا ہے یعنے سیدہے ہاتہونکا اثر خواب لاتا ہی
اور اولٹے ہاتہونکا اثر جگاتا ہے اور وہ کالبرق الخاطف اجسام سے گزر جاتا ہے
اور نازک طبع کو کبہے کچہہ نظر آتا ہے تحجر شجر اوسکو مانع نہین اور اثر قطب شمالی
و آفتاب سالبہ ہے اور روشنی اونکے خنک اور اودیسی اور اثر قطب جنوبی
و قمر موجبہ اور روشنی اونکی گرم مائل بسرخی اور وہ تمام زمین و آسمان و ہر
ثوابت و سیارہ مین بلکہ ہر ستارہ مین ہے اور مقناطیس ارضی اثر بہت قوی
رکہتا ہے چنانچہ ہمنے بچشم خود دیکہا ہے کہ بہت آدمی ایسی ہین کہ جبتک
اونکا پلنگ مقناطیس ارضی کے سطح متوازی مین شمالاً و جنوباً نہو تب تک اونکو
نیند نہین آتی ہے اور اگر بیمار ونکو اسطور لٹاتی ہین اونکی طبیعت خوش
ہوجاتی ہے اور جب سمت الراس مقناطیس کے متقاطع پلنگ بچہاتی مین
تکلیف اوٹہاتی ہین یہانتک کلام صاحب طلسم فرنگ کا ہے راقم کہتا ہے کہ
مجکو وہ نور اکثر دنکو بعد از طلوع آفتاب و رکبہی شبکو دکہائی دیا ہے اور مینے
اوسکی دیکہنے کا نیا طریق حاصل کیا ہے چاہتا تہا کہ پوشیدہ رکہون اور اوسکے
پیدا کرنیکا طریق لکہون مگر اس عمل مین اوسکو کارزار سمجہا الا اتنا کہنا کہ معمول

کو جو حالت خوابین روشنی عامل کے اونگلیون مین بلکہ ہر جگہہ نظر اتی ہے جسکی
ذریعہ سے یہ دیکہتا ہے شاید وہی ہے اور دلیل اسپر کہ معمول کا سر طرف قطب
شمال کیون کیا جاتا ہے ہمکو صرف تجربہ ہے چنانچہ قول فلاطون بہی اس سے
آگاہی دیتا ہے کہ قد تحقق لی الوف من المسائل لیس لی علیها برهان اور
واقف رازہای خفی وجلی شیخ بو علی مقامات العارفین مین سمجہاتا ہے
کہ فمن احب ان یعرفها فلیتدرج الی ان یصیر من اهل المشاهدة دون المشافهة
ومن الواصلین الی العین دون السامعین للاثر اور کتب نجوم سے ثابت
ہے کہ قطب شمالی برودت آفرین ہے اگر یہ منوم ہو لتعجب نہین ہی اور
ہمنے حال ونگلیونکے اثر کا بیان قوت لامسہ مین مختصر سا لکہا ہے کہ بنسبت
تمام بدن کے نفس انسے بہت ادراک کرتا ہے پس کیا عجب کہ نفس آنکہہ
کسطرح ہاتہ سے اور اجسام مین اثر پہنچاسئے پہر ہم اوسی مطلب پر آئی
کبہی اوسیطرح معمولکو بہاکر اور اپنی طبیعت کو جماکر اوسپاس تخلیہ وا وامر کی
اور اوسکی رضامندی کا اثر عمل پر لحاظ کر کے اپنے دونون ہاتہ اوسکے
چہرہ اور سر سے تا شکم اوتار کر سلا دیتے ہین اور کبہی اوسکے دونون شانونکے
سے ہاتہ گزار کر سلا دیتے ہین اور تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ ان شرائط
کے رعایت ابتدا عمل مین کیا کرتے ہین اور جب ایک معمول پر بیس تیس بار
عمل کر چکتے ہین ایک دو منٹ مین اوسکو سلا دیا کرتے ہین اور یہہ
خرابیان کم زور عامل کے لیے ہین اگر عامل زبردست اور زور آور ہوتا ہی
اوسکا اثر ہر طرح ہر ایک پر ہوتا ہے اور ہاتہ کی طرح انسان کے منہہ مین بہی

اثر سے معمول کے چہرہ پر دم کرنا بہت فائدہ رکھتا ہے اور صاحب طلسم
فرنگ لکھتا ہے کہ لیوس صاحب آدمیونکو جمع کرکے ایک ایک سی آنکھہ
ملاتے ہین اور پانچ چھہ منٹ مین بیس پچیس کو سلاتی ہین اور اگر بائین
ہاتہ مین سکہ یا بیضہ بلور کہ نارنگی کی برابر ہو رکھکر پندرہ بیس منٹ دیکھیگا
تو بہی اثر عمل ہوجائیگا یعنے سوجائیگا اور اگر آنکھہ سے ذرا اونچی پر بیضہ بلور
وغیرہ رکھہ دیا جائیگا اور کوئی دیکھیگا تو ایسا سوئیگا کہ جگانا دشوار ہوجائیگا
اور اگر صبر و استقلال سے کسی کا تصور کرکے دل ہی دلمین اوسکو تلقین
خواب کریگا یا بلائیگا تھوڑی سی دیر مین اثر ظاہر ہوجائیگا اور قوی النفس کے
طبیعت بتعمیق فکر سے جس چیز کیطرف متوجہ ہوجائیگی اور وقت تعطل حواس
اپنے ہاتہ سے اپنے اوپر عمل کریگا وہ اوسکو نظر آئیگی اور لڑکونکے انگوٹھونکے
ناخون کو سیاہ کرکے جو اونکو دکھاتے ہین اور وہ عامل کے مافی الضمیر سے
آگاہ ہوجاتے ہین اور اشکال غیبیہ دیکھنے لگتے ہین وہ کیا ہی یہی نفس کے
اوسطرف متوجہ ہونیکا طریقہ ہے اور اگر آدمیونکو جمع کرکے اونسے کہو کہ خالی
الذہن ہوکر ہماریطرف خاموش دیکھتے رہو اور اوسطرف منہ کرکے بطریق
معمولی ہمت کروگے کہ یہ سوجائین اونمین جن جن کا مزاج اس عمل کے قابلیت
رکھتا ہوگا اونپر اثر عمل کا ہوگا چنانچہ کہتے ہین کہ لیوین صاحب نے ایکبار سطرح
عمل کیا تہا ایکشخص پر اثر ظاہر ہوا دور سے اوسپر توجہ باطنی کے اور ہاتھونکو
حرکت دیتے تہے کہ اوسکا تنفس تیز ہوگیا اور سر انکیطرف جھکا تب اوسکے نیند
آئی اور حرکت سے تیزی تنفس اور تشنج کو رفع کیا اور حکم دیا کہ آنکھین بند کرا دی

بند کرلین پہر کہا تم اب کہول نہین سکتے چنانچہ وہ کہول نسکا پہر کہا منہ بند کرو
اوسنی بند کرلیا کہا تم بول نہین سکتے چنانچہ پہر بول نسکا پہر کہا تم دیکہہ سکتے ہو
دو پل تک ہمکو دیکہو وہ دیکہنے لگا پہر مت کے پتلے بے حس ہوکر پہر گئی اور
نبض مین یہ سرعت پیدا ہوی کہ ایک منٹ مین چہتر بار چلنے لگے پہر دفعتہ
ایسی ضعیف ہوی کہ مشکل سے محسوس ہوتی تہے اور کبہی پانی کے پیالی کو اپنے
ہاتہ مین رکہکر اونگلیون کے سرونسے اوسکو پکڑ لیتے ہین اور دواہنے ہاتہ کی انگلیون
کے سرونکو یا مقناطیس مصنوعے یا کرسٹل کو اوس پر سے چکر دیکر اثر پہنچا دیتے
ہین اور پلاتے ہین او نازک طبع بیمار آدمیونکو یا معمول کو سلاتی ہین اسطرح
ٹوپی اور جراب او کپڑے پر ہاتہ سے عمل کرکے جہان جا نہین سکتے وہان پہنچا
جبکو اوڑہاتے یا پہناتے ہین اثر ہوجاتا ہے یعنی وہ سوجاتا ہے مقام غور
کرنیکا ہے اگر عامل نازک طبع آدمی کو یہ پانی پلوا کر تصور مین اوس سے علاقہ تجاذب
پیدا کرے اور اپنی طرف کہینچے تو کیونکر کہون کہ اوسکے دلمین محبت پیدا نہو
بلکہ اسکا شیدا نہو یا اسکے پاس نہ آئے یا اسکو نہ بلائے الموجز آنکہہ بند ہوسکتی ہے
جب ہاتہ سے دیر تک عمل کیا جائیگا بقدر تعطل حواس اعضا مین تشنج آجائیگا
اور نبض مین سرعت پیدا ہوگے اور چہرہ مین عجیب صباحت و ملاحت جسکو
اگر اعلے حالت ہوگے اوسپر کے وجود کا خیال آئیگا پہچانا نہ جائیگا اوسوقت
اوسکی پیشانی پر انگشت شہادت رکہکر اوس سے دریافت کرے کہ کہان ہو
اور کیا کرتے ہو بعضے تو ابتدا مین آواز سنکر جاگ ہی جاتے ہین اگر جاگا
جیسے سوتے ہوئی کے مزاج مین سستی ہوتی ہے سست ہوگا لیکن رسم سے

احوال کمرے دوسرے کا

استخوان نرگاؤ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ کاسے سر کے پڑے ہوئے ہیں۔ اور مُردے خشک اور کھوپریاں دانت نکالتی ہوئیں اور بدشکل ہیبت ناک ڈراتی ہوئیں ہیں اور مکان بہت شکستہ اندھیرے۔ ویران۔ وحشت ناک اول سے زیادہ ہیں +

تصویر دوسرے کمرے کی

تیسرے کمرے کا حال

اور سب سے زیادہ شیاطین بُری شکل کے بڑے ہوئے ہیں اور شکل نہایت کثافت کی بھری ہوئی۔ ایک آدمی ڈراتا ہوا اور مُنہ سے کچھ بڑبڑاتا ہوا اُن مُردوں کو چلا کر کھڑا کرتا ہے اور مکان بہت شکستہ ہیبت ناک اور دہشت کا بھرا ہوا ہے اس دوسرے کمرے سے زیادہ

تیسرے کمرے کی تصویر

حال کمرۂ چہارم

جا بجا خشک مُردے پڑے ہیں۔ دیوؤں کی شکل جانوروں کی شکل ہیں۔ ایک کرسی خالی بچھی ہوئی ہے۔ ایک شخص بہت بدشکل تلوار ننگی ہاتھ میں لئے ہوئے آتا ہے۔ اور اُس کرسی پر بیٹھتا ہے۔ ایک مُہر فراموش ہونیوالے کے مُنہ پر لگاتا ہے اور ایک ل بد اور کہتا ہے کہ یہ مہر یہاں کے حال نہ کہنے کی ہے۔ اگر کہیگا تو جیسے یہ مُردے پڑے ہیں تو بھی اُسمیں آجائیگا۔ بعدہ وہ تو غائب ہوجاتا ہے اور سب مُردے ہنستے ہیں +

تصویر کمرۂ چہارم

یا اولٹی ہاتہ سے اوسکو رفع کردے اور عمل دوسری وقت پر منحصر رکھے یا پھر
از سر نو عمل کرے اور اگر سوتا رہا اور کہا کہ فلانی جگہہ ہون حالانکہ جہان ہے
یہ جگہہ اور ہے یا لیٹا تہا تو کہا بیٹہا ہون اور بیٹہا تہا تو کہا لیٹا ہون تو سمجھے
کہ سوتا ہے اوسوقت دلمین اوسکو تلقین کرے کہ تیرا نام زید ہے اور منہ سے
کہے کہ تیرا نام کیا ہے اگر کہا زید تو حالت اعلی ہے ورنہ پہر ہاتہ سے عمل کرے
یہانتک کہ وہ حالت پیدا ہو اور اوسکی شناخت صرف لطافت رخ پر منحصر
نہین کی گئی ہے بلکہ علامت اوبہی ہے وہ کیا اوسکے خیالات مین لطف
و پاکیزگے اور عقل و ادراک مین تیزی آجاتی ہے اور معمولی کلام سے
کلام صحیح ہوجاتا ہے بلکہ فصیح ہوجاتا ہے اور آواز نرم و حزین ہوتی ہے
اور ادا نہایت دلنشین کلام مین اختصار ہوتا ہے اور تاثیر دار ہوتا ہے
اور کبہی اگر زبان مین لکنت آجاتی ہے وہ اور سے لطف دکہاتی ہے
اور تا وقتیکہ مطمئن نہو سوال کا جواب مشتبہ دیتا ہے اور کسی امر کے ہونیکا
اقرار نہین کرتا جبتک عامل اصرار نہین کرتا بیشتر کہتا ہے کہ مین نہین جانتا
اور نشان خاطر خواہ دیئے جاتا ہے نام کسی کا نہین بتاتا ہے اور اگر بتاتا ہے
اکثر غلطے کہاتا ہے اور اگر عامل بتادے بشرطیکہ صحیح ہو اقرار کرلیتا ہے اور
کسیوقت اپنا نام بہی بہول جاتا ہے اور عامل کا یا اور کا نام بتاتا ہے اور
جب ایکبار کسیکا کچہہ نام بتائیگا ہر بار اوسکے ذکر مین وہی زبان پر لائیگا
اور خواہ عامل زبان سے کہے خواہ دلسے تلقین کرتا رہے بہرحال وہ کلمے
خواہش سے اوٹہنے بیٹہنے چلنے پہرنے لگتا ہے اور آنکہین بند رہتی ہین

اور کھلی بہی ہونگے تو پتلے اوپر کیطرف پھری ہوئی اور جن اشیا کو دیکہتا
اسطرح اندھیرے مین سے اوٹھالاتا ہے گویا انکھونسے دیکھکر لایا ہے اسیطرح لکھ
لیتا ہے اور صندوق کے اندر کے کاغذ پڑہ دیتا ہے اور کبھی وہ شیشہ بند مین
جسمین اوپر لکھا ہے کہ جگانا دشوار ہوتا ہے جب معمول مرتبہ نہایت محو تمام
ہوتا ہے اوسکو سکتہ سا ہوجاتا ہے عامل کو چاہیے کہ نہ ڈرے اور سہولت سے
اوس حالت کو خواہ اولٹے ہاتھون سے یا ہمت ہی دفع کرے وگرنہ خوف
جاینکا ہے اسی نظر سے عقلا نے اس عمل سے حذر کیا ہے اور یہ جو بعضے
ہندوستانی فقیر اور بعض انگریز مثل کرنیل ٹونزند صاحب اپنی اوپر یہ حالت
پیدا کرلیتے ہین اور حرکت قلبی تہا دیتی ہین اونکو اسمین ملکہ ہے اونکی
ریس کرنی ناروا ہے اور اسمین مبادرت کرنی نازیبا ہے ہرگز معمول پر
اسحالت کے پیدا کرنیکا خیال نکرے اور ہمیشہ اس سے ڈرے نقل ہے کہ ایکجگہ
منکر جمع تہے معمول کے اصرار سے عامل نے یہ حالت پیدا کی اوائل مین اوسکی
نبض ایک منٹ مین دوسو مرتبہ حرکت کرنے لگی آخر دم بدم ترقی کی پہر تو
گننے نجاتی تہی کچہہ دیر کے بعد ضعف طاری ہوا اور تنفس موقوف و نبض
ساقط ہوئی عامل کامل تہا ہمت کے طبیعت درست ہوگئی اور واضح ہو کہ یہ
حالت شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے شاید وجہ اسکی یہ ہو کہ عامل کو اسکے پیدا ہونیکی
امید نہین ہوتی یا وہ خود اسکی خواہش نہین رکھتا ہے ایک شخص لکھتا ہے
۱ ایکروز ہمارے معمول پر ایکبارگے یہ حالت طاری ہوئی جب مین ہوشمین
لایا اوسکو بہ ریز شکایت پایا کہ کیون اس کمبخت جہانمین جہان ایکسی حالت گزری ہے

لا یا اسی حالت مین لیوس صاحب اور ڈارلنگ صاحب کے معمول وغیرہ جنکو
کو دیکھتے ہین ہمارے دانست مین یا اونکے اعتقاد کا نتیجہ ہے یعنے معمول
اونکے الواح خیال پڑھ دیتے ہین یا واقعی دیکھہ لیتے ہین پھر ہم اصل سخن
کیطرف رجوع کرتی ہین اکثر معمول سوا عامل کے آواز کسے اور کی نہین سنتا ہی
اور کبھی اوسکی بہرے نہین سنتا ہے اور کبھی کان سی اور کبھی ہاتہ کے انگلیون سے
اور کبھی شکم سے اور کبھی کف پا سے سنتا ہے اور مسلوب الحواس ہوتا ہے اور
اوسکو وعدہ کا پاس ہوتا ہے مثلا اگر وہ شرابخوار ہو اور اوسوقت عامل کہے
کہ اب شراب پینا او وعدہ ترک شراب کا کرے ممکن نہین کہ نہ وفا کرے یا کہے
کہ اب کے وقت عمل ایک منٹ مین بیہوش ہو جانا محال ہے کہ نہ ہوجای
اور اوسکے اعصاب قوا پر عامل کا اختیار ہوتا ہے اوسمین جسطرح چاہتا ہی
تصرف کرتا ہے یعنے جسے چاہتا ہے بیکار کر دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے
کام لیتا ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ اگر عامل اوسکا ہاتہ پھیلا کر ہاتہ سے عمل کریگا
اور یہ تخیل کہ موڑ لینگے موڑ لیگا اور اوسکیطرف اوسکو یہ کشش ہوگی کہ کیا ہے
اوسکے طرف سی روکو نہ رکیگا جو خواب مین نظر آتا ہے اوسمین جسقدر چاہتا ہے
عامل بھلاتا ہے اور جسقدر چاہتا ہے یاد رہتا ہے اور جس بامین کہتا ہے
اگرچہ نجانتا ہو اوسی مین جواب دیتا ہے اپنے اور اورونکے جسم کے امراض
معلوم کر لیتا ہے شریک خیالات عامل ہوتا ہے بلکہ مرتبہ اتحاد حاصل ہوتا ہی
اگر یہ کچھہ کہانے لگتا ہے وہ منہ چلانے لگتا ہے جب پوچھتے ہین کیا کہاتی ہو
وہی بتائیگا اگر پیاسا ہوگا اور یہ پانی پی لیگا تو تسکین پائیگا اگر دریافت

کروئے کہ کبتک سوؤگے جو بتائیگا اوسمین ایک پل کا فرق نہ آئیگا اودہا اظہار
امور شنیعہ سے نفرت کرتا ہے اور تا بحد اخلاق عامل کے تبعیت کرتا ہے کبہی
بلا دور دست حال بتاتا ہے کبہی جو حرکت پس و پیش ہوتی ہے اوسکا
احوال بتاتا ہے کبہی روحانیات کا ذکر کرتا ہے کبہی کچہہ دیکہکر ڈرتا ہے
اوسوقت اگر عامل چاہیے کیطرح تعلیم شجاعت سی دلیر کرتا ہے کار شیر کرتا ہے
کبہی اپنے امراض کا ذکر کبہی مرنیکا حال کہتا ہے جیسا کہ صاحب طلسم فرنگ
لکہتا ہے کہ ایک معمول نے چہہ برس پہلے اپنے مرنیکی خبر دی تہی مجکو خبر
معتبر پہنچی کہ جب وہ مدت منقضے ہوئی داعی اجل کو ندای لبیک دی یہی
قول وہی کا ہے کہ کبہی حالت اعلی مین فعل قوت جاذبہ بیکار ہوجاتا ہی
معمول ہوا مین معلق رہ جاتا ہے کبہی اگر کسیجگہہ کا حال پوچہتے ہین وہ اوس
اوسکو نہین دیکہا تو کہتا ہے کہ جا نہین سکتا جب سمت یا اور نشان بتا کر
عامل حکم جانیکا دیتا ہے قدم باطن سے جاتا ہے اور راہ کا اور اوسجگہہ کا نقشہ
بتا بتاتا ہے اور اگر کسی شخص حاضر کے ہاتہ مین اوسکا ہاتہ ملا کر کہو کہ اب جو
یہ کہے کرو چونک پڑیگا اور بجائے عامل جو وہ کہیگا کریگا تاوقتیکہ پہر وہ اوسطرح
ربط ندای سے اوسکو تعلق نہ رہیگا اور اگر اسیطرح کسی بیمار کا ہاتہ اوسکی ہاتہ
مین دیگر بیماریکا حال دریافت کیا جائیگا طبیب حاذق کیطرح بالتشریح بتائیگا
اور اگر دوا یا غذا یا مدت مرض یا اور کچہہ غرض جو پوچہینگے جواب شافی سنینگی
اور اگر شخص غائب کا حال معلوم کرنا ہے تو اوسکے تازہ تحریر یا بال یا چہلا یا
کپڑا اوسکے ہاتہ مین یا پیشانی پر رکہہ کر دریافت کرو کہ یہ کہان ہے اور کیا

کرتا ہے اکثر ایسا دیکھا ہے ان چیزونکو سر پر یا پشت یا پیشانی پہ
رکھ لیتا ہے اور انکے ذریعہ سے اوسکو دیکھنکر اوسکا حال بتا دیتا ہے
بلکہ اگر کہو کہ اوسی خط لکھوا کر بھجوا دو اوسکے دلمین ڈالا بھجواتا ہے
اور اوسکے پہنچنے کا وقت بتاتا ہے مختصر جو چیز اوسکو دوگے اوسکے خبر
سن لوگے جیسا کہ ایک غائب بین نے ایک چھلے کا حال تین سو برس
تک کا برابر بتایا تھا جب تحقیق کیا تو ستر اسی برس تک کے بیان کا
ٹھیک پتا لگا اور جو سوال کروگے جواب لوگے حتے کہ اگر پوچھا جائیگا
طریق عمل جس سے اوسپر اثر زیادہ ہوتا ہوگا اور وقت انتہائی غائب بینی
سب بتائیگا اور اگر سوال بہت کیے جائینگے یا بہت جگہ بھیجا جائیگا
گھبرا جائیگا اور کہیگا کہ مین تھک گیا مجھے جگا دو بہتر ہے کہ اوس وقت
جگا دین یا کچھ نہ کہین سونے دین اکثر تو دس پندرہ منٹ مین جاگ
جاتے ہین مگر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چار یا بارہ یا چوبیس بلکہ اٹھتالیس
گھنٹے تک سوتا ہے اور جب جاگتا ہے کہتا ہے کہ عجب خواب راحت تھا
اسی سبب سے بعض عامل سونیکا وقت مقرر کر دیتے ہین اور اوس سے اقرار
لے لیتے ہین اور خیال رہے کہ اکثر کو واقعات خواب بعد از بیداری یاد
نہین رہتے اور بعض کو کچھ خیال سا رہتا ہے اور اوسے بھول جاتا ہے اور
بعضے کو تمام یاد رہتے ہین اور کہتے ہین ہماری دانست مین راز نہفتنی کو
بھلا دیا کرین اور حرف غلط کیطرح اوسکی لوح حافظہ سے یکقلم مٹا دیا کرین
تنبیہ اگر عمل کرین اور موثر نہو یا حالت اعلی ظاہر نہو تو غور کرنا چاہئے

یا تو تفرقہ باطن سے خرابی ہوگئے یا کوئی اور شرط فوت ہوئی ہو سکے اوسکا
لحاظ کرکے پھر عمل کرین کہ بار بار کرنے سے معمول کے طبیعت پر دوسا بہم زیادہ
تر اثر ہوتا ہے اور وہ آثار نمایان ہوتے ہین کہ نہ عامل کو اوسکی خواہش
ہوتی ہے نہ خبر ہوتا ہے اور یہ بھی ہے کہ کبھی اس عمل مین غلطی ہوجاتی
ہے اور عامل کے سمجھہ مین نہین آتی وہ کیا غائب بین دیکھتا ہے وقائع
گزشتہ کو اور سمجھتا ہے کہ زمانہ حال ہے یا کسیکا شریک خیال ہے اور اوسکی
ن کہہ رہا ہے اور اکثر معمول مکرر سے بھی آنکھین بند کر لیتے مین اور سوال کا
جواب دیتے ہین پس مناسب ہے کہ اونکے بیان کے تصدیق کر لیا کرین اور
فوراً یقین نکیا کرین اور قطع نظر اون حالات کے کہ جو ابتک بیان کیے یہ عمل
دفع امراض کیلیے حکم اکسیر رکھتا ہے جیسا کہ صاحب طلسم فرنگ لکھتا ہے کہ
جذب و فالج و تشنج و جنون و خفقان و صرع و نزول و جمیع امراض قلب و عروق
کے واسطے کیا جاتا ہے وقتاً فوقتاً آرام نظر آتا ہے مین کہتا ہون کہ سکو
مانتا ہون مگر جانتا ہون کہ جو سطرح عمل کریگا کبھی نہ کبھی کسی نہ کسی مرض مین
گرفتار ہو کر مریگا کیونکہ جب مریض پر عمل ہوگا مرض عامل کیطرف منتقل
ہوگا جیسا کہ تجربہ روزانہ سے ثابت ہے کہ جہان حالت مرض مین کسے
تندرست پر عمل کیا ہے اسکے کو کسیقدر اوس سے افاقہ ہوا ہے اور وہ گرفتار
ملا ہوا ہے بلکہ اگر کسیکے عضو ماؤف پر معمول یا دستانہ رکھو اگر منگا یا ہے اور
اوسکا اوٹھا یا ہاتھہ لگا یا ہے فوراً اوسکا اثر اوسی عضو پر پایا ہے بالجملہ
مناسب ہے کہ جبتک نفس ریاضات و مجاہدات سے خواہ وہ حکیمانہ ہون خواہ

صوفیانہ قوت پیدا نکرے اس کو چہین قائم نہ رہے اور قاعدہ دفع
مرض کا یہ ہے کہ بیمار کو سامنے بٹھا کر یا لٹا کر تصور مین اوس سے رابطہ روحانی
پیدا کرے اور جو سانس اپنے اندر جائے خیال کرے کہ مرض
اوسکے جسم سے نکالتا ہون اور جو باہر جائی خیال کرے کہ اوسکو زمین مین
ڈالتا ہون یا پتہ و دم تک انشاالله تعالے بیماری زائل ہوگے اور صحت
حاصل ہوگے اور اگر دفع امراض و حاجات یا جذب منفعت یا دفع مضرت
خیال ہے یا ندک تفاوت اونکا ہے یہی حال ہے اور اگر سلسلہ یا نسبت قبض
و بسط کا تصور ہے اوسکا بھی یہی گر ہے مگر فرق اتنا ہے کہ انمین مدعو
نفس پر خیال نہین کیا جاتا ہے اور یاد رہے کہ اگر جلدی کوئی یا پکھوی
بجائی زمین گرائیگا مرض اوسطرف منتقل ہو جائیگا اور اگر وقت
خیال پریشان ہو جائیگا جمعیت خاطر عامل مین فرق آئیگا علاج یہ ہے
کہ ہٹنا چاہیے اسلیے دفع کرنا چاہیے ہماری رای یہ ہے کہ دفع امراض مین
اول قلب کو نسبت متکلیفہ سے خالی کر کے جانب حق متوجہ کرین اور
مرضی کو بھی دیکھین اگر اجازت ہو صرف ہمت کرین وگرنہ لعنت کرین
کہ مرضی مولی از ہمہ اولے

رباعی

هرگز مبش و کم نمی باید زد	از حد بیرون قدم نمی باید زد
عالم همه سراستجال الیست	می باید دید و دم نمی باید زد

سوا اسکے روحانیات کا دیکھنا نظر سے غائب ہو جانا اور حاضر ہونا دکھی شکل

نظر آنا ممکن ہے جیسا کہ گزرا اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو اختیار ہے
کہ سامنے کہڑے ہو جاتے ہین اور جسپر عمل کرتے ہین گو وہ ہر شی اپنی اسکو
نظر نہین آتے یا جب تلقین سی کام لیتے ہین اونکو وہ جانو کہائی دیتی ہے
القصہ یہ قصہ دراز ہے اور راز در راز ہے پہلے حکماء یونان نے اسکے لطف
اوٹہائی تہے اب فرنگ کے نئے فکرے کہین سی ایک و فقری ور الا
نہ مجکو زیادہ بیان کرنیکے فرصت معلوم ہوتی ہے نہ اہل جہان کو سننے
کے طاقت معلوم ہوتی ہے ہمیشہ مشاقی شرط ہے جسقدر ہر روز مشق ہوگی
کہلینگے نئی بات نظر آئیگی بس مین بہت قواعد اور فوائد مجملاً لکہہ چکا ہون
اب کچہہ نقلین اور خاتمہ لکہکر ختم کرتا ہون ۞

حکایت

کسینے ایک عامل کو ایک عورت کی تحریر بہیجی کہ اپنے معمول کو دکہلا بہیجی
اور جو وہ کہے مجکو اطلاع دیجے جسوقت وہ سویا اور وہ اوسکے ہاتہ مین
دی تہوڑی دیر کے بعد کہا مین ایکعورت بیمار کو دیکہتا ہون جسکا قد دبلا
پتلا سا ہے اور رنگ زرد زرا سانولا ہے جسکا نین ہی اوسکا پتا
اور اوسکا سامان بیان کیا اور کہا میز کے پاس بیٹہی ہے اور خط لکہہ رہی
ہے اور اوسکی بیماری کا اور اوسوقت تک جسقدر علاج ہوئے تہے بیان
کرکے وہ باتین بتائین کہ عورت ہی کو معلوم تہین پہر کہا کہ سمندر پار ہی
گئی تہی اور رفع مرض کے لیے مدتون صبح کو پانی پیا کے اوس پانی مین
عجیب مزا ہے اوس نے کچہہ اسکو فائدہ بہی بخشا ہے جب عامل نے یہ سنا

یقین نہ آیا کیونکہ تحریر دلپذیر تہے اوسنی سمجہا کہ کیسے مرد کی ہے اس عرصہ
مین اوسنی جواب طلب کیا اوسنی جو اوسنے سنا تہا لکہکر بہیجدیا اونہون
جو دیکہا بیان واقعی پایا کئے مہینے مین اوسکو لیکر اوسکے پاس گیا اونسنے
پہر اوسپر عمل کیا اور اوسکا ہاتہہ اوسکے ہاتہہ مین دیا کہنے لگا تم وہی ہو
جنکو ایکبار مین دیکہنے گیا تہا اور تمام کلام کا اعادہ کیا ۞ طلسم فرنگ

حکایت

مسٹر والٹر پولین صاحب کو لندن سی کسی عورت کا خط آیا تہا اونہون
ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو بہیجا ڈاکٹر صاحب نے معمول کو بطریق معمولی دکہایا
اوسنی کاتب کو اور اوسکے مکان کو اور وہان کے سامان کو دیکہکر بتایا
کہ اسکی گہڑی ایکعورت نے چرالی ہے اور اوسکی زنجیر اور تختی ہونکی ہے
اور جو منفعل ہے اور اپنی حرکت سی خجل مین اوسکے دستخط پہچان سکتا ہون
پہر اوس عورت سے باتین کرنے لگا اور اوسپر بہت خفا ہوا ڈاکٹر صاحب نے
اونکو خبر دی اونہون نے وہان خط لکہکر بہیجا یا اوسنی دستخط پر نوکر کا روانہ کیا
معمول نے دیکہا اور کہا فلانی نے چرائی ہے اور اوسسے کہنے لگا اب واپس دیدو
اور بہانہ لیتے ہو کہ مینے رکہی ہوئی پائی ہے ہنوز یہ خبر اوس عورت کو
نہ پہنچی گئے تہے کہ اوسکا خط آیا کہ جسکو تمنے چور بتایا تہا اوسنی گہڑی
واپس کردی کہ مجکو فلانی جگہہ سے ملے ۞ ایضاً

حکایت

ایکعورت سخت بیمار تہے اوسکو انگلیس صاحب کے عمل سے صحت حاصل ہوئی

اور غائب بینی سے قوت حاصل ہوئی ایک وزا اوسکو کسی مکان میں
ایک بیمار نظر آیا اوسکا حال بتایا صاحب نے تحقیق فرمایا بیان درست
پایا اب ہر روز وہ عورت اوس بیمار کے گہر جانے لگے اور اوسکی خبر
سنانی لگے جب وہ مرگیا لاش کیطرف نگران رہے اوسکی حقیقت
کہے بعد از دفن جو کچہہ ہو رہا تہا وہ دیکہکر کہا غرض تو ن مردہ کے سرہانے
قبر کے مجاور رہے بڑے مشکل سے خیال اوسطرف سے ہٹایا اور اور طرف
لگایا ایضاً

حکایت

ایک غائب بین کے قوت نمائے بینی کا ایک جلسہ امتحان قرار دیا گیا تہا
اور ایک ایک دوست کے لانیکا کئے دوستونکو اختیار دیا گیا تہا چنانچہ
ایکشخص اپنے ساتہہ ایک ایسی کولایا کہ وہ ایکدن پہلے دریای کیلیفورنیہ سے
آیا تہا اوسنے ایک پتہر کا ٹکڑا اپنی جیب مین رکہہ لیا تہا غائب بین سے
اوسکا حال دریافت کیا اوسنے جواب دیا کہ اسمین جیپان کے کتبت کا ایک ٹکڑا
ہے اور اوسپر کچہہ لکہا ہوا ہے تمکو کیلیفورنیہ مین جاتی ہوئی سمندر کے
کنارہ پر سے پایا ہے اور اوّل تمنے اسی پتہر سمجہا تہا پہر تمکو معلوم ہوا کہ
چندروز پیشتر جو جہاز جزیرہ جیپان کا ڈوبا تہا اوسمین سی یہ جہاں پر آیا

حکایت

ایک وزا ایک شخص نے اسی معمول کے ہاتہہ مین اپنی بیٹے کا خط دیکر اوسکی
مکان کا حال پوچہا کہا مکان کا حال کیا پوچہتے ہو مکین بہت بیمار ہے کل
اوسکی بی بی کا خط آئیگا تم اوسکے مزاج شناس ہو جاکر علاج کرنا اچہا ہو جائیگا

دوسرے روز خط آیا اوسنی وہی کیا حملہ سے بچا لیا

حکایت

ریش بنک صاحب نے لکھا ہے کہ ایک جگہہ ایک لڑکے نے ایک عورت کو دیکھا کہ ایک ہاتھ اوسکا ایکطرف پڑا ہے اور ایک سینہ پر رکھا ہے جسوقت وہ جگہہ کہدوائی وسیطرح لاش کے علامت نظر آئی ؛

حکایت

ایک معمول نے ایک عورت کے روحانیت کا حال کہا تھا جب عامل نے اوسکے مرنیکا حال دریافت کیا چونک پڑا اور جوابدیا کہ ایکشخص نے اسکا سر کاٹ لیا کہا پوچھو کیون کٹوایا کہا کہتی ہے کہ پیشانیکا لکھا پیش آیا اور لڑنا ہر مین ناتوان تھی ؛ ذہ زبردست قلم اینجا رسید و سر بشکست ؛

خاتمہ

رباعی

یارب یہ تازہ گل ہوا اور گلشن ہو	یہ خار و خس خشک ہوا اور گلخن ہو
ترسا بچہ دم بھرتے ہین ہشیاریکا	یہ دارو کے بیہوشی ہوا ور لندن ؛

کہان ہین مسٹر ریش بنک اور ڈاکٹر گریگری صاحب بالمسمریزم کہ جنہوں نے بعد از مدت دراز راز اشراقین کو فاش کیا او ... الم مین رواج دیا اور اپنی زعم مین جسکو چاہا اسکا موجد سمجہہ لیا اور یہ نہ خیال کیا کہ ... حکماء یونان کا ہے اور اگلے زمانہ مین سالہا سال اسکا رواج رہا ... کہین عالم ارواح سے ہمکلام ہوئی کہین ہزاروں کوس سے طالب کو دیکھ لیا کہین بیماروں کا علاج کیا آخر یہ طریق موقوف ہوا اور ... عالم ... ہا ... ین سے

عالم ظاہر کیطرف مصروف ہوا اسمین زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا پھر تو عشق الہی نے یہ زور پایا کہ مردان خدا نے صرف خدا ہی کام رکھا اور کشف و کرامت کو لعب اطفال بلکہ رعونت نسوان خیال کر کے حیض الرجال نام رکھا زندگی کو خیال دنیا کو خواب سمجھا اسکے نمایش کو سراب سمجھا ہر حالمین اوسیکا خیال تھا ہر وقت یہی مضمون حسب حال تھا

رباعی

مست توام از بادہ و جام آزادم	مرغ توام از دانہ و دام آزادم
مقصود من از کعبہ و بتخانہ توئی	ورنہ من ازین ہر دو مقام آزادم

سوزان عادت کے خلاف یہ لاف و گزاف ہو تمہین آتا نہ جو تمہین مانا کہ تو نے سحر پردازی کے معجز طرازی سکے اور اوقات کو صرف دماغ غوامض کر دیا یہ تو کہہ حاصل کیا کیا مگر کہین سے کچھہ صلہ ملا یا کوئی جاننے والا اس فن کا ملا اور اونے داد دی نادان تو نے محنت برباد کی یہ سہی کہ اسمین کیفیت جام جم کی ہی اور مدتون گوشہ تنہائی مین سیر عالم کی ہے اور ایک عالم سے ملاقات ہے اور کم کسی سے مل سکے بات کہی یہانتک کہ جو کچھہ عجائبات دیکھی تھے وہ اسمین تحریر نہ کیے اور اونکے تجربہ نقل کر دیے مگر اب کیا ہوا ہے کیون بھٹک رہا ہے کیا تک اظہار راز کا لطف محرم راز کے آگے آتا ہے جب کوئی محرم راز نہین [illegible] نہین کس سے کہتا ہے چپ کیون نہین ہو رہتا ہے ہای حسرت واے مصیبت دنیا مین جو ڈھونڈا پایا محرم راز نہ آیا ۞

رباعی

در گلشن دہر محرم راز نبود	در بزم زمانہ نغمہ پرداز نبود
تنہا نتوان زمزمہ پردازی کرد	بستیم زبان کسی ہم آواز نبود

تمت الکتاب بعون اللہ الوہاب

خاتمۃ الکتاب

جسطرح کسی حادثہ مین کوئی شریف زادہ پیدا ہوتے ہی غائب ہوگیا ہو اور باپ اوسکا دیکھنا نصیب نہوا ہو اور کبھی وہ اوسکے رنج فراق مین رویا کرے اور کبھی غم تہذیب اخلاق مین جان کھویا کرے اور ایک عمر کے بعد راہ چلتا ملجائی اور حرف تعرف درمیان آئی تو معلوم ہو کہ اسکو ایسا سفر درپیش آیا ہے کہ اسکا ٹہرانا ناروا ہے ناچار کچھ نصیحتین کرکے حسرت تعلیم و تہذیب دلسے نکالے اور کہے کہ لو جاؤ اللہ کے حوالے اسیطرح بعد تالیف یہ مسودہ میرے ہاتھ سے نکل گیا تھا حسرتین طبیعت مین تھین نظر ثانی کا اتفاق نہوا اب جو نظر سی گذرا چھپ چکا تھا اور درخواستین خریداروں کے بلاد دور دست سے آگئی تھین اونکا تقاضا تھا جلدی مین مجھسے اور تو کچھ بن نہ آیا صحت نامہ تحریر کیا اور بعض اغلاط کو کہ جو املا وغیرہ مین تھین عمداً چھوڑ دیا امیدوار ہون کہ ناظرین کتاب اوسکی موافق تصحیح کتاب فرمائین اور جہان غلط پائین زیر دامان عفو چھپائین ؛

اللہ بس باقی ہوس ؛ راقم ہیچمدان حبیب الدین احمد سوزان ؛

تحریر دلپذیر مولنا بالفضل و العلم اولنا حافظ الطاف حسین حالی مدظلہ العالی

شعر

وصف سخن گر کند ور نہ کند نکتہ دان ۔ حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را

کتاب و مولف کتاب کے مدح و ثنا رسم فرسودہ روزگار ہے اور مجھکو یہی سوتم

تقلید مین سخن ہی جو لوگ مبالغہ کو کام فرماتی ہین اور قطرہ کو دریا اور ذرہ کو
آفتاب ٹہیراتے ہین میری کیا شامت ہی کہ مین دریا کو دریا اور آفتاب کو
آفتاب کہکر اونکے شمار مین آؤن اور اپنے جوہر راستی کو خاک مین ملاؤن
مگر ہے یون کہ یہ سب کہنے کی باتین ہین جب پیاسا ٹھنڈی پانیکا مزہ
پاتاہے تو الحمد للہ زبان سی نکل ہی جاتاہے اور دیدۂ شوق جب کسی اچھی
صورت سی جا لڑتاہے تو سبحان اللہ کہنا ہی پڑتاہے دل فرمائی دل ربائی
زبان پر حرف نہ آئی یہ نری ہٹ دہرمی ہے من بھائی اور منڈیا ہلائی
یہ کیسی ٹھنڈی گرمی ہے جناب منشی حبیب الدین احمد سوزان نی جو ایک
باب مغلق اور قفل محکم کی کلید بہم پہنچائی ہے یعنی فن ہمیا اور سیمیا مین
ایک کتاب مسمی بتاثیر القلوب تالیف فرمائی ہے اگر مین اوسکی مدح و ثنا مین
رطب اللسان نہون تو اہل انصاف کی نزدیک مسلمان نہون عبارت کی
خوبی اور بیان کی سلاست الفاظ کا تناسب و سجع کی رعایت تفصیل مین
اجمال اور اجمال مین تفصیل تطویل مین ایجاز اور ایجاز مین تطویل یہ سب
خوبیان ایکطرف اگر سچ پوچھیے تو کتاب کیا لکھی ہے چشمۂ ظلمات کی راہ بتائی
ہے راز نہانی کی تصویر دکھائی ہے آجتک ہماری قران و مثال مین
اگر کسینے کچھہ لکھا ہے اگلونکی بولی بولا ہے مگر اس بزرگوار نی علم کی فصیل مین
ایک نیا دریچہ کھولاہے اگر مجھسے پوچھو تو جو لوگ علم و حکمت کو ایک زبان
دوسری زبان مین لیگئی ہین اور جوانمردی اور فیض رسانی کی داد دی گئی
ہین مینی اس منشی بزرگ منش کا نام اونکی فہرست مین لکھدیا چاہو سکو

انصاف سمجھو چاہو ر استی کے خلاف سمجھو ہر چند اس کتاب کے ستائش کی حاجت نہیں ہے
ہوتا مگر ہین چاند سورج کی روشنی اور مشک و عنبر کی خوشبو جتانی نہین اپنا وقت
نہین کھوتا امید کہ جو لوگ کہ اس کتاب کو پڑہین وہ ممدوح کی فضیلت اور
باوجہ کے صداقت پر آفرین کہین اور دونون کے لئے خدا تعالی سی مغفرت چاہتے
رہین والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علے سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین فقط

تاریخ طبع کتاب ہذا از نتائج طبع سخنور یکتا منشی محمد خان ولد وزیر خان سائل جہجر سلمہ اللہ تعالے

نیرنگ قدرت کا تماشا ہے نوع ایک طبیعت جدا جدا ہے کسیکا کسی طریق مین
قدم ہے دم نہین کسیکا دم ہی قدم نہین مدتون سی سخن سنج شیرین زبان منشی
حسیب الدین احمد سوزان سلمہ الرحمن سے اتفاق ملاقات رہا کیے اونھون نے کہا کہ
ہمین کچھہ آتا ہے اب جو رسالہ تاثیر القلوب نظر سے گذرا اور اونکی باتین ہوئین تو
معلوم ہوا کہ جسقدر فنون غریبہ ہین اونکو دستگاہ ہی اوسیقدر اونکے اظہار سے
اونکو عار و اکراہ ہے یہانتک کہ مجھکو یقین ہے اور خوب دلنشین کہ اگر بعض احباب
خصوصًا جناب اخی مولوی شیر محمد خان صاحب مالک مطبع احمدی دہلی انکی تالیف
کے لئے تاکید نکرتی رہتی وہ ایک حرف نہ کہتے اور اگر بالفرض کہہ لیتے چھاپنے ندیتے
الموجز اسوقت حیران ہون کیا لکھون کبھی دلمین آتا ہے کہ توصیف جناب
لکھون کبھی یہ کہ تعریف کتاب لکھون پھر خیال آتا ہے کہ حاجت کیا ہے قال
مردمی حال مردیدا ہے ؎

زقال مرد حال مرد پیدا ست		بلے نبض دل ہر دم زبان است	

جو صاحب مطالعہ انشا فرمائینگے احوال منشی صاحب سے مطلع ہو جائینگے لیکن بندہ
مین اپنی طرف سے کچھ مضمین کھتا ہون تاریخ لکھکر چپ ہو رہتا ہون ؛

رباعی

ہر حرف اسکا ہی یک گلا لا کا فر	معنی و بیان ہر لیک ہرا لا کا فر
چھپتے جو نہ دو برس تو کہتے بیشک	جادو یہ حقیقی کہ بنوا لا کا فر

تاریخ طبع زاد منشی رحیم اللہ خلف شیخ نبی بخش صاحب ساکن مصطفے آباد

ہم سوچتی تھے ہیمیا و سیمیا کیا ہے	او جلتی تھی جیسی کہ جلی آگ سے باروت
ہین کون کہ سحر الٰہی سے حاصل کر کوئی شخص	بولا لب سے سی کہ یہ بارہ شدہ ماروت

تاریخ نادرہ زمان اعجوبہ دوران جان جسم شعور و تمیز یوسف علیخان عزیز ؛

سوزان نی رسالہ کیا کیا ہی تحریر	اسکے مدحت مین کب ہو ممکن تقریر
تاریخ پڑھون شتاب غیر از تاخیر	لکھدون لب سی کہی آج جادو تسخیر

بہر قسم نظم و نثر قادر منشی درگا پرشاد نادر

چھپا جب فن سحر مین یہ رسالہ	کہ جسکے سبب راز غیبی کہلا سب
وہین فی الفور اندیشہ تاریخ نادر	کہی عقل نے راز غیبے کہلا اب

۱۲ ۸۸

خاتمہ الطبع از اہل مطبع

حمد خدا کی جسنی ہژدہ ہزار عالم کو پیدا کیا اور سب پر شرف آدم کو دیا اور خزانہ و

دیا اور یتیم اسکے سپرد کرکے اوس سے کارخزانہ داری لیا ہمارے دانست مین مجسمہ تحفہ و عجیبہ
جسقدر فنون مین ایسی خزانہ کے گوہر مکنون ہین اوران ہی کے ذریعہ سی حکمائی باشاہجہ
غلام کیا ہے اور عالم مین اپنا نام کیا ہے اور قس علی ہذا اور امور بعید از قیاس جیسا کہ
زمانہ افلاطون مین وبا کا آنا ایک قوم کا اپنے نبی کے پاس شکایت لیجانا اونکا
جناب باری مین گریہ وزاری کرنا وہا لسنے تضعیف مذبح کا حکم آنا قوم کا سمجھنا و ناکا
دونا ہوجانا پھر افلاطون سے عرض کرنا اور اوسکا تضعیف مذبح پر موافق قواعد ہندسہ
ونجوم عمل کرنا اور وبا کا دفع ہونا پھر اوسدن سے افلاطون کی شہرت علم نجوم کی کثرت
اور ابو معشر کا دعوت قمر کرکے اوسکے ساتھ باتین کرنا او عشق کا دم بھرنا پھر بعد
ایک عرصہ کے ان علوم کا گم ہوجانا امام فخرالدین رازی کا اوسکے جمع کرنے مین سعی فرمانا
اس فن کے کتابون سے جسقدر پایا جاتا ہے سب ممکنات سے نظر آتا ہے الدالہ فیلسوفان
یونان نے کیا کیا ہے حق تو یہ ہے کہ جو یونانی ہین علوم غریبہ کے بانی ہین ہمارے
قول کے دلیل رسالہ تاثیر القلوب ہے جسکو میری مخدوم مکرم جامع کمالات ظاہری
وباطنی غواص بحر معانی عرفان منشی حبیب اللہ بن احمد سوزان سلمہ الرحمن نے کتب
حکماء متقدمین سے استنباط کیا ہے سبحان اللہ رسالہ تصنیف فرمایا ہے کہ دریاء معانی مین
طلسم کا مکان بنایا ہے الفاظ خوش ہین معانی دلفریب ہین دلکش ہین ہر امر مدلل و مبرہن
ہے لفظ لفظ مین بیساختہ پن ہے ایہا الناس بلا وسواس ہمت سے کام لو تنہا علم پر
نہ اکتفا کرو شرائط کے ساتھ عمل کیا کرو اور اگر غلطی واقع ہو مایوس نہو طلسم فرنگ کو
دیکھو دانشوران بنی انگلشیہ مین سے ایک صاحب نے پانسو بار عمل کیا تب شاہد مقصود کو
ہمبغل کیا حکیم سطالینوس کہتا ہے کہ مین اس فن کا طالب تھا مگر قسمت سے طالع وارونہ

یا ورنہ تھا داد سعی وہی برسون محنت کے آخر روحانیات کو منقاد بنایا لطف سلطنت
جہان اوٹھایا پھر مطلب پر آیا میرا دل چاہتا تھا کہ افشاء راز نہانی کرون مگر
کیا کھون جب بعض احباب کے منتظمی عاجز کر دیا تب ناچار اس رسالہ کو طبع کیا
اب قطع کلام کرتا ہون اور قطعہ تاریخ لکھکر قصہ تمام کرتا ہون ؎

قطعہ

جب کہ یہ نامۂ خرد افروز — ہوئی مطبع کو جس سے زیب چھپا
ہاتف غیب نے کہا کہ سے اچھے — ہان یہ نامۂ خرد فریب چھپا ؎

تاریخ اختتام طبع از احمد حسین خان مہتمم مطبع ؎

تاثیر قلوب کو جو دیکھا ہمنے — گزرا کچھہ دل پہ اپنی اک حال عجیب
چاہا کہ کرین کچھہ اسکی تاریخ مین فکر — ہاتف نی کہا کہ ہی یہ احوال غریب

از نتائج افکار منشی محمد سعید خان سلمہ الرحمن

کسطرح سحر کو کیا ثابت — کیا مولف نی ساحر کے ہے
کیون نہ تاریخ اسکے کہی کیا اب — دلکو مشک بات لگتے ہے

تاریخ طبع زاد خواجہ مجید الدین برادر مولف کتاب ساکن مصطفے آباد

این نسخہ مطبوعہ چو دیدیم دل ما — از سینہ یکے نالہ جانکاہ برآورد
گفتم کہ بفرما سن طبع از سر اندوہ — سخت جگرم گفت و یکے آہ برآورد ۱۲۸۱

تمام شد ؎

صحت نامہ اغلاط رسالہ تاثیر القلوب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	مفاتیح	مَفاتح	۴	۱۷	انفعال	انفعال وتاثر
[illegible]	۸	نزول قرآن	نزول وحی قرآن	//	۱۹	اچنبہ	جن
//	//	کا ہمنام	ہم صفت وہمنام	//	//	امثالہا کے	امثالہا سے
۲	۶	ہرچند کہ اسمین نفع	اگرچہ اسمین نفع	۵	۱۲	طبعی	طبیعی
//	۷	ناعاقبت محمود	عاقبت نامحمود	//	//	کہ ہر حرف	کہ اونکی سر کا ایک ایک حرف لیا ہی وراوسنی
//	//	کفر	کفروالحاد	۶	۱۱	افعال غریبہ	فعل غریب
//	۹	ذراسا	ذراسا بہی	//	۱۲	مدت قلیل مین سفر	تہوڑی دیر مین مثل ابر و باد
//	۱۱	حضرت	کہ انہون نے	۰	۰	کثیر کر جانا اور پہر آنا	بہت مسافت طی کرنے
//	۱۶	نفس	نفس انسانی	۷	۶	دفعتا	دفعتہ
[illegible]	۱۸	لواور	لوایک اور	//	۱۳	انتفامین	سنے مین
۳	۲	ہرچیز کو ہر ایک لیے تا آخر	کہتی ہین چہوڑ جاتی ہی کچہ یادگار یہان	۹	۳	اسمین نقش	اسمین بالتفصیل نقش
[illegible]	۰		تو یہہ کتاب چہوڑتی ہین یادگار ہم	//	۵	جناب بعد	جناب فیضماب بعد
//	۳	اہل خبر	اہل دل	//	۱۲	اللہ ہے	اللہ سے
//	۵	دونون	دونون فن اقسام سحر مین سی ہین	۱۰	۵	یا اضداد	یا ضد
//	۸	مبحث	بحث	//	۱۲	شرعیت	لسان شرعیت
				//	۱۸	ذاکرہ	حافظہ
[illegible]	۱۳	جنکو بعد	جنکو ہندی مین بعد	//	//	تہا حاجت	تہا تو صادق مطلوب ہے
	۱۶	کلدانین	کِلدانیین	//	۱۹	کلام اللہ	کلام حق
	۱۹	فوراً	یہہ فوراً	۱۱	۷	وہ وہ ہین	یہہ وہ لوگ ہین
//	//	ہتی اوسکو	تہے وہ اوسکو	۱۱	۱۱	ہے کبہی	ہے لیکن کبہی
	۲	حال غائب	حال شخص غائب	۱۲	۲	اجسام پر پہنچے	اجسام پر سے پہنچے
	۳	اشراف جمع	اشراف شہر جمع	//	۱۴	جیسا کہ	جیسے
	۸	کا اسطرح سمجہ مین آسکتا ہے	کے اوستاد یہہ لکہتا ہے	۱۳	۸	کلے ہونگے	کلے ہے
	۱۰	ارواح عالم	عالم ارواح	//	۱۱	کہان تہی آگ	کہان تہی علاوہ ازان حرق جان آگ
//	//	عالم	عالم اجسام	//	۱۷	[illegible]	مگر آدمی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴	۱۱	توڑدیا	پہینک دیا	۴۶	۱	ہتی	ہے
〃	۱۴	طالع کا	طالع ولادت کا	〃	〃	زحل کا	زحل کی
〃	۱۹	عطارد ہمراہ	عطارد بہی ہمراہ	〃	〃	کہ جمیع	کہ یہہ جمیع
۱۵	۱	مشرقین	مشرقی	〃	۴	طالع	طالع ولادت
〃	۶	ہی وقت تعلم بحاظ	ہے مگر تاہم وقت تعلم اگر بحاظ	۴۷	۷	رویتہ	رویہ
〃	۱۲	کا دلکش	کا منقش و دلکش	۴۸	۶	توابت	ثوابت
۱۶	۱	عطارد کو	عطارد وغیرہما	۴۸	۱۲	سبحانہ	سحابہ
〃	۸	کر اوصاف سی طیب اللسان	کر اونکی اوصاف سے تر زبان رہتے تھے	۴۸	۱۷	قصیب	قضیب
〃	۱۷	مرنی لگا	مرنے لگے گا	۴۶	۱۵	بری	پری
۱۷	۷	اورسا بوح	ارواح	〃	۱۹	جمای	جائی
〃	۸	سطحہ	سطح	۴۸	۱۵	مایل	مائل
۱۹	۱۵	علوم و معارف	علوم حقایق و معارف	〃	۱۹	چھوٹے	جھوسلے
〃	۱۹	نشنود	ونشنود	۴۹	۱۶	اوسمین	اوسیین
۲۴	۱۹	رائق	رائق	۵۰	۳	آئین	پائین
۲۵	۱۲	طبعین	طبیعین	〃	۸	اوسیطر	اوسیطرح
۲۷	۱۲	فارانی	فارابی	۵۵	۱۶	جبلت	جیلت
۲۸	۱۲	انکیطرف	اونکیطرف	۶۱	۱۷	کواکب	کوکب
۳۱	۱۱	سوا اسکے	سوا اسکے	۶۳	۱۷	منو	نہو
〃	۱۵	الغیر	القبر و اجمل لقدر	۶۴	۱۵	الصاری	الضار
〃	۱۹	ہی جوکہ	وہی ہے جو اعتبار	۶۵	۲ حاشیہ	اپنی دونو	اپنی دونو
۳۲	۸	نزدیک ترہین	نزدیک ترہے	۶۶	۲ حاشیہ	افلاطون ہے	افلاطون آیہے
〃	۹	غضب	عصب	۶۷	۱۱	ناخون	ناخون
۳۳	۱۴	تصر	تصرف	۶۸	۱۲	محبت	محبت
۳۴	۷	ہے	ہے زقتار وہم برہمن کم فہم	۷۱	۹	محال	مجال
۳۵	۱۰ ۸	طا	طائر جان کو	۷۲	۱۴	تیا	پتا
〃	۱۱	غمزدگان	غمزدگان	۸۰	۸	نہ جوشلین	نہ جوشلین آ

اشتہار

جو تصنیف کتاب ہذا بابت چھپے وہ لالہ منشی محمد خان صاحب کو

ہبہ کر دیا ہی بحساب ایک شمع سنہ ۱۸۵۵ء کو اُن صاحب نے بہ اجازت

اُنکی تصحیح فرمائیں جس قدر کتابیں مطلوب ہوں اُنکی

مطبع سے منگائیں فقط

الراقم

حبیب الدین احمد سوداگر عفی عنہ

قیمت فی جلد

۱۰۰

ت - ح 13365

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible]، مجلس انتظامی [illegible] رکھ سکیں گے
ناظمین شعبہ جات و نصابیہ پانچ کتابیں ایک وقت میں ایک [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے [illegible] ان جامعہ

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات متعلقہ دس کتابیں ایک وقت میں اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ اور انٹرمیڈیٹ
اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک وقت میں بی اے۔ اور تحقیقاتی جماعتوں کے
۳۔ طلبائے ایم اے ال ال بی [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے۔
کے طلبہ تین کتابیں ایک وقت میں اپنے پاس رکھ سکیں گے [illegible] ہوں تو [illegible] صاحب
طلبہ پانچ کتابیں [illegible] کتابیں [illegible] لیا جائیگا۔

۴۔ مدت مقررہ [illegible] کتاب واپس نہ کی جائیگی تو [illegible] اس غرض
ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائیگا۔

۵۔ بشرط موقع کتابیں گھر جا کر [illegible] لازم ہے۔
یہ کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔
۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible] داری
کا [illegible] ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنانا یا پنسل سے
لکھا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہ کی جا سکیں گی فقط